اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com
https://www.znzlibrary.com/
https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar
Jaan E Aziz Novel By Dua Khan
Lams E Junoon By Zoya Ali Shah
Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra
Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer
Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah
Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt
Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi
Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special
Short Novels
Long Novels
Digest Novels
Romantic Novels
Facebook Novels
Ebook Novels PDF
Youtube Novels PDF

مکمل ناول

انوکھی محبت

سونی رائٹس

Zubi Novels Zone

اسلام آباد کی سرزمین پر سورج ڈھلتے ایک خوبصورت شام اب سجنے کو تیار تھی یہ سال نو کا آغاز تھا جسکا آج دسواں دن ہو چکا تھا۔۔وہ آج اپنے نئے سال کی شروعات پر اپنے کچھ نئے کانٹریکٹ سائن کرنے کے لیے اسلام آباد کے مہنگے ترین اوپن ایریا کیفے میں بیٹھی کلائنٹ کی منتظر تھی۔۔

لائٹ میک اپ کئے ہوئے پتلی جسامت پر سفید شرٹ زرد رنگ کا
کوٹ اور جینز کی ٹائٹ پینٹ۔۔ پیر و میں سفید جو گرز پہنے ہوئے۔۔
کندھوں سے ذرا نیچے تک آتے اس کے براؤن چمکتے بال، سیاہ بڑی بڑی
آنکھوں میں غصہ لیے۔۔ سرخ تھکی ناک جس سے ہمیشہ اسکا غرور
چھلکتا تھا سفید رنگت اور اس کے خوبصورت درمیانے گلابی ہونٹ، وہ
واقعی ایک بے حد خوبصورت لڑکی تھی لیکن جس قدر وہ خوبصورت
تھی اتنی ہی خود غرض، ضدی، انا پرست اور مغرور بھی تھی۔۔

وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ ملک کی جانی مانی ستائیس سالہ خوبصورت ترین
ماڈل نویرہ خاور تھی جو اپنا مستقل ترقی کا سفر جاری رکھے ہوئے تھی۔۔
اس پر اپنے ملک سمیت بیرون ممالک میں سب سے زیادہ کامیاب
مشہور و معروف شخصیت بننے کا جنون سوار تھا جس کے لیے وہ سب کچھ

کرنے کو تیار تھی وہ ماڈل ہونے کے باوجود کردار کی کھری تھی اس تک رسائی کسی کی بس کی بات نہ تھی اسے صرف ایک ہی شخص حاصل کر سکتا تھا اظہر جہانگیر خان۔۔!!نویرہ بھی صرف اسی کی دسترس میں آ سکتی تھی کیونکہ نویرہ اس کی شخصیت سے واقف تھی جو دیگر مردوں سے مختلف اور مثالی کردار کا مالک تھا۔۔

نویرہ اپنے والد وحید اور ماہرہ کی اکلوتی بیٹی تھی وحید خاور کے چار اولادیں تھی جن میں تین بیٹے ایک بیٹی تھی سات سال پہلے کار آکسیڈنٹ میں وحید خاور کے انتقال کے بعد ان کا خاندان بکھر سا گیا تھا تب سے دونوں بیٹے بیرونی ملک مقیم تھے والدہ ڈاکٹر تھیں جو اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کے ساتھ ملک میں اپنے فرائض سرانجام دینے میں مصروف تھیں جبکہ نویرہ کو سب نے تنہا چھوڑ رکھا تھا۔ آزاد خیال

گھرانہ ہونے کے سبب کبھی کسی نے کسی پر کوئی روک ٹوک پابندی نہ لگائی تھی نہ کوئی کسی کی خبر رکھتا تھا نہ ہی کوئی کسی سے واسطہ رکھتا تھا، یہاں سب اپنی مرضی کے مالک تھے۔۔نویرہ الگ تھلگ اکیلی اسلام آباد کے ایک خوبصورت اپارٹمنٹ میں رہائش پذیر تھی اور مسلسل اکیلے زندگی گزارنے کی اب اکیلے رہنے کی عادی ہوچکی تھی۔۔

اس سرزمین پر سردیوں کے موسم میں شام ڈھلنے کا بے حد پر کشش منظر تھا۔۔وہ کیفے میں گارڈز کے ہمراہ پچھلے بیس منٹ سے موجود تھی جہاں اب بیٹھے بیٹھے انتظار سے اکتا گئی تھی۔۔سرد موسم میں بھی اسکا مزاج گرم ہونے کو آیا تھا یقیناً جنھوں نے نویرہ خاور کو انتظار کروایا ان کی شامت قریب تھی۔۔۔

کافی کا مگ اپنے ہونٹوں سے لگا کر گھونٹ بھرتی موبائل پر سوشل میڈیا اسکرولینگ میں مصروف تھی اتنے میں اس کے موبائل پر کال موصول ہوئی اور کال پر مائی راکسٹار کا نام چمکا تھا جسے دیکھ کر اسکا غصہ پل میں ہوًا ہوا اور غصے کے بجائے اس کے گلابی لب سٹک سے رنگے لبوں پر ہلکی تبسم ظاہر ہوئی۔۔

"ہائے۔۔ہاؤ آر ہو۔۔؟؟"

نویرہ کال ریسیو کرتے مقابل سے خوش مزاجی میں گویا ہوئی یہ وہی اظہر جھانگیر خان تھا جو نویرہ کو حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جانے کے لیے تیار تھا۔۔وہ اپنی عمر کے ساتھ ساتھ شہرت اور رتبے کے قد میں بھی نویرہ سے قدرے بڑا تھا۔۔

"آئی ایم فائین مائی لو۔۔ کہاں ہو اس وقت۔۔؟؟"

دبئی کے مہنگے ترین ہوٹل کے کمرے میں وہ شان سے صوفے پر بیٹھا جواباً گویا ہوا۔۔

تیس سالہ اظہر جہانگیر خان بھاری باڈی بلڈ جسم پر سیاہ پینٹ سفید شرٹ اور اوپر سیاہ برینڈڈ جیکٹ پہنے ہاتھ میں مہنگی گھڑی سمیت مین بریسلیٹ اور گلے میں سفید چین پیروں میں جو گر زماتھے پر بکھرے گہرے براؤن بال اور بالوں سے ہم رنگ درمیانی بھنویں لمبی سیدھی کھڑی ناک سیاہ ہلکی داڑھی اور ان میں چھپے عنابی لب۔۔

اسکا شمار بے حد پرکشش مردوں میں ہوتا تھا رعب دار شخصیت کا حامل وہ ملک کا معروف سنگر تھا جسے نہ صرف اپنے بلکہ بیرونی ممالک میں بھی

شہرت حاصل تھی۔۔وہ پٹھان گھرانے سے تعلق رکھتا سنجیدہ مزاجی کا مالک تھا لیکن اس کی زندگی میں صرف نویرہ تھی جو اسکے ہسنے بولنے کی وجہ بنی ہوئی تھی۔۔

"مت پوچھو یار کب سے مسٹر لطیف کا کیفے میں ویٹ کر رہی ہوں دماغ خراب کر دیا ہے ان فارغ لوگوں نے نہ اپنے وقت کی قدر ہے نہ دوسروں کی۔۔"

اس نے سرد لہجے میں گہری سانس بھرتی اپنی بات مکمل کی۔۔

"اچھا تم اپنا موڈ خراب مت کرو کال کر کے پوچھ لینا اگر کال پر رسپانس نہ آئے تو واپس چلی جانا۔۔"

میرا وقت برباد کیا ہے قیمت تو چکانی پڑے گی اسے۔۔۔خیر تم بتاؤ"
"!!کب واپس آرہے ہو آئی ریلی مسڈ یو۔۔

اظہر کی تسلی بھی اسکے مسٹر لطیف کے خلاف غصے کو کم نہ کر پائی تھی
جبکہ نویرہ اب بات کا رُخ بدلتی اپنا دھیان بھٹکانے لگی۔۔

سارے نیو ائیر کانسرٹس ہو گئے ہیں آج دبئی میں آخری تھا۔۔بس"
"!!اب میں دو دن میں آرہا ہوں تمھارے پاس۔۔

وہ کچھ گھمبیر سے محبت بھرے لہجے میں مخاطب کرتے ہوئے بولا
تھا۔۔

"واقعی۔۔!!تم تو دو ہفتے بعد آنے والے تھے ناں۔۔؟؟"
وہ حیرت سے چونکتی فون پر گویا ہوئی۔۔

ہاں لیکن اب تم مجھے مس کر رہی ہو تو جلدی آنا پڑے گا اب"

"!!اور۔۔

عنابی لبوں پر مسکراہٹ ظاہر کیے وہ محبت سے سرشار لہجے میں بولا

تھا۔۔

"اچھا اب مسٹر لطیف آگئے ہیں۔۔میں تم سے بعد میں تفصیل سے

بات کرتی ہوں۔۔"نویرہ اظہر کے آمد کی تصدیق سن کر اب اسکے لہجے

سے واقف ہوتی اجلت میں اسکی بات کاٹ کر گفتگو مختصر کرنے لگی

حالانکہ کہ اب تک مسٹر لطیف نہیں آئے تھے۔۔

"!!ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں میری جان اپنا خیال رکھنا۔۔بائے۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سر اثبات میں ہلاتے فون پر اپنا آخری جملہ ادا کرتا کال کٹ کر گیا تھا۔۔

محبت میں بھروسہ اہم ہوتا ہے اگر اظہر اور نویرہ کی دو طرفہ محبت تھی تو نویرہ نے اس سے جھوٹ کیوں بولا۔۔ یہ بظاہر ایک ایسی الجھن تھی جس سے صرف نویرہ ہی واقف تھی۔۔

---------------سونی رائٹس---------------

Zubi Novels Zone

امی جلدی کریں مجھے دیر ہو رہی ہے آج بیگم صاحبہ کے اکلوتے بیٹے" بیرونی ملک سے واپس آرہے ہیں۔۔ جس کی تیاری کے لیے ہمارا جلد وہاں پہنچنا ضروری ہے۔۔"

صبح کا وقت ہوا تھا وہ چھوٹے سے دھندلے آئینے کے سامنے کھڑی سیاہ عبایا پر سیاہ اسکارف پہنے اب سفید خوبصورت چہرے پر نقاب باندھتے اپنی والدہ سے اجلت میں گویا ہوئی تھی۔۔

پتلی سی سادہ لباس پر مکمل سیاہ عبایا میں چھپی صرف اس کا خوبصورت سفید اور سرخ امتزاجی رنگ کا ملائی چہرہ نظر آرہا تھے جس پر بھی اب وہ نقاب باندھنے والی تھی۔۔۔ باریک کانٹا دار ہونٹ سیاہ قدرتی باریک بھنویں چھوٹی سی ناک اور سب سے اہم اسکی بڑی بڑی ہری آنکھیں۔۔

وہ سب کچھ چھپا سکتی تھی سوائے اپنی سبز رنگ سی خاموش پرکشش آنکھوں کے جنھیں کسی بھی طرح قید کرنا چھپانا اس کے بس میں نہ تھا۔۔

یہ کم عمری میں ہی زندگی کی ٹھوکریں کھانے والی سمجھدار لڑکی بائیس سالہ ماہین سلیم خان تھی جسے رب نے بے تحاشا حسن سے نوازا تھااور وہ اس حسن کی حفاظت کرنے والی بھی تھی نہایت باپردہ لڑکی قبل از جوانی اس نے خود کو سات پردوں میں قید کرر کھا تھا جسکے حسن کو کبھی کسی نہ محرم نے نہ دیکھا تھا۔۔اس کے پردے کی ایک بہت اہم وجہ اسکا قرب الٰہی کی نعمت سے سرشار ہونا بھی تھا۔۔ لیکن جو جتنا رب کو پیارا ہوتا ہے آزمائش بھی ان سے اتنی ہی گہری لی جاتی ہے اور یہ اسکی آزمائشوں کی صرف شروعات تھی جس سے وہ ابھی بالکل انجان تھی۔۔

"ارے اپنی بہن سے کہو دیر تو اسی نے کرائی ہے تم پر۔۔رابعہ بیٹا جلدی کرو ماہین کو دیر ہو رہی ہے۔۔!!"

والدہ ہاجرہ سلیم جو زمین سے اب ناشتے کے برتن سمیٹتی اپنی دونوں بیٹیوں سے اونچی آواز میں گویا ہوئی تھی۔۔

بارہ سالہ رابعہ پانچویں جماعت کی طلبہ ماہین کی چھوٹی بہن اور سلیم خان کی چھوٹی بیٹی تھی جو سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کر رہی تھی اسکول کا صاف ستھرا لباس پہنے وہ کرسی پر بیٹھی اپنے بستے میں کتابیں ٹھیک کرتے والدہ کے حکم پر سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔

وہ کچھ ہی لمحوں میں اب اپنا بستہ کمر پر ڈالے اپنی بڑی بہن کے ساتھ کھڑی والدہ کے پاس پہنچی جو کلمات پڑھ کر دعاؤں کے حصار میں اپنے دونوں بیٹوں کو رخصت کرنے لگی تھی یہ ہاجرہ بیگم کے روز کا معمول تھا۔۔

دعاؤں کے حصار میں رخصت ہوتے پلٹ کر اک نظر ماہین نے کمرے میں چارپائی پر ایک جانب کروٹ لیے لیٹے اپنے والد کو دیکھا جو گہری نیند میں سو رہا تھا والد کو پُر سکون نیند میں دیکھ کر وہ خود بھی گھر سے نکلنے کا کلمہ ادا کرتی بہن کے ہمراہ روانہ ہوئی۔۔

ماہین بذاتِ خود اپنے گھر والوں کا پیٹ پالنے کے غرض سے روز ملازمت پر جاتی تھی اور ساتھ ہی اپنی بہن رابعہ کو اسکول بھی چھوڑتی تھی لیکن آج اسے بہن کے سبب کچھ دیری کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔

سلیم خان کا خاندان کچھ ہی عرصے قبل بہت خوشحال تھا وہ وجاہت جھانگیر خان کے منشن میں ملازم تھا لیکن یہ بھی اس کے خاندان کی کفالت اور گزر بسر کے لیے کافی تھا سلیم کے خاندان کا شمار کم وسائل

میں بھی رب کا شکر ادا کرنے والے خوشحال لوگوں میں ہوتا تھا۔۔ لیکن اب ان کے خوشحال گھرانے کے حالات پہلے جیسے نہ تھے۔۔

سلیم خان کی تین اولادیں تھیں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا۔۔ بیٹا سب سے بڑا چھبیس سالہ فرمان سلیم اس کے بعد ماہین اور پھر رابعہ سلیم۔۔ جنہیں وہ زندگی بھر کی جدوجہد سے پال پوس کر بڑا کئے تھا لیکن سلیم خان کا بڑا بھائی جلال خان جو دولت مند ہونے کے باوجود بھی سلیم کے چھوٹے سے خوشحال گھرانے سے حسد کرتا تھا سلیم کی بیٹی ماہین کو اپنے آوارہ بیٹے مہران کے گلے کا ہار بنانا چاہتا تھا تاکہ وہ سلیم کے گھرانے کو اس کی بیٹی کی ذریعے اذیتوں سے دوچار کرا سکے۔۔

اسی مقصد کے لیے جلال نے باقاعدہ اپنے چھوٹے بھائی سلیم کے پاس سے اسکی بیٹی کا ہاتھ مانگا جس پر سلیم جو کہ جلال کے بیٹے کی فطرت اور اسکی حرکتوں سے بخوبی واقف تھا رشتے پر اپنے ہی بھائی کو صاف انکار کر گیا۔۔

یوں جلال جو پہلے سے حسد کی آگ میں جل رہا تھا اب سلیم کے انکار کے سبب کھلی دشمنی کرنے پر اتر آیا۔۔اور اس مقصد کے لیے وہ سلیم کے بیٹے کو اسی حسد کی نذر کرتا اپنے ہی باپ کے خلاف کر گیا تھا۔۔
بیٹے فرمان کے ذریعے ہی سلیم کا اکلوتہ انتھک محنت سے تعمیر کیا گیا تین کمروں پر مشتمل گھر جلال ہتھیا کر سیلم کی زوجہ اور بیٹیوں کو بے دخل کر گیا اور ساتھ ہی سلیم سے اسکی زندگی بھر کی کمائی اسکا سرمایہ یعنی سگا بیٹا بھی چھین چکا تھا۔۔

بیٹے کی دغابازی اور گھر چھین جانے کے صدمے نے سلیم خان کو ایک جھٹکے میں بالکل توڑ کر رکھ دیا تھا دو بار فالج کے اٹیک کے سبب اسکے گھر کا واحد کفیل وجود بھی معذور ہو کر بستر کی نذر ہوا۔۔ سلیم خاندان کی ڈوبتی کشتی کو واحد سہارا اسکی بیٹی نے بیٹا بن کر دیا جو زیادہ پڑھی لکھی نہ ہونے کے باوجود گھر کو سنبھالنے کا زمہ لے چکی تھی۔۔

ماہین اب والد کی جگہ خود وجاہت جھانگیر کے گھر باپردہ رہتے ہوئے ملازمہ بن کر کام کرتی اور اپنے گھر والوں کا پیٹ پالتی تھی اسکا خاندان اب پسماندہ علاقے کے چھوٹے سے ایک کمرہ کرائے کے مکان میں مقیم تھا۔۔ گھر کا خرچ، والد کی دوائیں، گھر کا کرایہ، ان سب کی زمہ

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

داری ماہین پر تھی اور وہ پچھلے پانچ ماہ سے یہ زمہ داری بخوبی نبھا رہی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اظہر جہانگیر آج آدھا سال بیرونی ممالک میں گزرانے کے بعد اس نئے سال کی آمد پر اپنے گھر لوٹا تھا جہانگیر مینشن میں آج اس گھر کے اکلوتے بیٹے کی آمد کا پر جوش استقبال کی تیاری جاری تھی، اظہر کی پسند کے مختلف انواع واقسام کے کھانے تیار کیے جا رہے تھے مینشن کو پھولوں سے سجایا گیا تھا تمام ملازمین تیاریوں کو آخری مراحل میں پہنچانے کے لیے پکڑ دھکڑ میں مصروف تھے۔۔

انعام جہانگیر خان کے یہاں چار بیٹوں کی پیدائش ہوئی تھی جنھوں نے ہوش سنبھالتے ہی جائیداد کی لالچ میں آکر اپنے والد سے ہاتھ چھڑا دیے تھے جبکہ انکا چھوٹا بیٹا وجاہت جہانگیر خان واحد تھا جس نے والد کا آخری سانس تک ساتھ نبھایا اسکی خدمت کو اپنے لیے شرف سمجھا اور اپنے والدین کا خیال رکھا جس کے باعث رب نے اسکے ایک چھوٹے سے کاروبار میں برکت عطا کرتے اسے شہرت کی بلندیوں پر پہنچایا والدین کی مرضی سے ہی فرحانہ جہانگیر کو بطور زیست کا ہمسفر بنا کر ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا جس کے ذریعے اسے رب نے اکلوتے بیٹے اظہر جہانگیر سے نوازا جو پیدا ہوتے ازل سے اپنے والد کا لاڈلا اور گھر والوں کی آنکھ کا تارا تھا۔۔

اظہر کی آمد کے پانچ سال بعد وجاہت کے والد انعام جہانگیر اس دنیا سے رخصت ہوئے جبکہ وجاہت کی والدہ صالحہ جہانگیر اب تک وقت کی قید کی حامل اس فانی دنیا کا حصہ تھیں۔۔

وجاہت جہانگیر خان مشہور کلاتھ برینڈ کا مالک تھا وہ پٹھان گھرانے سے تعلق رکھنے کے باعث اپنے روایات کا پکا تھا لیکن اپنے بیٹے کی خواہش کو دیکھتے اُسے اپنے کاروبار سے بالکل برعکس پیشہ اختیار کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔۔

جہاں موسیقی کی دنیا میں قدم رکھتے ہی اظہر جہانگیر نے اپنے والد کی طرح اپنے اِس پیشے میں لوہا منوایا اور خود کو بھی والد کی طرح شہرت کے عروج پر پہنچایا تھا۔۔اور ظاہر ہے اس میدان میں شہرت فقط ایک ہی وجہ سے حاصل ہو پاتی ہے اور وہ ہے آواز کا جادو جگانا۔۔اظہر جہانگیر

خوبصورتی رعب دار شخصیت کے ساتھ بہترین آواز کا مالک بھی تھا جو اپنی آواز کے سبب کسی کو بھی اپنا مداح بنانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔

اظہر جہانگیر کی اپنے اس شعبے کے سبب سارا سال مصروفیات جاری رہتی تھیں اور مختلف شہروں اور ممالک کا سفر کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ آج بھی وہ اپنے گھر اتنے عرصے بعد آنے والا تھا۔۔

طویل انتظار کے بعد بلا آخر گارڈز کے ہمراہ اظہر جہانگیر خان کی گاڑی اسلام آباد میں جہانگیر مینشن پہنچی۔۔لان کے ایک کونے میں پارکنگ لاٹ کے اندر اپنی گاڑی کھڑی کرتا وہ اپنی سیٹ کی جانب کا دروازہ کھولے گاڑی سے اترا جبکہ دوسری جانب سے اسکا والد وجاہت خان بھی گاڑی سے اتر کر دروازہ بند کرتے اظہر کے قریب پہنچا جو اتر کر اپنے

بڑے سے لان اور گھر کی جانب دیکھتا تیاریوں پر حیران ملازمین پر نظر کرتے گہری سانس کھینچے کھڑا تھا پارکنگ لاٹ سے گزر کر ہرے بھرے لان کے بعد مینشن کے عقب میں بڑا سا سوئمنگ پول تھا جبکہ سوئمنگ پول سے آگے کچھ فاصلے پر یہی پارکنگ لاٹ بنایا گیا تھا یعنی منشن ان تمام بڑے اراضی پر مشتمل بالکل اس کے وسط میں واقع تھا۔

والد اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے نظروں سے ساتھ چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔جو سر اثبات میں ہلاتے قدم بڑھانے لگا۔۔سفید ٹی شرٹ پر براؤن جیکٹ اور ٹائٹ بلو جینز کی پینٹ پہنے پیروں میں سفید جوگرز بکھرے بال لیے وہ تھکا تھکا سا اپنے والد کے ساتھ لمبے لمبے ڈاگ بھرتا اپنے عالی شان لاؤنج میں داخل ہوا جہاں لاؤنج میں موجود والدہ اور دادو

آنکھوں میں بے صبری سے انتظار کی چمک لیے لاؤنج کے دروازے پر نظر ٹکائے ہوئی تھیں۔۔

اظہر لاؤنج میں داخل ہوتا والدہ کے قریب پہنچا جو اس کے چوڑی چھاتی پر سر رکھے آنکھیں نم کر گئیں اظہر والدہ کے دوپٹے سے ڈھکے سر پر بوسے دیتے اب دادو کے پاس پہنچا تھا جو صوفے پر براجمان دور سے اپنے پوتے کو تکتی اس کے لیے آنکھوں میں بے تحاشہ پیار لئے بیٹھیں تھیں۔۔

"امی یوں بات بات پر آنسو نہ بہایا کریں۔۔ آپکی آنکھوں میں آنسو نہیں صرف اپنے لیے پیار چاہتا ہوں۔۔ !!"

اظہر والدہ سے الگ ہوتے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے انگھوٹے سے اس کے چہرے پر آنسو صاف کرتا بھاری آواز میں بولا جس پر وہ سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔اظہر بھی جوابا لبوں پر ہلکی تبسم ظاہر کیے اپنی دادی کو دیکھ کر ان کے قریب پہنچا اور صوفے کے بجائے دادو کے قدموں میں گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھا جو اسے ماتھے پر بوسہ دیتے پیار سے دیکھ رہی تھی۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

"آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔!! اتنے لمبے لمبے عرصے کے لیے گھر سے باہر مت رہا کرو میری جان۔۔آنکھیں ترس جاتی ہیں تمہیں دیکھنے کے لیے۔۔"

دادی صالحہ بیگم اظہر کو اوپر اپنے پاس بٹھاتی شکوہ کناں لہجے میں گویا ہوئی جس پر اظہر کی زیر لب مسکراہٹ رینگی۔۔

اتنے میں وجاہت جہانگیر ملازم کو گاڑی میں موجود سامان اظہر کے کمرے میں رکھوانے کا حکم دے کر صوفے پر اپنی زوجہ کے ہمراہ اظہر اور صالحہ بیگم کے پاس پہنچا۔۔

"ٹھیک ہے دادی جو آپکا حکم۔۔"

اظہر اپنی دادو پر لاڈ نچھاور کرتا اسکا کہا جھٹ سے مانتے اسے سینے سے لگا گیا۔۔

کیا بات ہے بھئی۔۔!! میں نے بھی تو کئیں مرتبہ تم سے یہی کہا ہے" "میری بات تو کبھی نہیں مانی۔۔

دادی پوتے کی محبت کو دیکھ کر وجاہت صاحب بھی طنزیہ انداز میں اظہر کو مخاطب کرتا گویا ہوا جس سے اظہر کی نظروں کا مرکز یک دم بدلا اور وہ مسکراتے والد کو دیکھنے لگا۔۔

بابا آپ سب کی یہی خواہش تھی انڈائریکٹلی تو میں سب کی بات مان رہا"

"!!ہوں۔۔

وہ مسکرا کر والدین سے مواد بانہ لہجے میں گویا ہوا جس کے ڈرامے بازی پر سب عش عش کر اٹھے۔۔

"!!جواب دینا تو کوئی تم سے سیکھے میاں۔۔"

والد نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے گھورنے لگا تھا۔۔

جاؤ میرا بچہ طویل سفر کرتے تھک گئے ہو گے تم تھوڑا آرام کر لو"

"اب۔۔

دادی اظہر کے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے ہدایت دیتی گویا ہوئی۔۔ جس پر سب سر اثبات میں ہلا گئے۔۔

جی دادی میں تھوڑا فریش ہو جاتا ہوں ویسے بھی شام ڈھلنے والی ہے تو" "کچھ دیر بعد ڈنر پر ملتے ہیں۔۔

"!!ٹھیک ہے۔۔۔"

اظہر اپنی دادو کی بات پر عمل کرتا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کرتے اجازت لیتا روانہ ہوا جس پر والدنے مختصر سے جواب میں ہامی بھری جواب سن کر اظہر لاؤنج سے اپنے بھاری قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اظہر کے لاؤنج سے اوجھل ہوتے ہی وجاہت جہانگیر بھی لان کی جانب روانہ ہوا تھا جبکہ اسی دوران ماہین دبے پاؤں گھبراہٹ سی کیفیت لیے اظہر کی دادو صالحہ بیگم کے پاس پہنچی۔۔

"بڑی بیگم صاحبہ میں معزرت خواہ ہوں سویرہ کے موبائل پر امی کا فون آیا تھا بابا کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اس لیے مجھے گھر جانا ہوگا، میں اپنا سارا کام بھی مکمل کر چکی ہوں۔۔"

ماہین جلد بازی اور ڈری ہوئی کیفیت لیے صالحہ بیگم سے اجازت طلب کرتی گویا ہوئی جسے سن کر صالحہ بیگم بھی پریشان سی ہو گئی۔۔

"ماہین بیٹا تم پریشان مت ہوں ان شاءاللہ کچھ نہیں ہو گا تمھارے بابا کو۔۔میں ڈرائیور سے کہہ دیتی ہوں تمھیں گھر چھوڑ دے گا اور کسی بھی قسم ضرورت ہو تو لازمی بتانا۔۔"

صالحہ بیگم ماہین کو تسلی دیتے رخصت کی اجازت دے گئی۔۔

"نہیں بڑی بیگم صاحبہ میں۔۔میں چلی جاؤں گی بس میرے بابا کے لیے دعا کیجیے گا۔۔"

"بالکل ہم دعا کریں گے کچھ نہیں ہو گا تمھارے بابا کو۔۔تم بھی دھیان سے جانا۔۔"

صالحہ بیگم کی جانب سے رخصت کی اجازت ملنے پر وہ بے ساختہ گفتگو تمام کرتی روانہ ہوئی تھی آج ممکن تھا کہ پہلی بار اظہر کی ماہین سے ملاقات ہوتی مگر اس کے چلے جانے سے یہ بات ممکن نہ ہوئی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دوسری جانب اظہر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے لاؤنج سے ہوتا ہوا اب کمرے میں بے نیاز سادا خل ہوا اور اسکی نظر اپنے کمرے پر پڑی جہاں ہر شے ترتیب سے صاف ستھری رکھی گئی تھی۔۔اسکا کمرہ پورے مینشن میں سب سے بڑا کمرہ تھا۔۔جہاں اوپر کی جانب کمرے کے وسط میں سنہری چمکتا فانوس نصب تھا کمرے میں وسط کی جانب دیوار سے لگے لائٹ بلو رنگ کا حامل بیڈ موجود تھا جبکہ کمرے کے اندر ایک طویل وارڈروب پر مشتمل الگ سے ڈریسنگ روم بھی تھا کمرے کا رنگ چاروں جانب لائٹ بلو کیا گیا تھا۔۔کمرے میں ایک جانب بک شیلف اور اسٹڈی ٹیبل جبکہ دوسری جانب صوفے بھی موجود تھے جو بیڈ سے ہم رنگ تھے۔۔

کمرے میں وارڈروب کے قریب اسکا سامان لا کر رکھا گیا تھا جسے وہ دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھنے لگا کہ اسی دوران پینٹ کی جیب میں موجود اسکا موبائل بجنا شروع ہوا۔۔

اپنے بڑھتے قدموں کو روک کر وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ گھسکھاتے موبائل نکالتے کال ریسیو کر گیا۔۔۔

"!!کیسی ہو میری جان۔۔"

میں بالکل ٹھیک تمھارا انتظار کر رہی ہوں جلدی سے بتاؤ کب آؤ" گے۔۔"

اظہر کے جملے پر بے ساختہ بولی۔۔

"آچکا ہوں،اپنے کمرے میں ہوں اس وقت۔۔"

"ڈاٹس گریٹ۔۔!!تو آج کی ڈنر پارٹی پلان کرتے ہیں۔۔"
اسکی بے ساختگی اور اجلت میں اب اظہر کے جملے نے مزید اضافہ کیا وہ جوش میں دوبارہ گویا ہوئی۔۔

نہیں میری جان صبر رکھو، آج گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنے کا" "ارادہ ہے میرا۔۔
کام آن یار اظہر اتنے عرصے بعد آئے ہو اور ابھی بھی انکار کر رہے" ہو۔۔!!" وہ مایوسی سے گویا ہوئی۔۔

"سمجھنے کی کوشش کرو انھیں تمھارے لیے قائل بھی تو کرنا ہے۔۔ "
"اہھم ٹھیک ہے۔۔تو پھر کل لنچ پلان کرتے ہیں ود آل فرینڈز۔۔"

بے زاری سے سانس کھینچتے وہ بلا آخر راضی ہوئی۔۔

"!!اوکے ڈن۔۔ کل کا دن صرف تمھارے نام۔۔"

محبت بھرے لہجے میں وہ نویرہ کو جواب دیتا گفتگو مختصر کر گیا۔۔ کل کے دن وہ دونوں طویل عرصے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے تھے۔۔

۔

۔

آگلے دن کی دوپہر ہونے کو تھی اظہر جو پوری رات گہری اور پر سکون نیند میں سونے کے بعد اب سے دو گھنٹے قبل اٹھا تھا جمنگ ایریا سے واپس اپنے کمرے میں آتا اب دعوت کی تیاری کرنے کی غرض سے

خود کو ڈریسنگ روم میں بند کر گیا۔۔آج سہ پہر نویرہ نے اظہر کی پاکستان واپسی پر نیوائیر سلیبریشن کی پارٹی کا انعقاد کیا تھا جہاں اظہر بھی مدعو تھا اور اس کی شرکت لازمی تھی۔۔

کچھ دیر میں ڈریسنگ روم سے وہ نکل کر باہر آتا آئینے کے سامنے کھڑا ابال سکھا کر اب اپنے ہاتھ پر مہنگی گھڑی پہنے لگا بھاری وجود پر سفید شرٹ، بھورے رنگ کا بلیزر کوٹ اور اس سے ہم رنگ پینٹ پیروں میں کالے جوتے پہنے وہ بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا ہمیشہ کی کیژول ڈریسنگ سے کبھی کبھی کلاسک ڈریسنگ اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر جاتی تھی۔۔

اپنا حلیہ سنوار کر اپنے سیاہ گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنے سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اور والٹ اُٹھاتا کمرے سے روانہ ہوا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اظہر اپنی گاڑی لے کر اب نویرہ کے بتائے گئے لوکیشن پر پہنچنے والا تھا جو ایک خوبصورت سا مختصر اراضی پر مشتمل بنگلہ تھا جس کے لاؤنج کو آج کے دن کی مناسبت سے خوبصورت قمقموں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔

گنے چنے کچھ نویرہ کے قریبی دوست بھی دعوت کے سبب آج موقع پر موجود تھے نویرہ کی زندگی کا تعلق انہی گنے چنے دوستوں پر مشتمل تھا وہ غیروں اور چھوٹی موٹی کامیابیوں میں اپنی خوشیاں تلاش کرتی تھی۔۔

خود کو لاوارث کہلاتے اور ہمیشہ اکیلا محسوس کرتے کرتے وہ سنگدل، خودغرض اور بے انتہا مطلبی بھی بن چکی تھی اور اسی عادتوں کو فطرت میں ڈھال کر وہ اس سفر میں کس قدر آگے نکل گئی تھی اس بات کا اندازہ وہ کبھی بھی نہ لگا پائی۔۔

نویرہ تقریب میں تمام دوست موجود تھے جن سے وہ ملتی اور اپنی مختصر سی گفتگو میں ان کی خیریت دریافت کرنے میں مصروف اظہر کی آمد کا انتظار کر رہی تھی۔۔وہ آج مہرون رنگ کا فراک پہنے کندھے پر دوپٹہ ٹکائے، بال کھلے لیے، گلے میں ہار اور کانوں میں سنہری چمکتے آویزے ڈالے، خوبصورت سفید پیروں میں فراک سے ہم رنگ ہیلز اور اپنے خوبصورت چہرے پر لائٹ میک اپ ہونٹوں کو براؤن لب سٹک سے رنگے آج بلا کی حسین لگ رہی تھی۔۔

اُسے اس قسم کے لباس سے چڑ تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اظہر کو ایسا لباس پسند ہے اسی سبب آج وہ خود کو اظہر کی پسند میں مکمل ڈھالے ہوئے تھی۔۔

جس کا اسے انتظار تھا وہ بلا آخر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا محفل کی رونق بن کر لاؤنج میں داخل ہوا اور آتے ہی سب کی توجہ کا مرکز بن گیا تمام دوست اس سے باری باری ملے جبکہ نویرہ بھی اسے آتا دیکھ کر اب کہیں سکون کا سانس اندر کھینچ پائی تھی۔۔

کچھ فاصلے پر کھڑی اپنی نظریں اس خوبرو نوجوان پر ٹکائے ہلکی مسکراہٹ ظاہر کیے ہوئے تھی جبکہ اظہر جو دوستوں میں مصروف ہوا اُسے اب تک نہ دیکھ پایا تھا۔۔

تقریب میں اظہر کے بچپن کا دوست فیاض بھی موجود تھا جو اس سے عمر میں ایک آدھ سال چھوٹا تھا۔۔ بلو شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس سیاہ اور گھری داڑھی چہرے پر سجائے ہوئے وہ اظہر کو اپنے سامنے پا کر بے ساختہ اسے گلے سے لگا گیا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

"کب سے تمھارا انتظار کر رہا تھا۔۔ پاکستان آگئے اور بتایا بھی نہیں۔۔"

فیاض اسے خود سے دور کرتا شکوہ کناں نظریں اس کے مسکراتے چہرے پر ڈالتا گویا ہوا۔۔

"سوچا سب کو سرپرائز دوں۔۔"

بس کر بھائی نویرہ کو تو کوئی سرپرائز نہیں دیا اسے تو تمھارے آنے کی "
"خبر سب سے پہلے مل چکی تھی۔۔

فیاض مدھم آواز میں اسے نویرہ کی جانب اشارہ کرتے گویا ہوا جس پر بلا آخر اظہر کی نظریں بھی نویرہ پر ٹکی جو کچھ ہی فاصلے پر کھڑی تھی۔۔

"نویرہ سے بھالا کسی کا کیا موازنہ۔۔؟؟"

اظہر اس پر نظر ٹکائے خماری سا لہجہ لیے گویا ہوا اور فیاض کا کندھا تھپتھپاتے وہ نویرہ کی جانب بڑھا۔۔

"بہت دیر کر دی آنے میں۔۔"

بے حد، اور بے انتہا حسین لگ رہی ہو۔۔ لگتا ہے آج میری جان لینے "
"کا ارادہ ہے تمھارا۔۔؟؟

Zubi Novels Zone

اسکے ہاتھوں میں بکے تھما کر اسکے بالوں سے نکلتی لٹ کو کان کے پیچھے کرتا خماری لہجے میں تعریفی کلمات ادا کرتے بولا۔۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔۔اتنے عرصے بعد آئے ہو پھر میری اتنی تیاری تو بنتی ہے۔۔"

نویرہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نچلا لب دباتے بے باک ہوتی بولی۔۔

"ہاں بالکل مجھے بہت اچھا لگا تمہیں اس لباس میں دیکھ کر۔۔اور اب آگیا ہوں تو اپنے پیرنٹس سے بات کرنے میں دیری نہیں کروں گا اب تمھیں بھی زیادہ دیر تک اکیلا نہیں رہنا پڑے گا۔۔۔"

اسکا ملائم چہرہ اپنے ہاتھوں میں سموتے اس پر اپنے ارادے واضح کرنے لگا۔۔

ہمم میں انتظار کروں گی۔۔مجھے بتاؤ یہ گھر تمھیں کیسا لگا۔۔"سر اثبات میں ہلاتے نویرہ نے پھر بات بدلی۔۔

"زبردست۔۔تیاری بھی بہت شاندار کی گئی ہے۔۔"
وہ چاروں جانب نظریں پھیرتے بنگلے کی تعریف میں بولا۔۔

یہ گھر میں نے خرید لیا ہے۔۔!!"وہ مسکرائی۔۔"

واقعی۔۔؟؟بہت مبارک ہو میری جان تمھاری چوائس واقعی بہت"
اچھی ہے لیکن یہ میری طرف سے ہو گا۔۔بتاؤ کتنے کا لیا ہے۔۔آج ہی
"یہ تحفہ تمھیں دینا چاہتا ہوں۔۔
حیرانگی سے اسکے چہرے پر دیکھ کر مسکراتے بولا تھا اور یوں ظاہر ہو رہا تھا
گویا یہ الفاظ نویرہ کے توقعات کے مطابق تھے۔۔

نہیں نہیں میں نے تمھیں اس لیے نہیں بتایا بلکہ میں نے صرف تم"
سے اپنی خوشی شئیر کی ہے۔۔اور یہ میں نے آل ریڈی خرید لیا ہے تو
"اس حوالے سے ضد کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔۔

جو چیز تمہیں پسند آجائے اسے تمھارے نام کرنا میری زمہ داری"
ہے۔۔ورنہ میرا عشق مجھ سے احتساب کرے گا۔۔اور میں اس کے

سامنے کھو کھلا نہیں پڑنا چاہتا اس لیے نہ ہر گز نہیں سنوں گا اور کل ہی
"ہم اس کی ساری ڈا کو منٹیشن پوری کریں گے ٹھیک ہے۔۔

اظہر اسکے بازوؤں کو تھامے بھاری آواز میں مسکراتے ہوئے اس سے
مخاطب ہوا، اسکے نویرہ کے لیے جزبات نہایت شفاف اور پر خلوص تھے
وہ ایک ہی اشارے پر اپنا سب کچھ نویرہ کے قدموں میں رکھ سکتا تھا اور
اس بات سے نویرہ بخوبی واقف تھی۔۔

نہیں پلیز اظہر۔۔ تم سے بار بار مختلف ذرائع سے احسانات بٹورنے"
کے لیے میں نے تمھارا انتخاب نہیں کیا تھا۔۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے دل میں
"کوئی غلط گمان لے بیٹھو۔۔

کیسی باتیں کررہی ہو نویرہ۔۔میرا سب کچھ ساری محنت ساری محبت "صرف تمھارے لیے ہے۔۔۔"

اظہر کے اصرار پر نویرہ خاموشی سے ہلکا سا سر اثبات میں ہلا گئی یعنی وہ اظہر کے تحفے کو قبول کرنے کے لیے رضامند ہوئی تھی۔۔

"بہت بھولے ہو تم اظہر میاں۔۔!! تمھارا یہ بھولا پن میرے بہت کام آسکتا ہے۔۔!!"

اظہر اور نویرہ کی گفتگو کا یہ منظر کچھ فاصلے پر کھڑا نویرہ کا ایک دوست صارم بھی سن رہا تھا۔۔جسے اظہر سے بے انتہا عداوت تھی صارم ان کی گفتگو کے دوران نویرہ کا مشکوک نگاہوں سے جائزہ لے کر شاطرانہ مسکراہٹ ظاہر کرتے خود سے منمناتے گویا ہوا۔۔

یہ منظر دیکھتے اس کے دل ودماغ میں بھی کچھ خناس گردش کر رہا تھا
جس پر وہ جلد ہی عمل درآمد کرنے والا تھا۔۔

-------------سونی رائٹس-------------

آرے رایان کتنے دنوں سے تم سے رابطے کی کوشش کر رہا تھا آج"
"ملے ہو تو گم سم لگ رہے ہو۔۔سب ٹھیک ہے۔۔

تقریب میں فیاض کی نظر اپنے جگری دوست رایان پر پڑی تھی جو
بھاری جسامت پر سیاہ پینٹ شرٹ پہنے تھا اسکے بھاری مسلز اور جوڑی

چھاتی سیاہ ٹائٹ شرٹ میں نمایا ہو رہی تھی ہلکی سیاہ داڑھی جیل سے بال سیٹ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

رایان کو دیکھتے ہی فیاض فوراً اس کے پاس پہنچا اور اس سے مخاطب ہوا۔۔اظہر رایان اور فیاض تینوں قریبی دوست تھے فیاض اپنے والد کا کاروبار سنبھالتا تھا جبکہ رایان کافی پڑھا لکھا مگر مالی لحاظ سے کمزور آفس میں جاب کرتا تھا لیکن وہ بے حد خوبرو تھا اور اپنے کم وسائل میں بھی اپنی صحت و شخصیت کی خوبصورتی کو برقرار رکھے ہوئے تھا وہ اپنی شخصیت پر جتن کر کے نویرہ کو متاثر کرنا چاہتا تھا لیکن دولت کی کمی واحد وجہ تھی جو اسکی اس خوبصورت شخصیت میں بھی نمایاں ہوتی تھی اور یہی ناکامی اس کے لیے اسکی شخصیت کی خامی بن چکی تھی۔۔وہ نویرہ کو پسند کرتا تھا لیکن نویرہ نے اسے اسکی حیثیت پر خوب جھاڑ پلائی تھی یہ

بات اس دن سے آج تک رایان کے لیے احساس کمتری کی وجہ بنی ہوئی تھی۔۔

"!!نہیں۔۔ہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔۔"

رایان فیاض کی جانب متوجہ ہوتا ہڑبڑاتے گویا ہوا۔۔

"کافی وقت سے مجھے نظر بھی نہیں آئے تھے آج اس پارٹی کے تھرو تمھارا دیدار نصیب ہوا ہے۔۔"

فیاض اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے خوش مزاجی سے جواباً گویا تھا۔۔

"میں تو یہی ہوتا ہوں میں نے کہاں جانا ہے،جب بھی کوئی کام ہو تو کال کر لیا کرو۔۔"

میرے بھائی میں تمھیں صرف کام پڑھنے پر ہی کیوں یاد کروں گا کیا"

"اتنا پر تکلف اور خود غرض ہو گیا ہے ہم بھائیوں کا رشتہ۔۔؟؟

رایان کے بجھے ہوئے لہجے پر فیاض تعجب سے اسے مخاطب کرتے بولا

لیکن اس بات پر بھی رایان نظر جھکائے خاموشی اختیار کئے ہوئے تھا۔۔

کیا بات ہے میں نے نوٹس کیا ہے جب سے نویرہ نے تم سے بدتمیزی"

کی ہے تب سے تمھارا موڈ خراب رہنے لگا ہے کھوئے کھوئے سے رہتے

"ہو حالانکہ تین ماہ بیت چکے ہیں اس بات کو۔۔

فیاض اسکی خاموشی اور بے دلی کی وجہ جان گیا تھا کیونکہ فیاض سے

دوران گفتگو بھی رایان کی توجہ کا مرکز نویرہ بنی ہوئی تھی۔۔فیاض اس

بات کو محسوس کرتا اک نظر گردن موڑے نویرہ پر ٹکا گیا جو خوش مزاجی سے اظہر کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھی۔۔

"یار نہیں سمجھ آرہا کہ کیا کروں۔۔ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اُسے اپنے دل سے نہیں نکال پا رہا میں۔۔ آج بھی دیکھو ناں بنا سوچے سمجھے بے وقوفوں کی طرح چلا آیا صرف اسے دیکھنے کے لیے۔۔"

مدھم سی آواز اور بے بس سے لہجے میں رایان نے اپنی بات کہی تھی جبکہ اسکی نظروں کا مرکز اب بھی نویرہ ہی تھی۔۔

"دیکھو سب لوگ سب کچھ بھول چکے ہیں۔۔ سو تمھیں بھی سب بھلا کر آگے بڑھ جانا چاہیے۔۔ کیونکہ نویرہ صرف اور صرف اظہر کی ہے اور اظہر نے تمھارے لیے بھی بہت کچھ کیا ہے اِسی وجہ سے ہم اظہر

سے کسی بھی قسم کی لڑائی نہیں لڑ سکتے اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔"

اپنے جملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے فیاض نے اسے حقیقت سے روبرو کروایا تھا جسے سن کر وہ نظر جھکائے سر اثبات میں ہلا گیا۔۔

جانتا ہوں بس امید ہے جلد ہی سب کچھ بھول جاؤں گا کیونکہ پیرس" "جانے والا ہوں وہی کام کروں گا اور وہیں رہوں گا۔۔

اچھا فیصلہ ہے مگر مجھ سے رابطے مت ختم کرنا۔۔"فیاض اس کا کاندھا" تھپتھپاتے اس کے فیصلے کی حوصلہ افزائی کرنے لگا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

"ذرا اپنا چہرہ تو دکھاؤ، آخر کیوں چھپا رکھا ہے۔۔"

"ضرور یہ کوئی پیرنی ہے۔۔"

نہیں ضرور اس نے کوئی ایسا کام کیا ہے جس کے باعث اسے منہ "

"چھپاتے پھرنا پڑھ رہا ہے۔۔

اظہر تقریب کے اختتام پر گھر لوٹا تھا۔۔اسی دوران لان میں موجود کونے پر دو ملازمین ماہین کی کلائی سختی سے پکڑے وہ اس کے ساتھ بحث اور شرارت کر رہے تھے جس سے اظہر انجان تھا۔۔

"چچ۔ چھو۔۔ چھوڑو۔۔ چھوڑو مجھے۔۔"

اظہر کو آتے دیکھ وہ ہڑ بڑی میں اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے اظہر کی طرف دوڑی جو ایک ہاتھ کو پینٹ کی جیب میں ڈالے دوسرے سے موبائل پکڑے سر جھکا کر لاؤنج کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

"چھوٹے صاحب !۔۔ چھ۔۔ چھوٹے صاحب وہ وہ وہاں۔۔"

وہ اظہر کا راستہ روک تو پائی تھی مگر کچھ کہنے کی حالت میں نہیں تھی نہ ہی اسکی زبان اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔

اظہر اپنا راستہ رکتا دیکھ کر موبائل پر جھکی نظریں فوراً اٹھاتا پہلی بار اپنے سامنے اس ہری آنکھوں والی صنف نازک کو دیکھتا رہ گیا جو پور پور عبایا میں ڈھکی ہوئی تھی صرف گہری سبز رنگ پر نم آنکھیں اسے نظر آ رہی

تھی جس میں وہ اظہر کی جانب سے اپنے لیے کچھ انجانے سی حفاظت کی امید لیے ہوئے تھی۔۔

جبکہ اظہر اسے دیکھتے ہی عجب سے طلسماتی سحر کی جکڑ کو اپنے ارد گرد محسوس کر رہا تھا جس سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرتا وہ ماہین کے ہاتھ کے اشارے کی جانب نگاہیں ڈالنے لگا جہاں دو ملازمین اب بھی اپنی جگہ ڈھٹائی کے ساتھ بے فکر کھڑے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔۔

اظہر ماہین کے اشارے پر ملازمین کی جانب بڑھتے موبائل کو پینٹ کی جیب میں ڈال کر ان کے قریب پہنچا۔۔

"کیا چل رہا ہے۔۔ تم لوگ اسے پریشان کر رہے تھے خیریت
ہے۔۔؟؟ یا خود پریشانی اٹھانے کے موڈ میں ہو۔۔"

اظہر ماتھے پر بل ڈالے باوقار انداز اور رعب دار بھاری آواز میں
ملازمین سے گویا ہوا تھا جس پر ملازمین کے چہرے سے دھیرے
دھیرے خوف عیاں ہونے لگا۔۔

"نہیں چھوٹے صاحب آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ہم یہاں کام
کرنے آتے ہیں کسی کو پریشان کرنے تھوڑی آتے ہیں۔۔"

"ہاں اتنا وقت تھوڑی ہے ہمارے پاس کہ ہم کسی کو پریشان
کریں۔۔"

دونوں ملازمین یک کے بعد دیگرے اپنی صفائی میں بولے تھے انہیں امید تھی کہ کوئی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے وہ آج بھی بچ نکلیں گے۔۔

"ہیلو۔۔ادھر آؤ۔۔"

اظہر نے کچھ فاصلے پر سہمی کھڑی ماہین کو بلایا جو ڈرتے ڈرتے اپنے قدم لیتی اس کے پاس پہنچی۔۔

"شروع سے بتاؤ کیا ہوا۔۔کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔!!"

اظہر نے ماہین کو تسلی دیتے ہوئے گتھی سلجھانے کی کوشش میں سوال کیا جس کو سن کر دونوں ملازمین بھی تذبذب کا شکار ہوئے ایک جانب انہیں گمان کہ شاید ماہین کی بات پر اظہر جہانگیر یقین نہ کرے گا جبکہ

دوسری جانب انہیں خدشہ تھا کہ کہیں اظہر محض ماہین کی سنی سنائی پر یقین کر لیا تو آج ان کی نوکری کا یہ آخری دن ثابت ہو گا۔۔

چچ۔ چھوتے صاحب۔۔یی۔ یہ ہمیشہ مجھے پپ۔پریشان کرتے ہیں۔۔اور جب کک۔ کسی سے شکایات کریں تو یی۔ یہ لوگ مجھے جج۔ جھوٹا کہہ دیتے ہیں۔۔"

وہ روتی آنسو بہاتی بامشکل اپنی بات مکمل کر پائی تھی لیکن ماہین کا بس یہ کہنا تھا کہ ملازمین کے پیر گھبراہٹ کے مارے لڑکھڑانے لگے جبکہ اظہر کی آنکھوں میں بھی غصے کے سبب سرخی اتری تھی ملازمین لان میں فرار کا راستہ ڈھونڈتے بھاگنے لگے تھے کہ گیٹ کے پاس کھڑے گارڈز نے ایک ملازم کو گھیر لیا جبکہ ایک کو بھاگنے سے قبل اظہر نے جکڑ کر چہرے پر مکا جڑتے زمین بوس کر دیا جو اظہر کے بھاری ہاتھ کے ایک ہی

وار سے بے حال ہو چکا تھا اتنے میں وہ گارڈ کے پاس پہنچ کر دوسرے ملازم کو بھی گریبان سے پکڑے اپنے وار سے زیر کر گیا تھا۔۔

"آج کے بعد مجھے نظر مت آنا ورنہ کسی کو نظر نہیں آ پاؤ گے تم لوگ۔۔اور میری کوشش ہو گی کہ اب تمہیں کہیں بھی کوئی ملازمت نہ ملے تا کہ کچھ ہوش ٹھکانے آئے تمہارے۔۔"

اظہر دونوں کو زمین بوس کرتے گردن جھکائے ان کی جانب غصیلی نگاہوں سے دیکھتا جبڑے بھینچتے بولا جبکہ ماہین کچھ فاصلے پر حواس باختہ کھڑی کافی دیر سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔

"اور تم۔۔!! چلو میرے ساتھ میں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔"

اظہر ملازمین سے نبٹ کر ماہین کی جانب بڑھتے اسپاٹ لہجے میں مخاطب ہوا۔۔

"ننن۔۔ نہیں شکریہ۔۔ ممم۔۔ میں چلی جاؤں گی۔۔"
وہ سہمی ہوئی آواز میں مدھم سے بولی جو ہر گز کسی نامحرم کے ساتھ کے جانے پر رضامند نہیں تھی۔۔

"تم سے تمھاری مرضی کون پوچھ رہا ہے؟ شام ڈھل گئی ہے سو مجھ سے بحث مت کرو اور چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔"
اظہر سخت لہجے میں اپنا جملہ کہتا ماہین کا جواب سنے بغیر اپنی گاڑی کی جانب روانہ ہوا۔۔ ماہین اس وقت اظہر کے لہجے سے واقف تھی کہ اسے غصہ آیا ہوا ہے وہ جان گئی تھی کہ اس وقت کچھ کہنا بحث یا

مزاحمت کرنا ایک نئے مسئلے کو جنم دینے کے مترادف ہے۔۔بس یہی سوچ کر وہ اظہر کے پیچھے روانہ ہوتی خاموشی سے گاڑی کے پچھلی سیٹ پر براجمان ہوئی۔۔

-------------سونی رائٹس-------------

گاڑی اپنے راستے پر گامزن تھی گاڑی میں کافی دیر سے عجب سی گہری خاموشی کا رقص تھا۔۔ماہین گاڑی کے پیچھے سیٹ پر سہمی بیٹھی تسبیحات پڑھنے میں مصروف جبکہ اسکی ہری رنگ آنکھوں میں اب بھی نمی، دل میں خوف اور ذہن پر پریشانی سوار تھی۔۔

یوں اس طرح اداس اور پریشان رہنے سے بہتر ہے کچھ بات چیت کر "

"لو جس سے یہ طویل وقت شاید کچھ کم پڑ جائے۔۔

جبکہ اظہر نارمل اسپیڈ پر گاڑی چلائے اب گہری خاموشی سے اکتا گیا تھا۔۔بلا آخر وہ ارد گرد کی خاموشی کو توڑتا ایک نظر ماہین کی آنکھوں کو گاڑی کے شیشے سے دیکھتا گویا ہوا جسے سن کر ماہین چونکی تھی مگر پھر بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے تھی۔۔

"تمھارا نام کیا ہے۔۔؟؟"

اظہر اسکی خاموشی پر دوبارہ سوالیہ گویا ہوا۔۔

"!!مم۔۔ماہین سلیم۔۔"

وہ نظر جھکائے مدھم آواز میں بولی وہ جس قدر خوبصورت تھی اسی طرح اسکی آواز بھی بہت میٹھی تھی جس کی مدھم پیاری آواز سنتے اظہر بھی آئی برو اُٹھاتے کچھ حیران ہوا وہ ماہین کی آواز کچھ دیر پہلے بھی سن چکا تھا لیکن ابھی اسنے واضح اور دھیان سے سنی تھی۔۔

"سلیم۔۔؟؟یعنی سلیم آنکل کی بیٹی ہو تم۔۔"

ماہین کی بات سن کر اُسے اپنے سابقہ ملازم سیلم خان کا خیال بھی آیا تھا جو جھانگیر منشن میں کئی سالوں تک اپنی خدمات سر انجام دے رہا تھا۔۔

"جی۔۔"

وہ سر اثبات میں ہلاتے جواب دے گئی وہ کسی نا محرم سے کبھی یوں مخاطب نہ ہوئی تھی مگر آج مجبوراً اُسے سوالات کے جوابات دینے کے لیے بولنا پڑ رہا تھا۔۔

"اور مجھے یہ بتاؤ کہ جب وہ بیغیرت تمھیں تنگ کر رہے تھے تو تم نے کسی کو شکایت کیوں نہیں لگائی۔۔؟؟"

وہ بھاری آواز میں اپنی اصل بات کہہ گیا جو اسکے ذہن میں کافی دیر سے گردش کرتی ہوئی اسے بے چین کیے جا رہی تھی۔۔

"انہوں نے کہا تھا کہ کوئی میرا یقین نہیں کرے گا، اور ایسا ہی ہوا میں نے بڑی بیگم صاحبہ سے شکایت لگائی تھی بڑی بیگم صاحبہ نے انہیں ڈانٹ کر خبردار بھی کیا تھا مگر پھر بھی کوئی فرق نہ پڑا۔۔"

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے لڑکھڑاتی آواز میں مدھم سے بولی جسکی بات اظہر کی سماعتوں تک بھی بامشکل پہنچی تھی۔۔

"کب سے چل رہا تھا یہ سب۔۔؟"

وہ سرد لہجے میں سوالیہ گویا ہوا۔ماہین کی کہی گئی سابقہ بات اسے شرمندہ و پشیمان کر گئی تھی یہ سوچ کر کہ اسکے خود کے گھر میں لڑکی کو ہراساں کیا جا رہا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

ویسے تو میں یہاں پانچ مہینوں سے کام کر رہی ہوں لیکن یہ مسلہ دو" ہفتے پہلے سے شروع ہوا ہے۔۔اور مجھے اب اندازہ ہو رہا ہے کہ ہمارے معاشرے میں ایک عورت ذات کا کہیں بھی کام کرنا کتنا مشکل ہے۔۔"وہ افسردگی اور مایوسی میں گویا ہوئی۔۔

میں تمھاری آخری بات سے متفق نہیں ہوں۔۔عورت اور مرد کو"
ایک جیسا بنایا گیا ہے ایسا نہیں ہے کہ مرد کے پاس دو ہاتھ ہوں اور
عورت کے پاس ایک۔۔یا مرد کو دو پیروں سے نوازا گیا ہو جبکہ عورت
"کو ایک پاؤ عطا کیا ہو۔۔اللہ نے دونوں کو برابر اور مکمل بنایا ہے۔۔

بس ہمارے معاشرے میں مردوں کا دماغ خراب کر دیا گیا ہے یہ"
کہہ، کہہ کر کہ عورت کمزور ہوتی ہے اور مرد مضبوط۔۔جبکہ عورت
بالکل کمزور نہیں ہے، میں نے عورت ذات کو بطور آرمی آفیسر بھی
دیکھا ہے بڑے بڑے ڈاکٹر و سرجن کے روپ میں بھی دیکھا ہے کرکٹر
بھی دیکھا ہے اور فائٹر بھی دیکھا ہے۔۔جب ایک عورت اتنے بڑے

بڑے مضبوط پیشے سے وابستہ ہو سکتی ہے تو کیا وہ کسی درندے سے محض اپنا دفاع نہیں کر سکتی۔۔؟"

"یہ صرف کہانیوں میں اور فلموں میں ہی ہوتا ہے کہ عورت کو غنڈوں نے گھیرا تو فوراً اُسے بچانے کے لیے ایک ہیرو نمودار ہو گیا، اصل زندگی میں کوئی ہیرو بن کر نہیں آتا عورت کو اپنی مدد خود ہی کرنی پڑتی ہے۔۔!"

"تمھیں بھی وہ بیغیرت مسلسل تنگ کر رہے تھے جبکہ تمھارے پاس تھوڑے فاصلے پر قدموں میں ہی گملہ موجود تھا میرے پاس آنے کے بجائے وہ اٹھا کر دے مارتی دونوں کو۔۔صفائی اور وضاحتیں بعد میں دے دیتی کیونکہ اپنا دفاع تو سب سے اہم اور سب سے پہلے ہے۔۔"

ماہین کے جملے پر طویل جملوں میں مسلسل اسے سمجھاتے ہدایت دیتے وہ اسکے اندر کے ڈر کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ ماہین خاموشی اختیار کئے بس اسکی باتیں سنتے کوئی جواب نہ دے پائی تھی مگر اظہر کی گفتگو نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

"بس یہی روک دیں۔۔"

کچھ دیر خاموش کے بعد وہ اپنے علاقے کو گاڑی کی کھڑکی سے جھانک کر پہچانتی اجلت میں بولی۔۔

"واقعی؟؟ یہاں تو نہیں تھا سلیم آنکل کا گھر۔۔"

وہ ایک پسماندہ علاقہ تھا۔۔گاڑی روک کر علاقے کو دیکھتا اظہر بھی حیرانگی سے ماہین کو مخاطب کرتے بولا تھا کیونکہ وہ بچپن میں کئی دفع اپنے والد کے ہمراہ سلیم خان کے گھر آچکا تھا، آج اس علاقے کی حالت زار پر اسے حیرت ہوئی اسے لگا گویا وہ اس علاقے کو نہیں پہچان پا رہا یا پھر یہ وہ علاقہ ہے ہی نہیں۔۔

"اب ہم یہاں شفٹ ہوئے ہیں گھر اسی گلی میں آگے ہے۔۔"

وہ مختصر جواب دیتی سامنے گلی کی جانب اشارہ کر گئی جہاں محض سردی کی شام ڈھلنے سے ہی سناٹے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بندش کے سبب اندھیرا تھا۔۔

"تو میں گاڑی آگے لے جاتا ہوں۔۔"

یہ کہتے ہی وہ اپنی رکی گاڑی دوبارہ چلانے لگا تھا۔۔

"نہیں نہیں بس یہاں ٹھیک ہے۔۔میں چلی جاؤں گی۔۔آپ کا بہت شکریہ۔۔!!"

اپنی بات مکمل کرتے وہ گاڑی کا دروازے کھولنے لگی۔۔

"ٹھیک ہے لیکن یہاں اندھیرا بہت ہے سو میں یہاں پانچ منٹ تک کھڑا ہوں آ گر راستے میں کوئی تنگ کرے تو مجھے اظہر نام کی ایک پکار دے دینا میں آ جاؤں گا۔۔"

اپنی سیٹ بیلٹ کھولے اظہر بھی اسے مخاطب کرتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔

"جی بہت شکریہ۔۔! اللہ حافظ۔۔"

ماہین اسے جواب دیتے روانہ ہونے لگی جس پر اظہر نے مدھم سا سر اثبات میں ہلا گیا۔۔اسے جاتے ہوئے پشت کو دیکھتے آج شام کی کے واقعے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

اظہر وہیں اپنے قول کے مطابق گاڑی کے پاس دس منٹ تک موبائل پر مصروف گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا رہا دس منٹ کے بعد وہ گاڑی میں سوار ہو کر دوبارہ جہانگیر منشن کی جانب رخ کر گیا۔۔

Zubi Novels Zone

اظہر کو سارے راستے اپنے نظروں کے سامنے اب ماہین کی وہ دوہری پراسرار آنکھیں بار بار آتی دکھائی دے رہی تھیں جس پر وہ کئی دفع اپنی آنکھیں میچھتے پریشان سا ہوا۔۔

ـ

ـ

اظہر ماہین کو گھر چھوڑنے کے بعد اب اپنے مینشن لوٹا تھا لیکن لان میں آتے اسکا موبائل بجنا شروع ہوا جسے دیکھ کر وہ لان میں ہی موجود بینچ پر بیٹھ کر کال اٹینڈ کر گیا۔۔

"کہاں ہو اظہر۔۔؟؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ گھر پہنچ کر مجھے کال کرنا بٹ تین گھنٹے ہو گئے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔اتنے کیئر لیس کیسے ہو سکتے ہو تم۔۔"

دوسری جانب سے گرجتی برستی نویرہ کی آواز کال ریسیو ہوتے اظہر کے سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔نویرہ جو سیاہ سلک سوٹ میں اپنے بنگلے کے

بیڈروم میں صوفے پر پاؤں باندھے بیٹھی کال پر اس شخص کو جھاڑ پلانے لگی۔۔

"آرے میری بات تو سن لو تحمل سے جزباتی لڑکی۔۔میں کال کرنے والا تھا لیکن ایک چھوٹے سے ایشو میں پھنس گیا جہاں سے ابھی فری ہو کر گھر آیا ہوں۔۔"
رات میں سرد ہوا کے سنگ وہ بینچ پر ٹیک لگائے پر سکون لہجے میں آنکھیں موندے گویا ہوا۔۔

"کیا مطلب سب کچھ ٹھیک تو ہے ناں۔۔؟؟"

ہاں ہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔۔ ویسے تمھیں میرے لئے فکر مند "
"محسوس کرتے مجھے بڑا اچھا لگا۔۔

وہ اسی طرح آنکھیں موندے فون پر نویرہ کی دھڑکنیں تک سن رہا تھا جو ایک لمحے پہلے سابقہ جملے پر کچھ بے ترتیب سی محسوس ہوئی تھی اُسے۔۔

ظاہر سی بات ہے فکر تو ہو گی ناں غافل تھوڑی ہوں تم سے۔۔"اس" نے سرد لہجے میں جواب دیتے کہا۔۔

ویسے غفلت برتو گی تو جی بھی نہیں پاؤں گا کیونکہ ہر چیز توجہ مانگتی ہے "
"اگر اسے توجہ نہ ملے تو ختم ہو جاتی ہے۔۔

اس کے لفظوں پر اظہر کی محبت نے جوش مارا اور خماری لہجے میں جملہ داغتا اسے مخاطب کر گیا جسے سن کر نویرہ کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ سجی مگر اس نے جواباً کوئی جملہ ادا نہ کیا۔۔

"ویسے میں سوچ رہا تھا کہ کل کہیں ڈنر یا لنچ کا پروگرام بنا لیں اگر تمھارے پاس کل کچھ وقت ہو میرے لیے۔۔"

اسکی خاموشی پر وہ آنکھیں وا کیے خود بھی مسکراتا بات بدل گیا حالانکہ انکی آج ملاقات ہو چکی تھی اس کے باوجود بھی وہ پھر سے نویرہ کے دیدار کو تیار تھا۔۔

تمھارے لیے تو ہمیشہ فری ہوں۔۔" وہ ایک اور جملے سے اظہر کے "
دل میں طلاطم برپا کر گئی تھی اور وہ اس بات سے بخوبی واقف بھی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

فلرٹ کر رہی ہو مجھ سے۔۔" اسکی بات سنتے وہ حیرانگی سے ایک آئی" بروا چکاتے بولا۔۔

کیوں نہیں کرنا چاہیے۔۔؟؟" وہ نچلا لب دانتوں میں دبائے اظہر" کے جذبات کے ساتھ بڑے سیلقے سے کھیل رہی تھی۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ اظہر اسے کوئی دلچسپ جواب دیتا لان میں موجود ملازم بینچ کی جانب بڑھتا اظہر کے سامنے کھڑا ہو کر اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کرا گیا۔۔

"چھوٹے صاحب جی آپ کو بیگم صاحبہ یاد کر رہی ہیں۔۔"

اظہر نے آئی بروز اچکاتے ہوئے ملازم سے سوالیہ انداز میں اشارہ کرتے پوچھا جس پر ملازم نے اپنی بات مکمل کی جو کال کی دوسری جانب موجود نویرہ نے بھی سنی،

ملازم کی بات پر جواباً اظہر سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے رخصت کر گیا۔۔

"امی جان کا بلاوا آیا ہے۔۔ تم سے ڈنر کے بعد بات کرتا ہوں۔۔"

"اوکے۔۔"

ملازم کے جاتے اظہر نے نویرہ سے اجازت لیتے گفتگو مختصر کی اور بینچ سے اٹھ کر لاؤنج کی جانب بڑھا جہاں اسکی نگاہیں صوفے پر بیٹھی والدہ پر پڑی تھی جو تھری پیس ہلکا گلابی کاٹن سوٹ میں سر پر دوپٹہ ٹکائے

تسبیحات پڑھنے میں مصروف تھیں۔۔اظہر والدہ کو دیکھتے ہی اس کے قریب پہنچا۔۔

اسلام و علیکم امی کیسی ہیں آپ، کوئی کام تھا آپ کو۔۔"اظہر پہل کرتا والدہ کے پہلوؤں میں بیٹھتا گویا ہوا۔۔

واعلیکم اسلام میری جان کام کے بغیر کیا میں تمہیں یاد نہیں کر سکتی؟" کہاں تھے تم۔۔؟"اپنی تسبیحات کا اختتام کرتی اظہر پر پھونک مار کر دعاؤں لے حصار میں لیتی اب جواباً اُسے مخاطب کر گئی۔۔۔

بس امی ضروری کام تھا لیکن گھر کے سرونٹس نے مجھے بہت مایوس کیا" ہے آج۔۔!!" وہ اسپاٹ لہجے میں والدہ سے نظریں پھیر کر آج شام کا واقعے کا ذکر کرنے لگا۔۔

کیوں ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔۔ کیا ہوا ہے۔۔؟" وہ کچھ متعجب" ہوئیں۔۔

وہ لڑکی جو یہاں کام کرتی ہے بلی جیسی آنکھوں والی۔۔! اُسے ہمارے" دوسرونٹس مسلسل کچھ دنوں سے ہراساں کر رہے تھے۔۔ جنھیں میں "نے آج نوکری سے نکال دیا ہے۔۔۔

وہ بے ساختہ سنجیدہ لہجے میں ماہین کی آنکھوں سے اسکی شناخت کرتا بولا اسے ماہین کا نام یاد نہیں رہا اور نہ ہی اسے یہ یاد تھا کہ وہ سلیم خان کی بیٹی ہے بس جو چیز سب سے زیادہ ماہین کہ شخصیت میں نمایاں اور ممتاز تھی وہ اسکی آنکھیں تھیں جو اظہر کے حواسوں پر سوار اور اسکے ذہن پر نقش تھیں وہی اسکی زبان پر بھی چڑھ گئی۔۔

"یااللہ ماہین کو کسی نے ہراساں کیا ہمیں تو خبر بھی نہیں تھی۔۔یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔؟"

فرحانہ بیگم حیرانی و پریشانی سے آنکھیں پھاڑے اظہر سے مخاطب ہوئی۔۔

"یہی تو بات ہے امی کہ بڑے گھر کے بڑے لوگ اپنے بڑے بڑے مسلوں کو اہمیت دیتے ہیں اسی میں پھنسے رہتے ہیں جو حقیقت میں بڑے مسلے ہوتے بھی نہیں اور اِسی وجہ سے اکثر انہی گھروں میں لاپرواہی کے سبب ایسے بڑے بڑے واقعات ہو جاتے ہیں جو ہر روز ٹی وی چینلز کی زینت بنے ہوتے ہیں یہ تو اچھا ہوا کہ مجھے پتا چل گیا ورنہ خدا جانے کہ آگے کیا ہوتا۔۔" وہ طنزیہ ٹون میں غصے کی آمیزش کرتا افسوس میں سر ہلاتے بولا۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہم سے لاپرواہی ہوئی ہے۔۔ ہمیں ماہین کے گھر والوں سے معافی مانگنی چاہیے۔۔"

"نہیں امی رہنے دیں اس بات کو، وہ معاملہ حل کر لیا ہے میں نے۔۔"

والدہ کے چہرے پر فکر اور پشیمانی عیاں تھی جسے اظہر اب تسلی دیتے دور کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

نہیں بیٹا ماہین بہت نیک سیرت بچی ہے مجھے خدشہ ہے کہیں ہماری" "کوتاہی سے کچھ اونچ نیچ نہ ہو گئی ہو اس کے ساتھ۔۔۔

ارے امی کوئی اونچ نیچ نہیں ہوئی ہے سب ہینڈل کر لیا ہے میں نے وہ" ٹاپک کلوز ہو گیا ہے، آپ کو بتانے کا مقصد صرف اور صرف آئندہ کے "لیے احتیاط کرنا ہے نہ کہ ٹینشن دینا۔۔

"ٹھیک ہے ہم بالکل آئندہ کے لیے احتیاط کریں گے۔۔"

وہ بلا آخر اظہر کی باتوں پر سر اثبات میں ہلاتے مان گئی تھی جس پر اظہر نے بھی کچھ سکون کا سانس لیا۔۔

گڈاب آپ اس ملازمہ کی فکر کرنے کے بجائے میری اگلی بات "
"دھیان سے سن لیں گی تو مجھے اچھا لگے گا۔۔

والدہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ میٹھا اور تحمل بھرا لہجہ اپناتے گویا ہوا کیونکہ وہ اب اپنی والدہ یعنی فرحانہ بیگم سے اپنی دل کی بات کہنے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔

"اچھا کہو، سب کچھ ٹھیک تو ہے ناں؟؟"

جی امی۔۔ آپ کو میں نے دو سال پہلے نویرہ کے بارے میں بتایا" تھا۔۔" وہ نویرہ کا ذکر چھیڑتے والدہ کو قائل کرنے کا آغاز کر چکا تھا یہ سوچتے کہ شاید آج اسکی والدہ اسکی بات مان لیں۔۔

اظہر نے نویرہ کا ذکر پہلے بھی بطور اپنی پسند کیا تھا مگر اظہر کے والدین نویرہ کے پیشے اور اسکی آزاد خیالی سے واقف ہو کر اظہر کو دوٹوک انکار کر چکے تھے۔۔

"ہاں یاد ہے مجھے پر میں نے۔۔۔۔"

امی پلیز۔۔!"فرحانہ بیگم نے نویرہ کے ذکر پر اپنا سابقہ فیصلہ آج پھر دہرانا چاہا جسے اظہر نے بات کاٹتے ہوئے روک دیا۔۔

آج انکار نہیں سننا چاہتا۔۔پلیز آپ سب راضی ہو جائیں میری خوشی" "میں۔۔اسی میں اس گھر کی بھلائی ہے۔۔

وہ بڑے تحمل سے التجاء کرتا بولا تھا اظہر کی خصلت میں التجاء کرنا کہاں شامل تھا لیکن آج وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر سب کچھ کرنے کو تیار تھا۔۔

گھر کی بھلائی۔۔؟؟تو تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو۔۔"والدہ کو اظہر" کے جملے اور لہجے پر تعجب سا ہوا۔۔

نہیں امی ریکویسٹ کر رہا ہوں مجھے نویرہ سے بے انتہا محبت ہے اس" کے سوا میں کسی کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا تو پلیز آپ لوگ میری خوشی اور خواہش کے لیے مان جائیں اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا آپ سے۔۔"

وہ مدھم آواز میں اُسی طرح والدہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے انہیں قائل کرنے کی کوشش میں بولا۔۔

تمھاری محبت کا اندازہ ہے مجھے لیکن میں مجبور ہوں تمھارے بابا اور" "دادی اس رشتے کے لیے نہ کبھی مانے ہیں اور نہ کبھی مانیں گے۔۔

والدہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بے بسی کی تصویر بنے ہوئے انکار کرتے گویا ہوئی۔۔

"تو آپ لوگوں کو کیسی بہو چاہیے۔۔؟؟"

والدہ کے انکار کے بعد وہ نگاہوں میں انگارے بھر تا رعب دار آواز میں تعجب سے سوالیہ گویا ہوا تھا۔۔

ہم پٹھانوں کی روایات کے عین مطابق۔۔جو باپردہ ہو۔۔ بااخلاق اور "
"فرمابردار ہو۔۔بس۔۔

اپنی والدہ کے تقاضے سن کر وہ ششدر رہ گیا ان میں سے ایک بھی خصوصیت نویرہ میں نہیں تھی بلکہ اس کے بالکل برعکس وہ اڑیل خود غرض اور بلا کی ضدی تھی۔۔ خصوصیات میں بس خوبصورت تھی اور اظہر سے اپنی محبت کا دم بھرتی تھی۔۔

کیسی ناممکن سی بات کر رہی ہیں آپ امی۔۔آج کے زمانے میں ایسی "
"آئیڈیل بہو آپ لوگوں کہاں ملے گی۔۔؟؟

نویرہ کا خیال ذہن میں لاتے وہ حیرانی سے بولا۔۔

آج بھی ہیں کچھ ایسی نیک سیرت لڑکیاں اور یہ سب خصوصیات میں" نے ماہین کی خصلت میں دیکھی ہیں میں ایسے ہی لڑکی کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں، یا پھر تمھاری نویرہ۔۔!! اُسے کہو یہ چند باتیں اپنی شخصیت "کا حصہ بنالے اور آجائے تمھاری زندگی میں۔۔

والدہ فرحانہ بیگم اپنی یہ بات بڑی بے فکری اور پر اطمینان سے لہجے میں بولی تھی یہ سوچے بنا کہ ماہین کا ذکر آگر اظہر پر ناگوار گزرا تو اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔۔ والدہ کی باتیں اظہر کے دل کو پھر سے سلگا گئی تھی ماہین کے ذکر پر وہ بے حد حیران ہوا اور سوچ میں پڑ گیا کہ بھلا ملازمین کا ہم سے کیا مقابلہ۔۔؟؟

یعنی آپ کو بس پر مینٹ ملازمہ چاہیے۔۔!! میری زندگی کی یہ قدرو قیمت ہے آپ کے سامنے کہ ایک ملازمہ کو میرے گلے باندھنا چاہتے ہیں آپ لوگ۔۔؟؟"

اظہر نہایت مایوسی اور افسوس کا لہجہ اپناتے بولا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ اسکا خاندان ماہین جیسی لڑکی کی مثال اسکے سامنے پیش کرے گا۔۔

"نہیں میری جان ایسا نہیں کہتے کسی انسان کو محض اس کے پیشے کے سبب آپ حقارت کا سامان نہیں مان سکتے، اللہ نے سب کو ایک جیسا بنایا ہے برتری صرف تقویٰ پر ہے اور تقویٰ میں خصلت ہی نمایا کردار ادا کرتی ہے۔۔ماہین بہت اچھی لڑکی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔۔ میں تو چاہتی ہوں کہ مجھے ماہین جیسی بہو ملے۔۔ لیکن میں نے اپنے جملے میں کہیں بھی اس کے ملازمہ ہونے یا اسکے کام کا ذکر نہیں کیا بلکہ خصلت

بیان کی ہے اور ماہین جیسی بہترین خصلت کی حامل بے شمار لڑکیاں دنیا میں موجود ہیں۔۔ تمھارے لیے بھی میں ایسی ہی بیوی چاہتی ہوں جو "تمھارے لیے راحت کا سبب بنے نہ کہ رسوائی اور عذاب کا۔۔

مسلسل ماہین کا ذکر اب اظہر کے دل میں آگ اور جذبات میں غصے کو حاوی کر رہا تھا وہ مٹھیاں بھینچے ماتھے پر بل ڈال کر خود پر ضبط رکھے والدہ کی باتیں سن کر برداشت کر رہا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

تو آپ سیدھا سیدھا یہ کہنا چاہ رہی ہیں کہ نویرہ میرے لیے عذاب کا" "سبب بنے گی۔۔؟؟

والدہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ دبے دبے سخت لہجے میں جواب دیتا گویا ہوا تھا اسکا چہرہ بھی خود پر ضبط رکھتے سرخ پڑھ چکا تھا۔۔

"نہیں میری جان۔۔ تمھاری پسند ہے اچھی ہی ہو گی لیکن وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے تو اسے ہمارے روایات پر عمل درآمد کرنے کے لیے منانے کی کوشش کرو۔۔ اگر نویرہ ہمارے طور طریقوں کو اپنانے کے لیے تیار ہے تو جہانگیر خاندان بھی خوشی خوشی اسے قبول کرنے کے لیے بالکل تیار رہے گا۔۔"

"کتنی عجیب بات ہے ناں کہ آپ لوگ ایک نوکرانی کو میری بیوی بنانے کے لیے راضی ہو سکتے ہیں لیکن میری محبت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کو اپنی روایات یاد آجاتی ہیں۔۔"

آنکھوں میں نمی اور بے بسی لیے وہ افسوس بھرے لہجے میں بولا، اُسے امید تھی کہ شاید آج اسکی والدہ اسکا ساتھ دے گی مگر اسے آج بھی پچھلی بار کی طرح ناکامی کا سامنا ہوا۔۔

"اظہر پہلے تمھاری محبت موسیقی سے تھی تم نے کہا تھا کہ بس یہ ایک ضد ہم مان جائیں تو اس نے بعد تم کسی چیز کے لیے ہمیں مجبور نہیں کرو گے وہ ضد بھی تمھاری کتنی مشکل سے پوری کی تھی ہم نے لیکن اب ہر بار ہر بات تو نہیں مان سکتے ناں۔۔ تمہیں بھی اپنے خاندان کا اور اسکی روایات کا سوچنا چاہیے۔۔"

والدہ فرحانہ بیگم نے بھی سرد اور سنجیدہ لہجے کو اپناتے اپنا جملہ مکمل کیا جسے سن کر وہ بنا کسی رد عمل کے اپنی جگہ سے طیش میں اٹھا اور زینے چڑھتا اپنے کمرے کی جانب روانہ ہوا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

جھانگیر مینشن میں رات کے کھانے کی میز تیار ہو چکی تھی سب موجود تھے سوائے اظہر کے، جس کی کمی سب محسوس کر رہے تھے اور والدہ تو وجہ سے بھی واقف تھی لیکن خاموشی تھی۔۔

اظہر کھانے پر کیوں نہیں آیا۔۔ کہیں گیا ہے کیا۔۔؟؟ بلاؤ "اُسے۔۔؟؟"

اظہر کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے بلاآخر سربراہی کرسی پر براجمان وجاہت جھانگیر نے اپنی زوجہ سے سوال کیا۔۔

وہ نہیں آئے گا۔۔!!"فرحانہ بیگم نظر جھکائے سرد لہجے میں بولی جس" پر صالحہ بیگم کو بھی تعجب سا ہوا۔۔

لیکن کیوں۔۔خیریت۔۔؟؟"وجاہت جہانگیر اب ماتھے پر بل" ڈالے اپنی بیگم کی جانب نظریں کیے سرد لہجے میں پھر سوال کرنے لگا۔۔

"کیونکہ وہ پھر سے نویرہ کی ضد لگائے بیٹھا ہے۔۔"
نظریں اٹھاتی فرحانہ بیگم وجاہت جہانگیر کو جواب دے گئی جسے سن کر وجاہت صاحب ہاتھ سے چمچ پلیٹ میں چھوڑتا نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

کیا۔۔؟؟ تمھاری بات ہوئی ہے اس سے۔۔؟؟ تم نے اسے سمجھایا"
"نہیں۔۔؟؟
صالحہ بیگم نے بے ساختہ اپنی بہو فرحانہ بیگم کو مخاطب کیا۔۔

سمجھانے کا فائدہ نہیں ہے اسے اسکے حال پر چھوڑ دو۔۔"اس سے پہلے "
کی فرحانہ بیگم کوئی جواب دیتی وجاہت جھانگیر نے اپنی والدہ اور زوجہ
کو مخاطب کرتے بات کو مختصر کیا اور پھر سے کھانا تناول کرنے میں
مصروف ہو گیا۔۔
لیکن وجاہت وہ اولاد ہے تمھاری ایسے غفلت نہیں برت سکتے "
تم۔۔!!" صالحہ بیگم جو اپنے پوتے اظہر کی فطرت سے واقف تھی
مستقبل کے خدشات سے ڈرتے اب اپنے بیٹے کو ہدایت کرنے لگی۔۔

امی وہ ایک آدھ دن میں خود ہی ٹھیک ہو جائے گا جیسے پہلے ہوا تھا۔۔"
"آپ لوگ کھانا کھائیں اور پریشان مت ہوں۔۔

وجاہت جہانگیر اُسی طرح لاپرواہی سے دوبارہ جواب دیتا گویا ہوا جس

پر صالحہ اور فرحانہ بیگم بھی خاموش ہو چکی تھیں لیکن ان کے دل میں

کئی خدشات جو جنم لیے ہوئے تھے اب بھی اسی طرح موجود تھے۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

والدہ سے بحث کے بعد اظہر اپنے کمرے میں بستر پر خود کو گراتا پھر سے

بے اختیار سا ان دو گہری سبز آنکھوں کے بارے میں سوچنے لگا جو اسے

یک دم اپنی جانب کھینچے متوجہ کر گئی تھیں۔۔وہ خود کو اب بھی اسی لمحے

میں محسوس کر رہا تھا جب ماہین اسکا راستہ روکے اسکے پاس پہنچی تھی۔۔

سیاہ عبایا پہنے وہ اپنے پور پور کو پردے میں ڈھکی ہوئی تھی لیکن اسکی وہ آنکھیں جو بے حد پر کشش تھیں۔۔اور کسی کا ایمان بھی پل میں ڈگمگا سکتی تھیں۔۔۔

آنسوؤں سے بھری وہ گہری سبز آنکھیں اظہر کی توجہ پل میں اپنی جانب مبذول کر گئی تھیں۔۔اور وہ محض دو لمحوں کا منظر اب تک اظہر کے جذبات میں طلاطم برپا کیے ہوئے تھا۔۔

ماہین ایک عام سی کم عمر اظہر کے گھر میں کام کرنے والی ملازمہ تھی جو بخت کے تحت پر بیٹھے اس شہزادے کو زندگی میں پہلی بار اس قدر بے چین کر گئی تھی۔۔

اظہر کو تو نویرہ سے محبت تھی۔۔تو پھر ماہین اس کے حواسوں پر کیوں سوار ہوئے جارہی تھی۔۔اس طرح کہیں وہ نویرہ سے بے وفائی تو نہیں کررہا۔۔ایک انسان کو ایک وقت میں دو لوگوں سے محبت کیسے ہو سکتی ہے یا وہ اب تک محبت کو ٹھیک سے سمجھ نہ پایا تھا۔۔آنکھوں کے سامنے وہ منظر دیکھتے اب مسلسل یہی سوچ کر پریشان ہوئے جارہا تھا۔۔

ماہین کے ذکر پر تو اظہر کو غصہ آیا تھا تو پھر دل کیوں اس غصے کی نفی کررہا تھا۔۔؟؟ وہ لیٹے لیٹے کئی سوالات میں الجھتا جارہا تھا شام کا واقعہ، والدہ کی باتیں، نویرہ سے انکار، اور ماہین کا ذکر سب کچھ ایک ہی وقت میں اسکے ذہن میں گردش کرتا اسے حد سے زیادہ دباؤ اور پریشانی میں مبتلا کررہا تھا۔۔اس کے دل و دماغ کے بیچ آج عجیب سی جنگ چھڑی تھی اور ایسا آج سے پہلے کبھی نہیں نہ ہوا تھا۔۔

بلا آخر وہ پریشان اور الجھن کا شکار بیڈ پر آٹھ بیٹھا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر گھونٹ بھرنے لگا۔۔
پانی پی کر وہ ایک لمحے کو آنکھیں میچھنے کے بعد اب بلیزر کوٹ کی جانب بڑھا جو صوفے پر رکھا تھا کوٹ سے موبائل نکالے نویرہ کو کال ملا گیا۔۔

ہیلو فری ہو گئے۔۔؟؟"نویرہ جو اپنے بیڈ پر لیٹی کال موصول ہونے پر" فوراً اٹھا کر پہل کرتی بولی۔۔

کل ہم شادی کر رہے ہیں۔۔"اظہر سرد لہجے میں بنا کچھ سوچے سمجھے" اپنا جملہ ادا کر گیا شاید اس کے ذہن نے یہی فیصلہ ٹھیک سمجھا تھا۔۔

کیا۔۔؟؟مطلب تمھارے گھر والے مان گئے۔۔؟؟"وہ اسکی بات پر " شدید حیرانی میں سوالیہ بولی۔۔گویا وہ ابھی اس کے لیے تیار نہ تھی اور نہ ہی اسے اتنی جلدی اس بات کی امید تھی۔۔

نویرہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کل ہم کورٹ میرج کریں گے۔۔"""
اپنی بات کی ٹھیک سے وضاحت کرتے وہ نہایت سنجیدگی سے بولا جس میں نویرہ کے لیے اسکے سوال کا جواب پوشیدہ تھا۔۔

کیا۔۔۔؟؟ایک منٹ مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ ہوا کیا ہے اچانک ایسا کیوں" کہہ رہے ہو۔۔؟؟"وہ پھر حیرت سے بولی۔۔

کیوں کہ پانی سر سے اوپر جا چکا ہے اور آج حقیقت آشکار ہوئی ہے مجھ "
پر کہ میرے گھر والے کبھی تمھارے لیے راضی نہیں ہوں گے۔۔
یوں لگ رہا ہے کہ انھیں عجب سا تعصب ہے تم سے اور میں جانتا ہوں
"مزید انکا دماغ اس ملازمہ نے خراب کر دیا ہے۔۔

کیا کہہ رہے ہو کون ملازمہ۔۔؟؟ اظہر مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ"
رہا ہے دیکھو آگر تمھاری فیملی سے کوئی بحث ہوئی ہے تو پلیز جسٹ کول
"ڈاؤن۔۔

نویرہ یہ کول ہونے کا وقت نہیں ہے۔۔بہت انتظار کر لیا انکی "
رضامندی کے چکروں میں۔۔بس اب اور نہیں۔۔!!" اسکی ناواقفیت

اور ایسے غیر تسلی بخش جوابات اب اظہر کو مزید طیش دلا رہے تھے وہ سخت اور رعب دار آواز میں گویا ہوا۔۔

"ہم کل مل کر بات کرتے ہیں ناں۔۔ابھی تم جذبات میں آکر کوئی فیصلہ یا کوئی قدم مت اٹھاؤ کیونکہ میں جانتی ہوں جب تم غصہ ہوتے ہو تو کوئی بھی نقصان دہ فیصلہ کر جاتے ہو۔۔"

"اس فیصلے میں کوئی نقصان نہیں ہے تم صرف مجھے بتاؤ کہ کل مجھ سے شادی کرو گی یا نہیں۔۔ہاں یا ناں۔۔" اسکا غصہ اتنا نہیں تھا جتنا اب نویرہ کے جوابات سے اسے آنے لگا تھا وہ شدید جذبات ظاہر کرتے غصے میں پھر سے بولا۔۔

"!! میں"سوری اظہر میں اس فیصلے میں تمھارے ساتھ نہیں ہوں۔۔ نے تم سے کہا تھا کہ جب فیملی راضی ہو گی تبھی شادی کروں گی کیونکہ اپنی فیملی کو کھو چکی ہوں اب ایٹ لیسٹ اس فیملی کو ناراض کرتے ہوئے پانے سے پہلے کھونا نہیں چاہتی۔۔ پلیز تم تھوڑا ٹھنڈے دماغ سے سوچ کر تھوڑا صبر۔۔"

"سمجھ گیا میں۔۔ مجھے میرا جواب مل چکا ہے۔۔۔" وہ نویرہ کی بات کاٹتے سرد لہجے میں جواب دیتا بولا۔۔

نویرہ کے انکار نے اظہر کے پیروں تلے سے زمین کھسکا دی تھی کیونکہ اسے امید تھی کہ شاید کوئی اسکا ساتھ نہ دے لیکن نویرہ اسکا ساتھ ضرور دے گی مگر اسکا یہ گمان غلط ثابت ہوا۔۔

Zubi Novels Zone

اظہر نہیں میری جان پلیز غلط مت سمجھنا۔۔"اسکے جواب پر اب نویرہ" کو بھی احساس ہوا کہ شاید وہ زیادہ اور غلط بول گئی ہے اور اسکا جواب اظہر کی توقعات کے برعکس ہے۔۔

"تمھیں اب صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔"

"اظہر میری بات سنو۔۔ہیلو۔۔اظہر۔۔"

وہ اپنا آخری جملہ ادا کرتا کال کاٹ کر موبائل پاور آف کرتے بیڈ پر پھینک گیا جبکہ نویرہ اسے پکارتے اور دوبارہ کالز کرتے رہ گئی۔۔

اس سارے فساد کی جڑ وہ ملازمہ ہے جو گھر والوں کی آئیڈل بنی ہوئی" ہے، تمھیں تو چھوڑوں گا نہیں میں۔۔نویرہ اور اپنے گھر والوں سے

ایک لمحے میں دور کر دیا تم نے مجھے۔۔بس صبح ہو جانے دو سارے حساب چکتا کر دوں گا تمھارے۔۔"

وہ مٹھیاں اور جبڑا بھینچے نہایت غصے میں ماہین سے بدلا لینے کا عزم ظاہر کرنے لگا تھا اب وہ آگے کیا کرنے والا تھا اس بارے میں بھی صرف وہی جانتا تھا۔۔

-------------- سونی رائٹس --------------

رات جیسے تیسے گزر کر اب اگلے دن کی صبح ہوئی تھی اور اس وقت صبح کے سات بج چکے تھے جبکہ اظہر فریش ہو کر اب اپنے جمنگ ایریا کا رخ کر گیا تھا۔۔

سلام چھوٹے صاحب جی۔۔"جمنگ ایریا میں ملازم اسکا نیر جی"
ڈرنک اور ٹاول پہنچاتے ہوئے خوشگوار انداز میں مخاطب کیا جسے سن کر
وہ جعلی مسکراہٹ ظاہر کیے سر اثبات میں ہلانے لگا۔۔

"سنو۔۔کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ لڑکی یہاں کام پر کس وقت آتی
ہے۔۔؟؟"
ملازم کو واپس جاتے دیکھ وہ اسے پکار لگاتا روک کر ماہین کے متعلق
سوال کرنے لگا جسکا نام کل سے نہ اس نے لیا تھا اور اسے یاد تھا۔۔

"صاحب جی آپ کس کی بات کر رہے ہیں یہاں تو چار لڑکیاں آتی
ہیں۔۔"ملازم کو اظہر کی بات سمجھ نہ آئی تھی وہ تعجب سے آنکھیں
چھوٹی کیے بولا۔۔

آرے یار وہ۔۔وہ بلی آنکھوں والی جو۔۔جو یہاں کام کرتی ہے۔۔"""

وہ آنکھیں میچھتے ماتھے پر ہاتھ رکھے سوچ میں پڑ کر وہی شناخت دیتا ملازم کو مخاطب کر گیا جس پر ملازم بھی دانت دکھائے بغیر نہ رہ سکا۔۔

اوا چھا ماہین بہن۔۔!! چھوٹے صاحب وہ نو بجے تک آتی ہیں دیگر "
"ملازمین سے پندرہ منٹ یا آدھا گھنٹہ پہلے آجاتی ہیں اکثر۔۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔"

ملازم اظہر کے کہنے پر ماہین کی تفصیلات دیتا جمنگ ایریا سے چلتا بنا تھا۔۔

اگر نو بجے آتی ہے تو مجھے اس کے گھر کے پاس ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے "یعنی ابھی پہنچنا ہو گا۔۔"

ملازم کے نظروں سے اوجھل ہوتے وہ سرد لہجے میں خود سے گویا ہوا اور اپنے ورزش کا ارادہ ترک کرتا دوبارہ اپنے کمرے کی جانب تیار ہونے کی غرض سے روانہ ہوا۔۔

---------------سونی رائٹس---------------

صبح کے سوا آٹھ بجے تھے اظہر جہانگیر خان سفید ٹی شرٹ پر سیاہ ہوڈی والی جیکٹ اور جینز کی پینٹ پہنے ہوئے تھاماتھے پر بکھرے بال ہاتھ میں برانڈڈ گھڑی جسے بار بار دیکھ کر وقت کا اندازہ لگاتا کیفیت میں

اضطراب اور غصہ لیے ہوئے اسی پسماندہ علاقے میں اپنی گاڑی کھڑی کیے اس میں سوار ماہین کی آمد کا منتظر تھا۔۔

اسکی نظر بار بار ہاتھ میں پہنے اپنی گھڑی اور سامنے گلی پر پڑھ رہی تھی جہاں وہ اپنی گاڑی میں پچھلے آدھے گھنٹے سے بیٹھا تھا۔۔
بلاآخر وہ یک دم چونک کر گلی کی جانب ماتھے پر بل ڈالے دیکھنے لگا جہاں سے عبایا پہنے ماہین اپنی اسکول یونیفارم میں ملبوس کمر پر بستہ ڈالے چھوٹی بہن رابعہ کے ساتھ آتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔

اسے آتے دیکھ اظہر فوراً منہ پر سیاہ ماسک چڑھائے اپنی گاڑی سے اتر کر اس کے قریب پہنچا۔۔

"ہیلو۔۔ہاؤآریو۔۔؟"

ماہین کے سامنے کھڑا ہو کر اسے مخاطب کر گیا جس پر ماہین تعجب سے دیکھ رہی تھی جبکہ اظہر اپنا جملہ ادا کرنے کے بعد یہاں وہاں نظریں دوڑا کر اپنا ماسک ایک لمحے کے لیے نیچے کر گیا تاکہ ماہین اسے پہچان لے۔۔

یہ کون ہیں۔۔انہیں میں نے کہیں دیکھا ہے۔۔"رابعہ اظہر کو دیکھتے" سوچ میں پڑتی بہن سے گویا ہوئی جس نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔رابعہ اسے پہنچاتی تھی کہ وہ ایک مشہور سنگر ہے لیکن اسے یقین نہیں تھا کیونکہ کبھی سوچا نہیں ہوگا کہ وہ اس کے سامنے اس علاقے میں آئے گا اسے لگا گویا یہ شخص کوئی اسکا ہمشکل ہے۔۔

چھوٹے صاحب جی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟"ماہین اسے یہاں" ایسے ڈھکے چھپے مشکوک حال میں دیکھ کر حیرت سے دریافت کرنے لگی۔۔

"تمھیں گھر لے جانے کے لیے لینے آیا ہوں کہ کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہ ہو کل جو بھی ہوا اس کے بعد کم از کم آج یہاں آنا میرا فرض تھا یہ سوچ کر کہ کہیں وہ سرونٹس اپنی جاب چلے جانے کا بدلا تم سے نہ لے لیں اس لیے لینے آیا ہوں۔۔"

وہ بات کو توڑ مروڑ تا جھوٹ بول رہا تھا۔۔اسکا ارادہ کچھ اور تھا جس سے ماہین بالکل ناواقف تھی۔۔

Zubi Novels Zone

نہیں نہیں شکریہ صاحب جی کوئی مسلہ نہیں ہے آپ جایئے ہم بر" وقت پہنچ جائیں گے۔۔!!"ماہین دوٹوک انکار کرتے اسے خالی ہاتھ ناکام واپس رخصت کرنے لگی۔۔

آرے ایسے کیسے ابھی میں آیا ہوں اور مجھے اکیلے بھیج رہی ہو۔۔واپس" اکیلے جانے کا کیا فائدہ۔۔؟جب جانا ہی ایک منزل پر تو پھر ساتھ کیوں "نہیں۔۔؟؟

نہیں صاحب ہماری منزل ایک نہیں ہے۔۔!!اصل میں مجھے رابعہ " کو اسکول چھوڑنا ہے اس کے بعد میں کام کے لیے روانہ ہوتی ہوں اس "!!لیے آپ کو اکیلے ہی واپس جانا پڑے گا۔۔

Zubi Novels Zone

ماہین کی سرد لہجے میں سنجیدہ جوابی اور انکار سے اظہر کو اپنا کھیل شروع ہونے سے پہلے بگڑتا ہوا نظر آنے لگا۔۔

اس میں کونسی اتنے بڑے مسلے والی بات ہے ہم رابعہ کو بھی سکول" "ڈراپ کر دیتے ہیں کیا کہتی ہو مس رابعہ۔۔؟؟

اظہر رابعہ کی جانب نظریں کیے اسکا سر سہلاتا مخاطب کرنے لگا جو الجھن کا شکار ماہین اور اظہر کی بحث کو حیرانگی سے سن رہی تھی۔۔

جی جی بھائی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔"رابعہ چونکہ بچی تھی اس" لیے اسکی جانب سے نیکی اور پوچھ پوچھ والا معاملہ ہونا تھا اور اظہر اسی کا فائدہ اٹھانے لگا۔۔

ہاہاہاہا تو چلو پھر۔۔"رابعہ کے معصومانہ رد عمل پر اظہر قہقہہ لگاتا اسکی کمر سے بستہ اتار کر گاڑی کی جانب پلٹا۔۔

رابعہ روکو۔۔"رابعہ گاڑی کی نشاندھی پر دوڑتی گاڑی کے پاس پہنچی" جسے ماہین پکار کر بھی نہ روک سکی جبکہ اظہر کے بڑھتے قدم رک کر واپس ماہین کی جانب پلٹے۔۔

تم بھی آجاؤ یار کیا خواہ مخواہ کی ضد۔۔؟؟"وہ پلٹ کر ماہین کو مخاطب" کرتے ہوئے گاڑی کی جانب اشارہ کر گیا جو اپنی بہن رابعہ سے مجبور ہو کر آج پھر اسکی گاڑی میں سوار ہونے لگی۔۔

گاڑی میں رابعہ اپنی بہن کے ہمراہ پیچھے بیٹھی گود میں بستہ رکھے وہ کھڑکی سے ارد گرد جھانک کر لطف اندوز ہو رہی تھی آج سے پہلے کبھی وہ اس

طرح کی گاڑی میں نہ بیٹھی تھی۔۔جبکہ اظہر بھی اب اپنی سیٹ بیلٹ باندھ کر اوپر آئینے میں ماہین کی آنکھیں دیکھتا گاڑی اسٹارٹ کرتے روانہ ہوا۔۔

آپی یہ بھائی کتنے پیارے ہیں ناں۔۔"گاڑی راستے پر رواں دواں تھی" اظہر بھی اپنے چہرے سے ماسک نیچے کر چکا تھا جسکی خوبصورتی کو دیکھ کر معصوم رابعہ بھی اپنی بہن سے مدھم آواز سے اظہر کی تعریف میں بولی تھی۔۔

سلیقے سے خاموش بیٹھو۔۔"ماہین اپنی بہن کا سر دوپٹے سے جو سرک" گیا تھا ڈھانپتی اسے ہدایت دینے لگی۔۔اظہر بھی اپنی تعریف سن کر مدھم مسکرایا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لو تمھارا اسکول آگیا مس رابعہ۔۔!!"ماہین کے بتائے ہوئے پتے پر" پہنچ کر وہ سرکاری اسکول سے کچھ فاصلے پر اپنی گاڑی روکتا بولا۔۔

شکریہ بہت مزہ آیا بھائی خدا حافظ۔۔!!خدا حافظ آپی۔۔"رابعہ اپنا" بستہ لیے الوداع کہتے گاڑی سے اتری تھی۔۔

خدا حافظ بچہ۔۔"اظہر بھی اسے جواب دیتا اب گاڑی وہاں سے بھی" روانہ کر گیا تھا۔۔

کچھ دیر گزری تھی ماہین کا دھیان کھڑکی سے راستے پر تھا جو اسے کچھ نیا نیا سا محسوس ہوا گویا وہ اس راستے سے پہلے نہ گزری تھی۔۔

"یہ مجھے لگتا ہے آپ غلط جا رہے ہیں گھر کی طرف کا راستہ یہ نہیں ہے۔۔!!"بلا آخر راستے کے متعلق الجھن کو وہ اظہر کے سامنے بیان کرتی گویا ہوئی جسے سن کر اظہر کے چہرے پر شاطرانہ سی مسکراہٹ ظاہر ہوئی۔۔

"جانتا ہوں۔۔ تمھاری عقل ٹھکانے لگانی ہے۔۔ وہیں لے جا رہا ہوں تمھیں۔۔!!"وہ اپنے ارادے سے اب بلا آخر ماہین کو واقف کرا تا اسکے پیروں تلے سے زمین کھینچ گیا۔۔

"کک۔۔ کیا کیا مطلب ہے؟؟ کیا کہنا چاہ رہے ہیں آپ۔۔؟؟"اظہر کی بات سن کر اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی اسے محسوس ہوا کہ

جس بات کا ڈر تھا وہی ہو رہا ہے اسی لیے وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتی تھی۔۔

تمہیں سبق سکھانا چاہتا ہوں۔۔ایک یادگار سبق۔۔!!"اظہر آپنے" سامنے آئینے میں دیکھتا دانتے بھینچتے بولا۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہیں گاڑی روکیں۔۔میں نے کہا گاڑی روکیں" ورنہ میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی۔۔"وہ آنکھیں پھاڑے کانپتی ہوئی اظہر سے چلاتے گویا ہوئی تھی اسکا دل حلق سے اچھل کر باہر آنے کو تھا۔۔

دروازے سارے لاکڈ ہیں کہیں نہیں جاسکتی تم۔۔"وہ گاڑی کی اسپیڈ بڑھاتے بڑے اطمینان سے مسکراتے بولا۔۔

کیا کرنا چاہتے ہیں کیوں کر رہے ہیں کیا قصور ہے میرا۔۔؟؟"ماہین دوبارہ بے بسی کے عالم میں اس پر دبی دبی سی چیخی تھی اسے واقعی اپنا جرم نہیں پتا تھا اور نہ وہ حقیقت میں مجرم تھی اظہر کے گھر والے اسے پسند کرتے اسکے گن گا رہے تھے اور یہی اسکا سب سے بڑا جرم بن گیا تھا جسکی شاید اسے آج سزا ملنے والی تھی۔۔

خاموش ہو جاؤں ورنہ اس پستول کی ساری گولیاں تمھارے دماغ میں اتار دوں گا۔۔!!"بلا آخر اظہر اسکی باتوں سے اکتاہٹ کا شکار ڈیش

بورڈ سے پستول نکالتا پلٹ کر اسکی جانب اشارہ کرتے ہوئے دھمکانے لگا جسے دیکھ کر ماہین کی بچی کچی جان بھی نکلنے کو آئی تھی۔۔

۔

۔

پرسکون اور خاموش رہنا بہتر ہے۔۔یوں شور مچانے سے ماحول میں تم خود ہی وحشت پھیلا رہی تھی۔۔ "!!"

وہ ڈیش بورڈ میں اپنا ہتھیار واپس رکھے کچھ دیر خاموش کے بعد اوپر آئینے میں ماہین کی آنکھوں کو دیکھنے لگا جو خوف کے سبب کچھ سہمی ہوئی تھیں جسے دیکھتے ہی اظہر بیزاری سے گہری سانس اندر کھینچے سرد لہجے میں بولا۔۔اپنی بات کے دوران اسکا موبائل بجنا شروع ہوا تھا جس پر وہ پاس رکھے آئیر بڈز کانوں میں ڈال کال ریسیو کر گیا۔۔

ہیلو۔۔!!"وہ فیاض سے کال پر پہل کرتا گویا ہوا۔۔"

"کہاں تک پہنچے۔۔؟؟"

"میں راستے میں ہوں۔۔"

اچھاوہ تمھارے ساتھ ہے۔۔؟"فیاض کواظہر کے ارادے کا علم تھاوہ"

ماہین کے حوالے سے دریافت کرتا گویا ہوا تھا۔۔

یس۔۔!!"اسے مختصر مثبت جواب دیتا آگاہ کرواگیا۔۔"

ٹھیک ہےاُسے اعتماد میں لینے کی کوشش کرواور اسے ہر گزمت ڈرانا"

"!!ورنہ تمھاراسارا پلان خراب ہو سکتا ہے۔۔

اوڈیم اٹ اس بات کی طرف تو میرا دھیان ہی نہیں گیا۔۔" وہ اپنا سر پٹختا پشیمانی سے بولا جسکی گفتگو پیچھے موجود وہ لڑکی بھی سن رہی تھی مگر سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

"کیا مطلب دھیان نہیں دیا خیال رکھنا چاہیے تمہیں ورنہ اپنی منزل بھول جاؤ۔۔!!"

"ہاں ہاں ٹھیک ہے سمجھ گیا۔۔اب فون رکھتا ہوں۔۔"

گفتگو مختصر کرتے گویا ہوا جس پر فیاض بھی ٹھیک ہے کا جواب دے کر کال منقطع کر گیا۔۔

"اا۔۔ا۔دیکھو میرا مقصد تمہیں ڈرانا نہیں تھا،اصل میں تحمل سے بیٹھ کر مجھے تم سے کچھ اہم بات کرنی ہے وہیں لے جا رہا ہوں تمہیں اینڈ آئی ہوپ کہ تم میری بات کو سمجھو گی۔۔"

وہ نظر اٹھائے جھجھکتے اس بار کچھ قدرے نرمی سے بولا تھا وہ بھی صرف فیاض کے کہنے پر جسے سنتے ماہین حیران ہوئی مگر کوئی جواب یا ردِ عمل ظاہر نہ کیا۔۔

طویل راستہ طے کرتے ہوئے بلآخر منزل پر پہنچ گئے اور وہ اپنی گاڑی کا ہارن بجا کر گارڈز سے مین گیٹ کھلواتا گاڑی ایک بنگلے میں داخل کر گیا۔۔

گاڑی بنگلے میں داخل کر کے کھڑی کرتا اب سیٹ بیلٹ کھولے گاڑی سے اترا اور ماہین کی جانب کا دروازہ کھولنے لگا جس کا دل اب بھی ڈوب رہا تھا دھڑکنیں اپنی رفتار سے تیز تھیں چہرے پر خوف اور کیفیت میں شدید ڈر تھا گویا اگلے ہی لمحے اس کے ساتھ کچھ غلط ہونے والے ہے۔۔

"چلواب بالکل پرامن طریقے سے گاڑی سے اترو اور میرے ساتھ آؤ۔۔" ماہین کی آنکھوں میں مسلسل خوف سے وہ اب پریشان سا ہوا تھا۔ مدھم سے نرم لہجے میں اسے مخاطب ہوتا گاڑی سے باہر آنے کا کہہ گیا۔۔

وہ خوف کی کی ماری سہمی ہوئی اب ہلکی ہلکی حرکت میں آنا شروع ہوئی اور گاڑی سے اتر کر اسکے ساتھ بنگلے کے لاؤنج میں پہنچی جو خوبصورت تھا مگر اس کے لیے باعثِ وحشت تھا وہاں کچھ ایک درجن پر مشتمل ملازمین بھی موجود تھے مگر سب اپنے کاموں میں خاموشی سے مصروف تھے۔۔

"اسلام و علیکم صاحب جی۔۔"!!

"سلام صاحب جی، سلام بیگم صاحبہ۔۔"

لاؤنج میں اظہر کی آمد پر اسکا خاص ملازم دوڑتا اس کے پاس پہنچا اور مؤدبانہ انداز میں سلام پیش کرنے لگا جبکہ دوسرا ملازم ماہین کو جو آج بھی سیاہ عبایا میں پوری ڈھکی ہوئی تھی تعجب سے دیکھتے سلام میں مخاطب کرتا گویا ہوا دونوں ملازمین کو محض سر اثبات میں ہلاتے اظہر نے جواب دیا اور ایک کمرے میں روانہ ہوا جسے جاتے دیکھ کر ملازمین خباثت بھری مسکراہٹ لیے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور اتنے میں فیاض بھی جو بنگلے میں موجود تھا اظہر کی گاڑی دیکھ کر لاؤنج میں داخل ہوا اور ملازمین کو ماتھے پر بل ڈالے مشکوک نگاہوں سے دیکھنے لگا جس پر وہ منتشر ہو کر دوبارہ اپنے کاموں میں مصروف ہوئے۔۔

!!آؤ یہاں بیٹھو۔۔"

"میں نے کہا بیٹھ جاؤ۔۔"

اظہر اسے کمرے میں لا کر اصرار کرتا صوفے پر بیٹھا گیا اور خود بھی ٹیبل پر اسکے بالکل سامنے بیٹھا۔۔

دیکھو میں تمھیں چوٹ یا، تکلیف دینے، کچھ برا کرنے یا نقصان" پہنچانے کے ارادے سے نہیں لایا ہوں۔۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا صرف بات کرنی ہے۔۔!"

اسکے سامنے اسکی ہری پراسرار آنکھوں میں آنکھیں گھاڑے سنجیدگی سے بولا جسے وہ خوف کے عالم میں ماتھے پر بل ڈالے سن رہی تھی۔۔

آپ نے کہا مجھے سبق سکھانا چاہتے ہیں؟؟آخر میرا کیا قصور ہے؟"وہ سہمے لہجے میں تعجب ظاہر کرتے بولی۔۔

نہیں سبق مجھے تمھیں نہیں اپنے گھر والوں کو سکھانا ہے بس مجھے تم سے ایک فیور چاہیے۔۔!!"وہ اسے اعتماد میں لینے کی کوشش کرتا نرمی سے بولا۔۔

کک۔کیسا فیور۔۔؟"وہ مدھم سے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھنے لگی۔۔"

"!!میں تم سے یہیں اِسی جگہ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔"
اظہر نے بہت اطمینان اور تحمل مزاجی سے اتنی بڑی بات کہہ دی تھی جس پر ماہین کے تیور بھی یک دم بدلے۔۔

کیا۔۔؟؟دماغ خراب ہو گیا ہے یا کوئی کھیل تماشہ چل رہا ہے"

یہ۔۔؟؟نکاح کا فیور؟؟نکاح کو آپ جیسے لوگوں نے شاید مزاق سمجھ لیا ہے۔۔اندازہ بھی ہے کہ کیا کہہ۔۔"

"تم بیٹھ تو جاؤ کھڑی کیوں ہو گئی۔۔بیٹھو گی تو بات کروں گا اپنا موقف بیان کروں گا ناں۔۔"

ماہین غصے میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتی اظہر کو جھاڑ پلانے لگی کہ اظہر نے اسکی بات کاٹتے پھر تحمل کا مظاہرہ کیا مگر اسکے اندر تو کل رات سے اس قدر غصے کا لاوا ابل رہا تھا جس سے صرف وہی واقف تھا۔۔

مجھے سب سے پہلے تو یہ بتائیے کہ نکاح کا خیال آپ کو کیوں آیا۔۔"

"ہمت بھی کیسے ہوئی آپ کی۔۔

ماہین اسکی بات کاٹنے پر بھی نہ چپ ہوئی تھی اور نہ اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔۔

پاگل لڑکی کچھ بھی بولے جا رہی ہو نکاح میں ہمت کا کیا کنیکشن "

"۔۔؟؟؟نکاح میں کونسی برائی ہے۔۔؟؟

ماہین کے منفی رد عمل پر اب وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا جبڑا بھینچتے گویا ہوا۔۔

"آپ جیسے امیر زادے اِسے برائی بنا دیتے ہیں۔۔ کیا خبر اسمیں بھی کوئی مفاد چھپا ہو۔۔ بھروسہ اب دوبارہ ہر گز نہیں کروں گی میں۔۔"

وہ اپنی ہری آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے غصے سے بولی تھی جس کی بات اور لہجے پر اظہر بھی حیران ہوا۔۔

اوا چھا۔۔لگتا ہے تمھارے پاس واقعی دماغ کی کمی ہے۔۔کیونکہ اگر" دماغ ہوتا تو یہ ضرور سوچتی کہ تم اس وقت ایک خالی بنگلے میں میرے رحم و کرم پر ہو اور اس وقت کمرے میں میرے ساتھ اکیلی بیٹھی ہو۔۔ آگر میرے کوئی مفادات ہوتے تو انھیں میں یہاں ویسے بھی پورا کر سکتا تھا نکاح کی جتن کرنے کی ضرورت نہیں تھی مجھے۔۔ تمھارے ساتھ سب کچھ کر سکتا ہوں اس وقت اور کسی کو نہ خبر ہو گی نہ کوئی مجھ سے بازپرس کرے گا۔۔

جواباً اظہر بھی سخت لہجے میں ماتھے پر بل ڈالے ایک قدم بڑھاتے اسکے قریب ہوا جس پر ماہین دو قدم پیچھے ہٹی۔۔

تو پھر کیا سمجھوں میں ؟ کیوں کرنا چاہتے ہیں آپ مجھ سے شادی۔۔؟"

کیوں اپنے اعلیٰ نام کو ہم حقیر سے لوگوں سے جوڑنا چاہتے ہیں ایسی کیا وجہ ہے کہ کل تک آپ مجھے جانتے نہیں تھے اور ایک ہی رات میں نکاح پر راضی ہو گئے۔۔؟"

ماہین نے بھی جواباً اُس سے سوالات کیے جو کہ اظہر کی نظر میں بجا تھے مگر اس وقت اس کے پاس ماہین کے سوالات کے جوابات نہیں تھے اور نہ وہ اپنا ارادہ ظاہر کرنا چاہتا تھا۔۔

جواباً صرف یہی کہوں گا کہ میرے گھر والے تمھیں پسند کرتے ہیں"

"بسس۔۔

اظہر نے اپنے دل میں پوشیدہ چال اور حقیقت کو چھپا کر جھوٹ کہا یہ حقیقت تھی کہ اظہر کے گھر والے ماہین کو پسند کرتے تھے مگر اس وقت یہ بات نکاح کی وجوہات میں شامل نہیں تھی۔۔

"اور اگر میں نے انکار کر دیا تو۔۔؟"

ماہین کو اظہر کی جواباً بتائی گئی وجہ تسلی بخش نہ لگی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ بات جتنی سادہ اور آسان لگ رہی ہے اتنی ہے نہیں۔۔

Zubi Novels Zone

"تو پھر میں یہیں تمھارا خاتمہ کر دوں گا کیونکہ آگر تم میری نہ ہوئی تو اپنی بھی نہ رہو گی۔۔ لیکن راضی ہو جاؤ گی تو تمھارا فائدہ ہے دولت شہرت عزت رتبہ پیسہ ہر چیز تمھارے قدموں کی زینت بن جائے گی"۔۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے خدارا مجھے جانے دیں۔۔"

وہ اظہر کی ضد و جنونیت سے بلا آخراب ہار مانتی اپنے ہاتھ جوڑ کر التجاء کرتی گویا ہوئی تھی۔۔

"اب ایسا ممکن نہیں ہے ہم ساتھ ہی جائیں گے نکاح ہو گیا تو زندہ ورنہ ہم سے کوئی ایک بچے گا خود کو مار کر میں تم پر الزام بھی لگا سکتا ہوں۔۔ اس لیے سوچ سمجھ کر فیصلہ لینا کیونکہ میں پاگل ہوں ابھی بڑے طریقے اسے پیش آرہا ہوں تو میری بات بھی پر آمن طریقے سے مان جاؤ۔۔اگر مان گئی کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا تمھیں اور نہ ہی پہنچنے دوں گا لیکن میری بات سے انکار کر دیا تو مسائل اور مصیبتوں کا طوفان آجائے گا تمھاری زندگی میں۔۔"

اسکی کی باتیں سن کر ماہین کو اس وقت مقابل میں کھڑا یہ شخص واقعی پاگل، غیر یقینی شخصیت کا مالک اور نفسیاتی سا محسوس ہوا تھا جس کی ایک بات کا دوسری بات سے تعلق نہیں، جسکے پل کا بھروسہ نہیں، جسکے پاس اپنے فیصلے سے متعلق کوئی ٹھوس وجہ نہیں، جس کے اگلے قدم کی خبر نہیں، جسے اپنے آپ کا علم نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔

"اگر مجھے میرے ماں بابا کی فکر نہ ہوتی تو ابھی اِسی وقت اُس گاڑی میں رکھے پستول کی ساری گولیاں خوشی خوشی اپنے سر میں اتار دیتی۔۔۔"

ماہین مکمل ہار مان چکی تھی اسے علم ہوا تھا کہ وہ بری طرح پھنس چکی ہے اور ہامی بھرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔۔ وہ بے بسی

کے عالم میں اپنی بات کہتے گویا ہوئی اس دوران اسکی آنکھوں سے آنسو چھلکے تھے۔۔

ہمم ویری گڈ یعنی تم راضی ہو۔۔اچھا فیصلہ ہے۔۔کوئی ہوشیاری" "مت کرنا پلیز۔۔ تھوڑی دیر میں تمہیں لینے آؤں گا میں۔۔

وہ اسکے آنسوؤں پر بھی نہ پگھلا تھا فاتحانہ انداز میں جواب دیتا کمرے سے روانہ ہوا اس کے جاتے ہی ماہین کے پیر یک سر لڑکھڑائے جس کے باعث وہ توازن کھوتی زمین پر بیٹھی اور اپنی بے بسی پر آنسو بہا رہی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

سہ پہر کا وقت ہو چکا تھا ماہین کی رضامندی پر جو نکاح کی تیاریاں شروع کر دیں گئی تھی اب مکمل ہو چکی تھی اظہر اپنے دوست فیاض، رایان، قاضی صاحب اور دو ملازمین کے ہمراہ گیسٹ روم میں ماہین کی آمد کا منتظر تھا جبکہ کچھ زنانہ ملازمین ماہین پر چادر اوڑھے گیسٹ روم میں داخل ہوئے۔۔

تمام لوگوں کی موجودگی پر نکاح کی رسم کا آغاز کیا گیا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ماہین سلیم خان ولد سلیم خان آپکا نکاح اظہر جہانگیر خان ولد وجاہت جہانگیر خان سے بحق مہر پچیس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے۔۔؟؟" قاضی نے آخری مرتبہ ماہین سے اسکی زندگی کا اہم ترین سوال دہرایا تھا۔۔

قبول ہے۔۔!!"وہ آنکھیں میچھتے شدید کرب کی کیفیت میں ہامی" بھر پائی تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں مسلسل آنسو تھے۔۔

خان صاحب بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔"دستخط ودعا کے بعد" اظہر اپنے حلقہ احباب اور قاضی صاحب سے مبارکیں وصول کرنے لگا۔۔

آج ایک ملازمہ اپنے ہی مالک کے نکاح میں آئی تھی، آج ایک موسیقار اپنی ہی گھر کی ملازمہ سے نکاح کر کے اس کی زندگی کا حصہ بن چکا تھا، کہتے ہیں کہ جوڑے آسمانوں پہ بنتے ہیں یہاں سبب کوئی بھی ہو لیکن رب نے انہیں معجزاتی طور پر ایک کیا تھا۔۔

نکاح کے بعد ملازمہ ماہین کو دوبارہ کمرے میں لے گئی اور اُسے کھانا پیش کیا جس کا وہ تیسری دفع بھی انکار کر چکی تھی قاضی صاحب بھی اپنا فرض ادا کر کے رخصت ہوا جبکہ اظہر نے ماہین کو لے کر اب اپنے گھر جھانگیر مینشن کے لیے روانہ ہونے کا فیصلہ کیا۔۔ جانے سے قبل وہ لاؤنج میں فیاض سے سرسری گفتگو میں مصروف ہوتا اسکا ساتھ دینے کے لیے شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا۔۔

"نکاح تو کر لیا ہے اپنی ضد کے مطابق لیکن کہیں پھنس نہ جانا کیونکہ تمھارے خاندان میں بیوی چھوڑنے کا رواج نہیں ہے۔۔ فیاض لاؤنج میں اظہر کو اکیلے میں پاکر مخاطب کرتا بولا۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں اِسے جلد چھوڑ دوں گا فکر مت کرو۔۔"
اپنی محبت کے لیے تو میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔۔اور ابھی بھی یہ سب
اسی کے لیے کر رہا ہوں تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔!!"

ہاں ہاں جانتا ہوں مگر اب اگلا قدم کیا ہے۔۔؟؟ معاملات تو بہت
پیچیدہ لگ رہے ہیں۔۔" فیاض نے تعجب سے اسکے آگے کا ارادہ جاننے
کی کوشش کی۔۔

اگلا قدم اپنے گھر والوں کے سامنے اِسے ڈیگریڈ کرنا ہے تاکہ انھیں"
احساس ہو کہ رشتے گھر والوں کا آئیڈیل بننے سے نہیں بلکہ محبت سے
چلتے ہیں جو میں نویرہ سے کرتا ہوں۔۔"

"یار تو تم نویرہ کو بھی گھر والوں کی مرضی کے مطابق ڈھال سکتے تھے
ماہین کا استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟"

اظہر کی بات سنتے فیاض کی کو اسکا ارادہ مناسب نہیں لگا تھا۔۔

"میری جان میں نویرہ کو ایسی روایات پر مجبور نہیں کر سکتا جس کے لیے
میں خود تیار نہ ہوں وہ آج کے ماڈرن دور کی ماڈل ہے تمہیں کیا لگتا ہے
وہ مانے گی۔؟ کبھی نہیں اور میری کوشش ہے کہ اپنے گھر والوں کے
نظریے کے ساتھ ساتھ انکی روایات میں بھی کچھ تبدیلی واقع کر دوں
جو آج کے دور سے ہم آہنگ ہو۔۔"

وہ اپنی گفتگو کا اختتام کرتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں عبایا پر
چادر اوڑھے وہ مغموم سی صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چلو۔۔ساتھ لے چلوں تمہیں۔۔اب ہم گھر چلیں گے جہانگیر"
"!!ہاؤس۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوتا صوفے پر اس کے سامنے کھڑا ہوتا پینٹ کی
جیبوں میں ہاتھ ڈالے پر اطمینان بولا۔۔

مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔"وہ اظہر کی آواز سن کر اپنی جگہ سے کھڑی"
ہوئی اور التجاء کرتی بولی۔۔

"صبح لے جاؤں گا ابھی میرے ساتھ میرے گھر چلو۔۔"

نہیں بابا پریشان ہو رہے ہونگے۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے اظہر کی"
ایک اور بات ماننے سے انکار کر رہی تھی جس میں وہ ناکام تھی۔۔

نہیں ہوں گے پریشان میں کہہ دوں گا کہ تم کیسی کام کی وجہ سے وہ"
"آج رات جہانگیر ہاؤس میں رکو گی۔۔

یعنی ایک اور جھوٹ۔۔"وہ اظہر کے جملے پر ششدر رہ گئی۔۔"
دیکھو پڑے پیار سے پیش آرہا ہوں مجھے غصہ دلانے کی غلطی مت"
کرو۔۔جب کہہ رہا ہوں کہ سب ہینڈل کرلوں گا تو کرلوں گا کچھ غلط
نہیں ہو گا بس فلحال میرے ساتھ چلو۔۔بحث میں وقت ضائع نہ
"کرو۔۔

ماہین کے انکار پر وہ شیر کی مانند بپھرتا ہوا دبے لہجے میں غرایا اور
آخر میں اسکا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے نکالتا لان میں کھڑی گاڑی میں سوار

کر گیا اور خود بھی گاڑی اسٹارٹ کرتے بنگلے سے جہانگیر مینشن روانہ

ہوا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

"تم سے میں نے کہا تھا کہ کانفرنس روم میں مجھے تین بجے ملنا لیکن ملنا تو دور تم نے تو آنا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔" شام ڈھل چکی تھی صارم جو براؤن تھری پیس آفس سوٹ میں ملبوس اپنی گاڑی کو اسلام آباد کی سڑکوں پر دوڑاتا اپنے کام سے گھر جا رہا تھا کان میں ائیر بڈز لگائے فیاض سے برہمی ظاہر کرتا گویا ہوا۔۔

"یار میں نے تمھیں میسج کیا تھا کہ بزی ہوں۔۔"

فیاض بھی ڈرائیور کے ہمراہ گاڑی میں سوار اب اظہر کے بنگلے سے نکل کر گھر کی طرف رواں تھا۔۔

ویسے کہاں بزی تھے تم۔۔؟" صارم آئی بر واچکاتے سوالیہ بولا۔۔"

"!!اصل میں آج اظہر کا نکاح تھا تو اسی میں مصروف تھا میں۔۔"

"کیا؟ اظہر نے نویرہ سے یوں اچانک شادی کر لی؟؟؟"
فیاض کی خبر پر صارم آنکھیں پھاڑے شدید حیرانی میں گویا ہوا تھا کیونکہ اسے اس بات کی امید نہیں تھی اور سوچنے لگا کہ اسکا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا ہے۔۔

شادی تو کی ہے مگر نویرہ سے نہیں ماہین سے کی ہے اسکی ملازمہ تھی"

وہ۔۔!!"فیاض سرسری وضاحت دیتا بولا۔۔

فیاض کی بات پر وہ مزید حیران ہوتا اب بلا آخر اپنی گاڑی سڑک کے کنارے روک کر اسکی بات پر یقین کرنے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ اسے لگا کہ اسے سننے میں شاید کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔

کیا؟؟تم مجھے بار بار حیران کیے جا رہے ہو دو اور دو پانچ ہو سکتے ہیں" لیکن اظہر نویرہ کے بنا کسی سے شادی نہیں کر سکتا وہ بھی ملازمہ سے۔۔ "کبھی بھی نہیں۔۔

صارم نے فیاض کی کہی باتوں کو یہ سر ماننے سے انکار کر دیا۔۔

میں جانتا ہو بات قابل یقین نہیں ہے مگر یہی سچ ہے اور تم سے" گزارش کروں گا کہ اس وقت نویرہ کو اس بارے میں کچھ نہ بتانا کیونکہ اظہر اس سے اپنے طریقے سے بات کر کے سمجھائے تو بہتر ہے۔۔!!"

فیاض اسے حقیقت بتانے کے بعد اب کچھ سوچ میں پڑ گیا کہ اسے نہیں بتانا چاہیے تھا جس کے سبب اب وہ اسے سمجھاتے ہوئے گویا ہوا۔۔

"ڈونٹ وری کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔۔"

"تھینک یو سو مچ برو مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔"

فیاض اب مطمئن ہو کر گفتگو مختصر کیے اب کال کٹ کر گیا تھا۔۔

فیاض کی باتوں کو یاد کرتا صارم نے فاتحانہ مسکراہٹ ظاہر کی، گویا اسے بغیر زمین کھودے کوئی بڑا خزانہ مل گیا ہو۔۔

بہت زبردست کام کیا ہے تم نے اظہر۔۔!! بہت خاص انفارمیشن" ہے یہ۔۔مجھے بنا محنت کے منزل تک پہنچا دیا تم نے۔۔اب اس احسان کا بدلہ چکانا تو بنتا ہے چلو گھر جانے کے بجائے تمھارے احسان کا بدلہ چکاتے ہیں۔۔"

شاطرانہ انداز میں خود سے گویا ہوتا اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے واپسی کا راستہ ناپنے لگا۔

---------------سونی رائٹس---------------

شام مکمل ڈھل چکی تھی مصروف ترین دن کے بعد نویرہ اپنے بنگلے میں کچھ دیر آرام کے غرض سے کمرے پہنچی تھی گلابی شرٹ اور سفید پینٹ

پہنے لائٹ میک اپ میں بال کھلے رکھے اپنا ہنڈ بیگ صوفے پر رکھنے لگی اتنے میں اسکے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔ جس کے جواب میں ملازم نے اسے بتایا کہ اس سے ملنے صارم غوری آیا ہے اور گیسٹ روم میں اسکا منتظر ہے۔۔

ملازم کو رخصت کرتی وہ کمرے سے نکل کر گیسٹ روم کا رخ کر گئی جہاں واقعی صارم صوفے پر بیٹھا موبائل پر اسکرولینگ میں مصروف تھا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

صارم تم یہاں اس وقت۔۔؟"نویرہ اسے دیکھ کر کچھ حیرانگی سے" مخاطب کرتے ہوئے سامنے صوفے پر بیٹھی۔۔

تمھاری ٹون سے لگتا ہے کہ میں یہاں بغیر کسی وجہ کے نہیں آ" سکتا۔۔!!" موبائل کو بند کر کے بلیزر کوٹ میں ڈالے وہ طنزیہ گویا ہوا۔۔

"نہیں یار میرا مطلب یہ نہیں تھا تم جب چاہو آ سکتے ہو۔۔"

اب جب تمہیں لگتا ہی ہے کہ میں یہاں بلاوجہ نہیں آ سکتا کیونکہ " میرے لیے یہ رولز تم نے سیٹ کیے ہیں تو تمہیں اب بھی ٹھیک لگا ہے "!! کہ میں بلاوجہ نہیں بلکہ کچھ خاص مقصد سے آیا ہوں۔۔

"اور کس مقصد سے۔۔؟؟"

وہ آئی بروا چکاتے تعجب سے سوال کرتی بولی۔۔

تمھیں یہ بتانے آیا ہوں کہ اظہر کس قدر دھوکے باز اور بیغیرت "
"انسان ہے۔۔

"!! مائنڈ یور لینگویج صارم۔۔"
صارم نے سخت لہجہ اپناتے اپنی بات شروع کی جسے کاٹ کر نویرہ نے بھی غصہ کا اظہار کیا۔۔

تمھیں یہاں اسکے خلاف سننا تک گوارہ نہیں ہے اور وہ تمھارے "
"خلاف جا کر کسی اور کا انتخاب کر چکا ہے،

کیا مطلب؟" وہ متعجب انداز میں گویا ہوئی۔۔"

نویرہ۔۔!اظہر جہانگیر خان نے شادی کرلی ہے۔۔!!"بلا آخروہ" فیاض کی کہی گئی بات اسکے منع کرنے کے باوجود نویرہ سے کہہ گیا اور یہ جملہ نویرہ کے دل پر قہر بن کر ٹوٹا۔۔

کیا بکواس کررہے ہوش میں تو ہو۔۔"وہ شدید حیرت زدہ ہوتی بے" ساختہ بولی صارم نے ایک ہی لمحے میں اس کے پیروں تلے سے زمین کھسکا دی تھی۔۔

بالکل ہوش میں ہوں اور مجھے یہ بات اسکے چہیتے فیاض سے پتا لگی ہے' "اب تم خود اندازہ لگاؤ کہ یہ بات غلط کیسے ہو سکتی ہے۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا وہ تو۔۔"

تم سے محبت کرتا تھا۔۔! جانتا ہوں ایسے لوگوں کی محبت دیر پا نہیں" ہوتی وہ ایک سیلبریٹی ہے بیش بہا فین فالونگ ہے اسکی جس میں ناجانے کتنی لڑکیوں سے اسکے تعلقات ہونگے اور انہی میں سے تم بھی شامل ہو۔۔"

وہ ہکا بکا آنکھیں پھاڑے بولی تھی جسکی بات مکمل ہونے سے پہلے صارم گویا ہوا، وہ بظاہر نویرہ کا دکھ بانٹ رہا تھا جبکہ اصل میں وہ اس کے دل میں اظہر کے خلاف زہر گھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

یہ لوگ صرف اپنے فیملی سے مخلص ہوتے ہیں اور باقی لوگوں کو بطور" ٹائم پاس یوز کرتے ہیں تم سے یہ بات میں نے پہلے بھی کہی تھی دیکھو آج وہ بات سچ ثابت ہوئی!!"۔۔

وہ مسلسل اسکے اس نئے نئے لگے زخم پر نمک پاشی کرتا بولے جارہا تھا جبکہ وہ خاموشی بیٹھی آنسو بہائے جارہی تھی۔۔

"اپنے گھر والوں کے کہنے پر ہی اس نے ایک ملازمہ کو اپنے پلے باندھ لیا لیکن تمھارے لیے اپنے گھر والوں سے نہ لڑسکا۔۔"نویرہ جو پہلے سے تکلیف کی انتہا پر کھڑی تھی اب رہی سہی کسر صارم کے اس جملے نے نے پوری کردی تھی۔۔

"ک۔۔کیا۔۔کیا کہہ رہے ہو تم وہ۔۔وہ ایک ملازمہ ہے۔۔؟؟"

وہ پھر سے حیرت زدہ ہوتی اپنے چہرے سے آنسو رگڑتے سوالیہ بولی۔۔

ہاں بالکل تمھیں تو وہ ایک ملازمہ کے اسٹینڈرڈ سے بھی نیچے کرا گیا"

"!! ہے نویرہ خاور۔۔

۔

۔

رات کا وقت ہوا تھا ڈنر کے بعد تمام گھر والے لاؤنج میں بیٹھے گفتگو میں مصروف تھے اتنے میں لاؤنج کے دروازے پر دستک ہوئی جسے سن کر فرحانہ بیگم دروازے کے قریب پہنچی۔۔

کہاں تھے تم صبح سے غائب تھے یہ۔۔ یہ کون ماہین۔۔؟؟ ماہین بیٹا تم"

"یہاں اس وقت سب کچھ ٹھیک ہے۔۔

وہ گھر کی دہلیز پر عبایا میں خاموش کھڑی سر جھکائے ہوئے تھی فرحانہ بیگم ماہین کو دیکھ کر حیران ہوئی جبکہ اظہر بھی ماہین کے پیچھے گاڑی لاکڈ کرتا ہاتھ میں فائلز لیے اب اس کے قریب لاؤنج کے دروازے پر پہنچا۔۔

فرحانہ بیگم کے منہ سے ماہین کا نام سن کر لاؤنج میں موجود صالحہ بیگم اور وجاہت جہانگیر بھی اسکے قریب پہنچے۔۔

"آپ کے بیٹے نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔"
وہ بلاآخر نظر جھکائے مدھم آواز میں سرد لہجہ اپناتے بولی۔۔

کیا۔۔یااللہ یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔اظہر یہ سب کیا سن رہی ہوں" میں۔۔"ماہین کے کہنے پر تمام گھر والوں کے پیر و تلے زمین نکلی،ان کے سر پر پہاڑ ٹوٹا تھا جبکہ اظہر بھی اسکے قریب پہنچ کر اسپاٹ چہرہ لیے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔

ریلیکس گائز آپ سب بھی تو یہی چاہتے تھے آپ لوگوں کو تو خوش" ہونا چاہیے اسپیشلی آپ کو مام۔۔"اظہر بے فکری سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے طنزیہ بولا تھا جس پر وجاہت جھانگیر نے جبڑا بھینچتے غصے سے سرخ ہوا۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو،ماں سے بات کرنے کا طریقہ بھول گئے ہو"
"کیا۔۔؟؟

وہ سختی سے اپنے لفظ ادا کرتا اس پر ہاتھ اٹھانے کے لیے آگے بڑھنے لگا تھا کہ صالحہ بیگم نے اسکی ہتھیلی تھامتے روک لیا شاید یہی وجہ تھی اظہر کے بگڑنے کی۔۔

"نہیں نہیں بابا گستاخی معاف مگر یہ بات مجھے بتادیں کہ کیا آپ لوگ یہی نہیں چاہتے تھے کیا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں۔۔؟؟" وہ طنزیہ ادب کا مظاہرہ کرتے ماہین کی جانب اشارہ کرتے اسے بھی اپنی صبح کی بات پر یقین دلانے لگا تھا جو نم آنکھوں سے سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔۔

"بالکل ہم ماہین کو بہو بنانا چاہتے تھے کیونکہ ماہین جیسی لڑکی ساری دنیا بھی چھان لو تو تمھیں کہیں نہیں ملے گی لیکن یہ سب اس طرح نہیں چاہتے تھے۔۔ آگر ایسی کوئی خواہش یا کوئی بات تمھارے دل میں تھی

تمھیں چاہیے تھا کہ اپنی دادی یا ماں سے ڈسکس کرتے یوں بے ڈھنگی طریقے سے اچھے خاصے رشتے کا مزاق اور تماشا بنانے کی کیا ضرورت تھی۔۔"

وجاہت جھانگیر جو پہلے سے اظہر کے کیے پر برہم تھا اسکی بے فکری وجاہت کو مزید آگ لگا رہی تھی وہ شیر کی مانند بپھرتا ہوا غرایا اسکی بھاری آواز پورے لاؤنج میں گونجی تھی۔۔

"آپ لوگوں نے اُس دن اِس لڑکی کا ذکر کر کے مجھے سرپرائز دیا تھا تو میں نے سوچا میں بھی آج آپ سب کو سرپرائز دوں اور مجھے لگتا ہے کہ آپ لوگ میرے تصور اور توقع سے زیادہ سرپرائزڈ ہو گئے ہیں۔۔" وہ بھنویں اُٹھائے تحمل سے بولا اسکے لہجے اور انداز میں پھر وہی بے فکری اور طنز ظاہر ہو رہا تھا۔۔

"!! تمھیں تو۔۔"

رہنے دو وجاہت اب جو ہو گیا سو وہ گیا آندر آؤ میرا بچہ ہمیں اندازہ" نہیں تھا کہ ہمارے گھر شہزادی آنے والی ہے لیکن یہ رشتہ رب کی مرضی سے جڑتا ہے اور رب کو شاید یہ اسی طرح منظور تھا۔۔"وجاہت جھانگیر اظہر کی بات پر صبر کھوتا ایک بار پھر اسپر حملہ کرنے لگا تھا لیکن صالحہ بیگم اسے منع کرتی ماہین سے مخاطب ہوئی۔۔

ہم تمہیں تمہارے گھر میں خوش آمدید میری جان کہتے ہیں۔۔ گھبراؤ" مت، آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔"فرحانہ بیگم ماہین کو مخاطب کرتے اسے گلے لگا گئی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

فرحانہ ٹھیک کہہ رہی ہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں یہاں تم محفوظ ہو" اللہ تمھارے نصیب اچھے کرے آمین۔۔"وجاہت جہانگیر ماہین کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتا اسے دعا دینے لگا۔۔

تم نے کچھ کھایا ہے اظہر تو بالکل لاپرواہ ہے آؤ میں تمہیں کھانا کھلا" دوں۔۔"

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔"

"نہیں ایسا نہیں کہتے بچے، چلو میرے ساتھ تھوڑا سا کھالینا۔۔"

فرحانہ بیگم ماہین کو اندر لا کر مخاطب کرتے گویا ہوئی جس نے مدھم آواز میں انکار کیا۔۔

"اور تم نے کچھ کھایا ہے۔۔"

مجھے بھی بھوک نہیں لگی اپنے کمرے میں جارہاہوں۔۔"ماہین سے مخاطب ہونے کے بعد فرحانہ بیگم نے اظہر سے بھی سوال کیا جو مختصر سا بیزاری میں جواب دیتے موبائل پر سر جھکائے آگے بڑھ کر زینے چڑھتا روانہ ہوا جبکہ وجاہت جہانگیر بھی اپنے کمرے کی جانب جاچکے تھے۔۔

"!!بہت جلد سین اس کے اپوزٹ ہوگا۔۔"

وہ سیڑھیوں پر کھڑا ماہین کی خاطر مدارت کو ماتھے پر بل ڈالے تکنے لگا اور اسی منظر سے متعلق اپنے ارادوں میں خود سے گویا ہوا۔۔

مجھے باباسے بات کرنی ہے۔۔انکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔وہ" "بہت پریشان ہورہے ہوں گے۔۔

"تم پریشان مت ہو وجاہت تمھارے بابا سے بات کر رہا ہو گا فون پر اور کل ہم سب بھی وہاں جا کر تمھارے گھر والوں کو منائیں گے بالکل فکر کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

ماہین کی پریشانی پر فرحانہ بیگم اسے تسلی دیتی گویا ہوئی جس پر ماہین مدھم سی سر اثبات میں ہلا گئی لیکن اسکا دل اب بھی اس قدر ڈوب رہا تھا گویا اب وہ اگلے لمحے کو دم توڑ جائے گی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

فرحانہ بیگم دروازے پر دستک دیتی اظہر کے کمرے میں ماہین کو لے کر داخل ہوئی اظہر رات کے لباس میں بلیک ٹراؤزر اور زرد ہاف سلیوٹی

شرٹ پہنے بے نیاز سا بیڈ پر ٹیک لگائے پاؤ پھیلائے لیٹا موبائل میں مصروف تھا۔۔دستک کے جواب میں بھی اظہر نے کوئی رد عمل نہ دیا۔۔

"یہ اب تمھارا کمرہ ہے سکون سے یہاں رہو کل ہم تمھارے گھر جائیں گے پریشان مت ہونا ٹھیک ہے۔۔!!اظہر میری بچی کو تنگ مت کرنا سمجھے۔۔"

فرحانہ بیگم ماہین اور اظہر سے مخاطب ہوئی تھی جس پر اظہر بے دلی سے سر اثبات میں ہلاتے اسی طرح موبائل پر مصروف تھا۔۔فرحانہ بیگم اپنی بات مکمل کرتے اب کمرے سے روانہ ہوئی اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر گئی جسے سن کر اظہر کے جسم میں کچھ حرکت ہوئی اور وہ موبائل آف کیے بیڈ پر جو لیٹا تھا اب اٹھ بیٹھا۔۔

"جاؤ فریش ہو جاؤ، میں نے یہ بیڈ پر بلینکٹ اور پِلو الگ سے رکھا ہے
اسے اٹھاؤ اور اس صوفے پر سو جاؤ عبایا پہنے یا اتارے جسے بھی سونا چاہتی
ہو تمھاری مرضی ہے۔۔"
وہ کچھ سرد لہجے میں اسے مخاطب کرتا اپنے داہنے ہاتھ کے پاس رکھے
تکیے اور رضائی کی جانب اشارہ کرتا بولا اور موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتے
ایک سائیڈ کی لیمپ آن رکھے باقی کمرے کی لائٹ آف کر کے خود بیڈ پر
سونے کے لیے ایک جانب کروٹ لیے لیٹ گیا۔۔

ماہین آہستہ سے اسی عبایا کی حالت میں صوفے پر آ بیٹھی اور آج کے دن
کے ساتھ اپنے تقدیر اور ماضی پر سوچ رہی تھی جو اس کے ساتھ پچھلے
سال سے اب تک ہو رہا تھا۔۔

وہ اسی طرح بے چینی کے عالم میں کچھ دیر بیٹھی دوبارہ آہستہ سے اٹھ کر
کمرے سے باہر نکلی گھر میں رات کے سبب سناٹا تھا گویا سب سو چکے
ہوں ماہین کمرے سے نکل کر اس مقام پر پہنچی جہاں ملازمین کے لئے
عبادات اور نماز ادا کرنے کے لیے جگہ مقرر کی گئی تھی وہاں اکثر
جہانگیر منشن کے ملازمین دن میں نماز ادا کرنے اور کچھ دیر عبادت
کرنے کے لیے آتے تھے وہ عبادت کے لئے مختص کمرہ چھت پر بنایا گیا
تھا جہاں سرخ جائے نماز کی طرز کی طویل قالین بچھائی گئی تھی اور بک
شیلف پر کچھ قرآن پاک اور تسبیحات پڑھنے موجود تھیں وہ خاموش
سنسان سرد فضا میں اس کمرے تک پہنچی جہاں دروازے کو بنا کنڈی
کے بنایا گیا تھا تاکہ ہر وقت کھلا رہے۔۔

Zubi Novels Zone

وہ وضو خانہ جو کچھ فاصلے پر تھا کا رخ کرتی نقاب کھولے وضو کرنے کے بعد اس چھوٹی سی مسجد نما کمرے میں داخل ہو کر محض ایک لائٹ آن کرتے وہ کمرے کو مدھم روشن کر گئی اور تہجد ادا کرنے لگی۔۔

یا اللہ تیری مرضی اور منشاء سے میں واقف نہیں ہوں کہ تُو کیا چاہتا ہے مجھ سے۔۔ لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں کہ تُو اپنے بندوں کے لیے کبھی برا نہیں سوچتا آج جو کچھ بھی ہوا نہیں جانتی کہ اس کے پیچھے کیا وجہ ہے لیکن مجھے تجھ پر بھروسہ ہے کہ جو ہو گا میرے رب نے میرے لیے بہتر طے کیا ہو گا اور وہی میری حفاظت کرنے والا ہے۔۔ یا رب تُو خود فرماتا ہے کہ مشکل کے بعد آسانی ہے بس اسی پر میرا یقین ہے میرے خاندان کو آسانی کے دور میں داخل فرما۔۔ مجھے اس دنیا سے کچھ نہیں چاہیے نہ مجھے تیرے خزانوں میں کسی چیز کی طلب ہے بس مالک

مجھے اس آزمائش میں صبر عطا فرما اور مجھے سرخرو کر دے تاکہ تُو مجھ سے "راضی ہو جائے۔۔آمین۔۔

وہ دعا میں اپنی آنکھیں آنسوؤں سے تر کرتی چہرے پر ہاتھ پھیر گئی، اُس مقرب الٰہی کی مال و متاع کی غرض و لالچ سے پاک ایک ایسی دعا جس پر فرشتوں نے بھی آمین کہی ہو گی۔۔

وہ آج پورے دن میں صرف یہاں کچھ سکون حاصل کر پائی تھی۔۔ صاف ستھرا اور ہر روز کی خوشبودار اسپرے سے مہکتا سردی کی خاموش رات میں اس کمرے کا ایک ایسا ماحول بنا تھا جو انسانی روح تک کو اطمینان اور سکون سے سرشار کر دے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لوگ خواب خرگوش کے مزے لوٹنے میں مصروف تھے جبکہ اس لڑکی کی ساری رات یہاں اپنے رب سے باتیں کرتے ہوئے گزر گئی۔۔

-------------سونی رائٹس-------------

صبح ہوئی تھی۔۔اظہر ہمیشہ کی طرح اپنے الارم کی آواز سن کر اٹھتا بیڈ پر سب سے پہلے اپنی داہنی جانب پاس رکھے رضائی اور تکیے کو دیکھنے لگا جو بالکل اسی طرح ترتیب سے پڑی تھی جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ کسی نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا اسے دیکھ کر اظہر کو یاد آیا کہ وہ کل اپنے گھر میں ایک بلی آنکھوں والی ماہین نامی لڑکی کو لایا ہے مگر ارد گرد نظریں دوڑانے کے بعد کمرے میں وہ اُسے کہیں نظر نہ آئی چونکہ وہ اس سے

نکاح کر چکا تھا اس لیے اپنا مفاد پورا کرنے کے بعد ماہین کی کوئی فکر نہ ستائی نہ ہی اسے ماہین سے کوئی اُنسیت تھی بلکہ وہ ہمیشہ کی طرح ڈریسنگ روم میں اپنے کپڑوں کا انتخاب کرتا خود کو واش روم میں بند کر گیا۔۔

فریش ہو کر جمنگ ایریا میں اپنا وقت گزارتے اب اسے نویرہ کی یاد ستائی تھی جسکا خیال آتے ہی تیار ہو کر بنا ناشتہ کیے اظہر جہانگیر نے کل کے ہنگامہ خیز دن کے بعد اب نویرہ کے بنگلے کا رخ کر گیا جہاں وہ اپنے ایڈ شوٹنگ کے کام پر روانہ ہونے کے لیے بالکل تیار تھی۔۔

اسکن کلر شرٹ خاکی پینٹ اور پیروں میں ہیلز پہنے کھلے بالوں میں لائٹ میک اپ کے ساتھ ہینڈ بیگ لیے کمرے سے نکل کر زینے اترتے لاؤنج میں پہنچنے والی تھی۔۔

اُسے اظہر کے نکاح کا علم تو ہو چکا تھا مگر آج اسکے یوں تیار رنگ روپ سے ظاہر ہو رہا تھا کہ خبر کے باوجود بھی اسکی روٹین پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا اور نہ ہی اسکے چہرے پر شکن تک محسوس ہو رہی تھی مگر آخر ایسا کیوں تھا یہ صرف وہی جانتی تھی۔۔

اظہر جینز کی پینٹ اور سفید ٹی شرٹ پر براؤن جیکٹ پہنے پریشانی کے عالم میں نویرہ کے گھر پہنچا۔۔ گاڑی سے نکلتے ایک ہی لمحے میں ملازم سے نویرہ کے بارے میں دریافت کرتا دوڑ کر لاؤنج میں داخل ہوا جہاں نویرہ نے بھی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اظہر کو لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھا جِسے دیکھ کر نویرہ کے تیزی سے بڑھتے قدم اچانک تھم گئے اور رفتار سست پڑ گئی۔۔

کیا بات ہے کوئی رسپانس نہیں۔۔موبائل بھی بند۔۔پریشان کر دیا"

"ہے تم نے۔۔اس لیے مجبوراً مجھے تمھارے گھر آنا پڑا۔۔

گہری سانسیں لیتا گردن اٹھائے وہ زینوں سے نیچے لاؤنج میں کھڑا نویرہ کو دیکھتے ہی بے ساختہ بول پڑا۔۔

اظہر کی بات کو نظرانداز کرتی وہ آہستہ آہستہ نیچے اترتے اسپاٹ چہرہ لیے اس کے مقابل کھڑی ہوئی۔۔

"!!کیسی ہو۔۔؟؟کوئی جواب تو دو۔۔"

نویرہ کے نیچے آتے ہی اظہر اسے دوبارہ مخاطب کرتے گویا ہوا۔۔جسکا نویرہ نے پھر جواب نہ دیا اور نظریں بے رخی سے موڑ گئی۔۔

"نویرہ کچھ تو کہو یار۔۔گھر آئے مہمانوں سے ایسا برتاؤ۔۔؟؟"

اظہر اُسے بازوؤں سے تھامے جھنجھوڑتے ایک بار پھر گویا ہوا۔۔اسکی خاموشی اظہر کے دل میں کانٹوں کی مانند چبھ رہی تھی۔۔

"!!سنا ہے تم نے شادی کرلی ہے۔۔"

اس کی جانب آنکھوں کا رخ کرتے اسکے بھاری ہاتھوں کو اپنے بازوؤں سے چھڑاتے پر نم لہجے میں بولی۔۔

"!!بالکل ٹھیک سنا ہے۔۔شادی کی ہے میں نے۔۔لیکن۔۔۔"

نویرہ کی بات پر وہ بیزاری سے گہری سانس کھینچے سرد لہجے میں جواباً گویا ہوا۔۔

"لیکن کیا ہاں۔۔؟؟اب کیا صفائی پیش کرنا چاہیں گے آپ مسٹر اظہر
جہانگیر۔۔؟کیا لگتا ہے مجھے بہلاؤ گے اور میں مان جاؤں گی۔۔؟؟"

اس کی بات ٹوکتے نویرہ پر تکلف انداز سے بولی جو اظہر کے لیے مزید
تکلیف دہ تھا۔۔

"نویرہ میری بات سنو۔۔مجھے تمھاری کیفیت کا اچھی طرح اندازہ ہے
اور تمھارا غصّہ بھی بالکل جائز ہے۔۔"

"تم میری کیفیت کا بالکل اندازہ نہیں لگا سکتے۔۔!!میرے دل میں
آگ لگی ہوئی ہے اسوقت۔۔میرا پورا وجود تمھاری لگائی ہوئی آگ میں
جل رہا ہے اظہر۔۔!!تم نے مجھ پر کسی اور کو فوقیت دی۔۔"

Zubi Novels Zone

وہ نم سی سرخ آنکھیں لیے دبے دبے لہجے میں اس پر غرائی تھی جبکہ اظہر اسکا لہجہ سہتے خاموشی سے اسکے سامنے کھڑا اسکی باتیں سن رہا تھا کیونکہ فلحال اسے کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا جا رہا تھا۔۔

"محبت کے دعوے مجھ سے کیے او۔۔اور شادی۔۔شادی تم نے اس۔۔اس دو ٹکے کی نوکرانی سے کر لی۔۔دل کرتا ہے یا خود کو مار دوں یا اسکی جان لے لوں۔۔"

آنسوؤں کا گولا اتارے وہ لڑکھڑاتی آواز میں گویا ہوئی اس کے چہرے پر بے بسی اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے جو کتنے سچے اور کتنے جھوٹے تھے یہ بھی صرف وہی جانتی تھی۔۔

نویرہ پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔مجھے اپنی بات مکمل کرنے کا موقع تو دو۔۔"

مجھ سے پوچھنا اور مشورہ کرنا تو دور مجھے بتایا تک نہیں تم نے۔۔کیا ہوا اس محبت کا جسکا دن رات دم بھرتے تھے۔۔وہ وعدے جو تم نے کیے تھے۔۔یا پھر سب کچھ ڈرامہ تھا اور مجھے استعمال کرنے کا محض ایک طریقہ تھا۔۔"

"نویرہ۔۔!! جزبات میں آکر اب اپنی حد پار کر رہی ہو تم۔۔"

ہمیشہ کی طرح آج بھی نویرہ مقابل کے ضبط کو روندتے ہوئے بولے جا رہی جس پر اظہر مٹھیاں بھینچے اسکے آخری جملے پر بلا آخر اپنا صبر کھوتا غصے میں چلا اٹھا۔۔

مسلسل اپنے الفاظ سے میری محبت کی توہین کر رہی ہو۔۔" ماتھے پر" بل ڈالے دانت بھینچتے اظہر سختی سے گویا ہوا۔۔

"ریلی۔۔؟؟ کونسی محبت۔۔؟؟"
ایک نویرہ آئی بروا چکاتے طزریہ جواباً گویا بولی۔۔

سب سے پہلے تو مجھے ایکسپلین کرنے کا موقع دو۔۔ ورنہ آگر میں ضد" "پر آگیا تو اچھا نہیں ہو گا تمھارے لیے۔۔
اسکی کلائی پیچھے کی جانب سختی سے موڑتے اسے اپنے قریب کرتا سخت لہجے میں گویا ہوا جس پر نویرہ آنکھیں میچھتے گہری سانسیں بھرنے لگی۔۔

میں نے شادی کی ضرور ہے مگر وہ صرف ایک بے معنی سا رشتہ ہے"
میرے لئے جو اپنے گھر والوں کی ضد پر جوڑا ہے۔۔انھیں لگتا ہے کہ
میری بیوی کا انکے لئے آئیڈیل ہونا ان کی مرضی کے مطابق ہونا
ضروری ہے جبکہ میں یہ ثابت کر دوں گا کہ شادی شدہ رشتے میں
آئیڈیل ہونا ضروری نہیں محبت سب سے زیادہ ضروری ہے اور جس
دن انہیں یہ احساس ہو گیا اس دن تمھیں ڈنکے کی چوٹ پر لے کر آؤنگا
"جھانگیر گھرانے میں سمجھی۔۔
اپنی بات مکمل کرتے ہی اسکا ہاتھ آزاد کر کے خود سے دور کر گیا نویرہ
لڑکھڑاتی اپنی سرخ کلائی جو اظہر کے زور کا شکار ہوئی تھی مسلتے آنکھوں
میں غصہ اور ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اور جہاں تک بات ہے مشورے کی۔۔تو تم سے کہا تھا میں نے کہ ہم" شادی کر لیتے ہیں لیکن تم نے میرے گھر والوں کی رضامندی کی شرط "رکھ کر انکار کر دیا، یاد ہے ناں زیادہ وقت نہیں ہوا اس بات کو۔۔

سو اب گھر والوں کو راضی کرنے کے لیے ہی سارا کھیل کھیلا ہے اور" ساری جتن کی ہے میں نے۔۔آگر میرا ساتھ نہیں دے سکتی تو ایٹ "لیسٹ تھوڑا صبر سے ہی کام لے لو۔۔

"آگر وہ لوگ تب بھی راضی نہ ہوئے تو کیا کرو گے۔۔؟؟"

وہ اظہر کا موقف سن کر تعجب سے سوالیہ گویا ہوتی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"مجھے امید ہے کہ وہ راضی ہوں گے اور جلد ہوں گے کیونکہ میں ایک بات واضح کر دوں کہ اظہر جہانگیر نے مستقل رشتہ نبھانے کے لیے اس لڑکی سے شادی نہیں کی، آج نہیں تو کل اسے میری زندگی سے جانا ہی پڑے گا اور یہ کیسے ممکن ہو گا وہ سب کچھ پہلے سے ہی سوچ کر بیٹھا ہوں"۔۔

"ٹھیک ہے دیکھتے ہیں لیکن جب تک وہ لڑکی تمہارے نکاح میں ہے تم آئندہ میرے گھر مت آنا۔۔اب صرف تب آنا جب مجھ سے شادی کے لیے تمہاری فیملی راضی ہو اور یاد رہے کہ تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"۔۔

فکر مت کرو وعدہ کرتا ہوں جلد آؤں گا اور تمھیں ہمیشہ کے لیے اپنے "گھر لے جاؤں گا بس مجھ پر تھوڑا بھروسہ رکھو۔۔۔

"ہمم مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔"

وہ کچھ اجنبیت کا اظہار کرتی بات مکمل کر کے اپنی خوشبو چھوڑتی اظہر کے سامنے سے گزر کر روانہ ہوئی، جبکہ وہ اسے جاتے ہوئے اس کی پشت کو بے بسی سے دیکھ رہا تھا نویرہ کے نظروں سے اوجھل ہو جانے کے بعد بھی وہ کچھ لمحے وہی ساکت کھڑا اب اپنے گھر کے لیے روانہ ہوا۔۔وہ آج نویرہ کے رویہ سے بے حد ناخوش تھا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

تمھارے لیے کچھ کپڑے اور سامان منگوایا ہے تیار ہو جاؤ۔۔ یہ لڑکا" بھی صبح سے پتا نہیں کہاں غائب ہو گیا ہے میں اسے کال کرتی ہوں جیسے ہی آئے گا تمہیں سب سے پہلے تمھارے گھر لے کر جائے گا اور وجاہت صاحب بھی کچھ ضروری کام سے گئے ہیں دوپہر تک وہ آجائیں تو ہم سب بھی تمھارے گھر آئیں گے آج، بس تم پریشان مت ہونا اور جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تھوڑی دیر میں دوبارہ چیک کرنے آؤں گی!!"۔۔

فرحانہ بیگم کی طویل ہدایت پر وہ محض ادب سے سر اثبات میں ہلا رہی تھی ماہین کے ردعمل پر وہ مطمئن ہوتی اب سامان صوفے پر رکھوا کر کمرے سے رخصت ہوئی۔۔

ایک گھنٹہ گزرا تھا وہ فرحانہ بیگم کے بھیجے گئے سامان اور لباس کو ان کے حکم کے مطابق زیب تن کیے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی آف وائٹ رنگ کا کڑھائی دار کاٹن شلوار قمیض پہنے چٹیا بندھے تمام بالوں کو دوپٹے میں چھپائے اپنی ہری آنکھوں کو سرمے سے سجائے میک اپ سے پاک سفید اور سرخ امتزاجی رنگ کا بے حد خوبصورت اور پرکشش چہرہ لیے وہ خود کو ایک نظر دیکھنے لگی جبکہ اسی لمحے اظہر جہانگیر بنا دروازے پر دستک دیے کمرے میں بے ساختہ داخل ہوا جس کے باعث ماہین کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا وہ ہڑبڑاتی آنکھیں پھاڑے اسے اندر آتے دیکھ گھبرائی اسے بہت عجیب سا لگا کیونکہ وہ پہلی بار کسی مرد کے سامنے بنا پردے کے کھڑی تھی حالانکہ وہ اب اسکا محرم بن چکا تھا لیکن پھر بھی وہ کچھ بوکھلا سی گئی تھی۔۔

جبکہ اظہر کی حالت تو اس وقت یہ تھی کہ وہ دروازے کے سہارے ساکت سابت بن کر رہ گیا اسکے سراپے پر حیرت سے نظر ڈالتا اسے بے سدھ دیکھ رہا تھا نویرہ کی خوبصورت اُسے آج اس سادہ مزاج لڑکی کے سامنے ماند لگی تھی اس نے لڑکیاں تو بہت دیکھی تھیں مگر ایسی خوبصورتی وہ کبھی دیکھ نہ پایا تھا جو اسے متاثر تو کیا اسکے تک ہوش اڑا دے۔۔

✦

۔

۔

وہ قدرت کے کرامات کو بطور ماہین کی خوبصورت میں دیکھتا محو تھا کہ اتنے میں اسکا موبائل بجتا اسے حقیقی دنیا میں یک دم کھینچ لایا۔۔

تم وہی ہو۔۔؟؟" وہ اپنے بجتے موبائل کی جانب دھیان کرتے بھی اسے نظر انداز کر گیا تھا اور پھر سے نظریں سامنے کھڑی ماہین پر ٹکاتا حیرت بھرے انداز میں اسے مخاطب ہوا ساتھ ہی اسکی جانب قدم بڑھانے لگا۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی ملازمہ ہے جسکا ذکر اسنے والدہ سے تحقیر آمیز لہجے میں کیا تھا۔۔یقیناً حسن کسی کی جاگیر نہیں ہوتی اس لیے وہ رب کی عطا کردہ قدرتی حسن سے مالامال تھی جس پر آج اظہر بھی حیران تھا۔۔

"تم۔۔تم وہی ہو۔۔؟؟"

وہ پلک جھپکائے بنا کچھ عجب سے سحر میں جکڑا اپنے الفاظ دہرا گیا جسے آہستہ آہستہ اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھ وہ سہمی اور پیچھے قدم لینے لگی۔۔

اظہر اسکی جانب مسلسل قدم بڑھاتے اسے دیوار سے ملحق کر گیا اسکی خوشبو کو محسوس کرتا ہاتھ دیوار پر رکھے اسکے فرار کا راستہ بند کرتا اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جو آنکھیں میچھے سانسیں روکے ہوئے تھی۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ہاں تم۔۔وہی ہو۔۔!!" وہ خماری سا لہجہ لیے اسکے میک اپ سے" صاف چہرے کو دیکھتا گویا ہوا اس سے پہلے وہ نویرہ کے علاوہ کسی کے اتنے قریب نہیں گیا تھا اپنے قریب اسکی آواز سن کر ماہین نے آنکھیں وا کی اور مدھم سانسیں بھرنے لگی۔۔

"!!وہی۔۔بلی جیسی آنکھوں والی۔۔"

اسکی گہری ہری آنکھیں کھلنے پر وہ کچھ مسکراتے ہوئے اسکی شناخت جو اسکے ذہن میں تھی کو دہراتا بولا۔۔

اسکا مسکرانا ماہین پر یک سر نا گوار گزرا وہ ماتھے پر بل ڈالے اسے دھکیلتے زمین بوس کرنے لگی تھی کہ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی جس سے وہ خود ہی چونک کر ماہین سے دور ہوا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

"ماشاءاللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہے میری شہزادی۔۔"

فرحانہ بیگم دستک کے بعد کمرے میں داخل ہوتے ہی ماہین کو تکتے اسکی تعریف میں بولی جس پر اظہر بھی ماہین کی جانب نگاہیں کر گیا۔۔

اظہر بیٹا جلدی سے اب ماہین کو اسکے گھر لے جاؤ صبح سے بہت پریشان "ہے وہ۔۔" فرحانہ بیگم اظہر کو مخاطب کرتی اسکی توجہ اپنی جانب کر گئی جس پر وہ محض سر اثبات میں ہلا گیا۔۔

چلو اب تم عبایا پہن لو۔۔ میں چلتی ہوں۔۔" فرحانہ بیگم ماہین کو" مخاطب کرتی بولی جو کب سے نظریں جھکائے خاموش کھڑی اب سر اثبات میں ہلانے لگی ماہین کے رد عمل میں پر وہ کمرے سے دوبارہ رخصت ہوئی۔۔

"میں گاڑی میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں جلدی آجانا۔۔"
اظہر یک لمحے کو آنکھیں میچھتے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو سحر سے آزاد کرتا ماہین کو مخاطب کرتے ہوئے کمرے سے روانہ ہوا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ لان میں موجود اپنی گاڑی میں سوار ہوتا کچھ دیر پہلے کے منظر کے بارے میں سوچنے لگا اُسے کیا ہو گیا تھا کہ ان لمحوں میں خود پر اسکا اختیار ہی نہیں تھا؟ کوئی بھلا اظہر جہانگیر کو کنڑول کیسے کر سکتا ہے؟ کیا وہ نویرہ سے محبت نہیں کرتا؟ ایسا کنڑول تو کبھی نویرہ بھی نہیں رکھ پائی تھی اس پر۔۔اپنے سوالات میں وہ آج پھر الجھ رہا تھا اسے تو آج یہ بھی سمجھ نہ آ رہا تھا کہ اسنے نکاح کے لئے ماہین کا انتخاب کیوں کیا۔۔؟

بعض اوقات ہم محبت کو سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں محبت اور پسند میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔۔پسندیدگی عارضی ہوتی ہے اور پسند میں لا حاصل کو حاصل کرنے کی جستجو ہوتی ہے اور حاصل ہوتے ہی یک دم اسکی قدر و قیمت میں کمی واقع آجاتی ہے جبکہ محبت اکثر لا حاصل سے

Zubi Novels Zone

بھی ہو جاتی ہے اور برقرار رہتی ہے اسکے حاصل ہونے نہ ہونے سے اس جذبے میں کمی نہیں ہوتی کیونکہ اس پر انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔۔ پسند میں انسان کی نظر میں اپنی انا اور اہمیت کم نہیں ہوتی جبکہ محبت میں خود کو کھو کر دوسرے کو اہمیت دینی پڑتی ہے۔۔

اظہر نویرہ کی ظاہری خوبصورتی سے متاثر صرف اسے پسند کرتا تھا لیکن اس بات سے انجان تھا اس لیے اسے حاصل کرنے کے لیے ضد لگائے بیٹھا تھا جبکہ اصل محبت رایان نے کہ تھی نویرہ سے جو لاحاصل ہونے پر بھی برقرار تھی جو تقدیر کے فیصلے پر خاموش اور رضامند ہو چکا تھا۔۔

اظہر اپنے ذہن میں آئے سوالات کو رد کرتا خود کو اب بھی نویرہ کی محبت میں گرفتار سمجھ رہا تھا اتنے میں ماہین عبایا پر شال اوڑھے اس کے گاڑی

کے پچھلے سیٹ پر براجمان ہوئی جسکی آہٹ کو محسوس کرتا وہ اپنے خیالات کے بھنور سے باہر نکلا اور گاڑی اسٹارٹ کرتے وہ ایک نظر آئینے میں اسکا ڈھکا چہرہ دیکھ کر گاڑی جہانگیر مینشن سے روانہ کر گیا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

صبح کا ہی وقت تھا گیارہ بج چکے تھے وہ ایک مہنگے ترین کیفے میں سیاہ پینٹ اور آستینیں چڑھائے سبز شرٹ پہنے ہوئے جیل سے اپنے سیاہ بال سیٹ کیے ہاتھ میں برانڈڈ گھڑی آنکھوں پر سیاہ چشمہ ہلکی ہلکی سیاہ داڑھی داڑھی سے ہم رنگ چوڑی بھنویں وہ گندمی رنگت کا حامل شخص صارم غوری کیفے میں نویرہ کی آمد کا منتظر تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بتاؤاتنا ارجنٹ کیوں بلایا تھا تم نے۔۔؟؟" کیفے میں داخل ہوتی نویرہ" اسے پہچانتے ہی اسکی ٹیبل کے قریب پہنچ کر کرسی بیٹھنے سے قبل ہینڈ بیگ رکھتی سوال کر گئی۔۔

کیسی ہو۔ بیٹھو تو سہی۔۔!!"نویرہ کو حاضر دیکھ کر اسکے چہرے پر" مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور وہ بیٹھنے کا اشارہ کرتا گویا ہوا جس پر نویرہ نے عمل کیا۔۔

ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔۔؟"اسکے ہشاش بشاش لہجے میں مخاطب ہوتا دیکھ" وہ دل ہی دل میں کچھ حیران سا ہوا اور خوش بھی۔۔

Zubi Novels Zone

"میں بھی ٹھیک ہوں اور شاید تمھیں اپنی باتوں سے ہرٹ کر گیا تھا اس لئے آج معافی مانگنا چاہتا تھا اگر ارجنٹ کا ڈرامہ نہ کرتا تو شاید تم یہاں نہ آتی۔۔"

"نہیں صارم حقیقت بتانا ضروری تھی لیکن اگر تم نہ بتاتے تو کہیں اور سے پتا لگ جاتی بٹ یو آر مائی ٹرو فرینڈ ماننا پڑے گا تم نے ہمیشہ مجھے سمجھایا ہے اور کریٹیکل سیچویشن میں میرا ساتھ دیا ہے۔۔"

"ہمم اتنی تعریف ہضم نہیں کر پاؤں گا۔۔" وہ کچھ گلا صاف کرتا مسکراتے بولا۔۔

"جو کہہ رہی ہوں سچ ہی کہہ رہی ہوں۔۔"

"ویسے نویرہ مجھے بتاؤ کہ اظہر نے تم سے پھر کوئی بات کی یا اپنے نکاح کے حوالے سے کچھ کہا اس نے۔۔؟؟" وہ دل میں جو سوال لیے تھا اب کھل کر دریافت کرنے لگا۔۔

"آج صبح آیا تھا مگر میں نے اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا ہے جو اتنا بڑا فیصلہ مجھ سے پوچھے بنا کر سکتا ہے اس سے کیسی اور بات کی کیا اُمید رکھوں۔۔" نویرہ کچھ نظریں چراتی بولی تھی گویا وہ اب اظہر کا ذکر نہیں کرنا چاہتی۔۔

"تم اس کے ساتھ تعلق رکھو گی یا نہیں۔۔؟؟"

"یہ میں نے اب تک نہیں سوچا۔۔ مجھے اسکی ضرورت پڑھتی رہتی ہے تو مجھے اس سے اپنے تعلقات ختم کرنا تھوڑا مشکل ہے اور اسی چیز کا وہ

فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔"آخر کار جو نویرہ کے دل میں تھا وہی اسکے زبان پر بھی آیا۔۔

"اگر تمھاری ضرورت پوری کرنے کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہوا تو۔۔؟؟"

تو پھر چھوڑ دوں گی اسے۔۔!! ویسے بھی ہمارے رشتے میں کچھ نہیں "بچا سب ختم کر دیا ہے اس نے۔۔"

صارم کو نویرہ کا دہرا معیار اور یہ جملہ سنتے ہی سمجھ آگیا تھا کہ وہ جو نیوائیر پارٹی میں اظہر کی جانب سے بنگلے کا گفٹ دیکھ کر سوچ رہا تھا بالکل ٹھیک سوچ رہا تھا کہ نویرہ صرف مطلب کی حد تک اظہر کے ساتھ تھی وہ اپنے رشتہ ختم کرنے کا سارا ملبہ اظہر پر ڈال کر ہاتھ جھاڑتی اب کسی بھی

وقت اظہر سے کنارہ کشی اختیار کرسکتی تھی صارم کو یہ سوچ کر مزید خوشی ہوئی اور اسے اپنا راستہ صاف دکھائی دینے لگا۔

ہیلو کہاں کھو گئے۔۔؟؟" اپنے جملے پر صارم کو گم سم دیکھ وہ آئی برو" اچکاتے گویا ہوئی جسے سن کر وہ اپنے شاطرانہ خیالات سے باہر آیا۔۔

میں سوچ رہا تھا کہ ہمیں ساتھ کام کرنا چاہیے۔۔میں تمھیں بہترین" پروجیکٹس خود بھی دے سکتا ہوں اور دلوا بھی سکتا ہوں۔۔" وہ بوتیک کا مالک تھا جواب نویرہ کو ذریعہ بنا کر خود کو دولت و شہرت کی بلندیوں پر لے جانا چاہتا تھا، وہ بھی اُس لڑکی کے سہارے جسے خود اظہر نے بلندی پر پہنچایا تھا۔۔

"ہمم ٹھیک کہا ہمیں ساتھ کام کرنا چاہیے۔۔میں تمھارے ساتھ کام کرنے کے لیے بالکل تیار ہوں۔۔"

"تھینک یو سو مچ بیوٹیفل لیڈی۔۔"

نویرہ صارم سے ہاتھ ملاتی اپنے نئے سفر کا آغاز کرنے جا رہی تھی جسکے دل میں صارم کو لے کر صرف ایک مقصد اور مطلب کی حد تک تعلق تھا جبکہ صارم کے ہاتھ تو خزانہ لگ چکا تھا یہ سوچ کر وہ نویرہ سے ہاتھ ملاتے خباثت سے اپنا گال کھنچتا مسکرایا لیکن نویرہ کو علم نہ تھا کہ وہ اپنے مطلب کے چکر میں اس دفع اپنی بربادی سے ہاتھ ملا رہی تھی اسے جلد اندازہ ہونے والا تھا کہ ہر کوئی اظہر جیسا آسانی سے بیوقوف بننے والا نہیں ہوتا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

"کچھ تو بولو کیا چپ کا روزہ رکھا ہے۔۔ سخت زہر لگتے ہیں مجھے خاموش لوگ۔۔!!"

گاڑی راستے پر گامزن رکھے وہ گاڑی میں ماہین کے سبب گہری خاموشی سے اکتاہٹ محسوس کرتا بولا حالانکہ کے وہ خود بھی خاموش رہتا تھا لیکن آج اسے عجب سی چڑ ہو رہی تھی۔۔

"میں نے تمھیں کونسا نقصان پہنچایا ہے جس پر تم اب تک برہم ہو۔۔ نکاح ہی تھا بس کر لیا۔۔ تمھیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تمھیں اظہر جھانگیر خان نے نکاح کے لئے منتخب کیا ورنہ دنیا تو میری ایک جھلک کو ترستی ہے۔۔"

غرور کرنے والے بھی خاک میں مل جاتے ہیں۔۔" ماہین سرد لہجے میں خود سے بڑبڑائی تھی جسے اظہر نے سن لیا۔۔

ہممم انٹرسٹنگ!! لہجے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ دل میں کتنی آگ ہے۔۔" وہ آئینے پر آنکھیں مرکوز کیے طنزیہ مسکراتے بولا۔۔

"آپ کو نکاح بڑا آسان لگتا ہے اور ہم غریب لوگ آپ کو کیڑے مکوڑے نظر آتے ہیں جنکی کوئی اہمیت نہیں۔۔ جب لوگوں کو میرے نکاح کا پتا چلے گا تو سارا محلہ میرے بابا کی تربیت پر سوال اٹھائے گا، لوگوں کو تو کسی کی مجبوری نظر نہیں آتی بس کیا گیا عمل نظر آتا ہے میرے بغیر کسی قصور کے بنا کچھ کیے آپ نے میری بابا کی ساری زندگی

کی کمائی عزت کو دو کوڑی کا کر دیا ہے۔۔"اظہر کے طنز پر وہ آگ بگولہ ہوتی دبی دبی چیخی تھی۔۔

نہیں نہیں غلط کہہ رہی ہو شاید تمہیں یاد نہیں لیکن میں نے تم سے کہا" تھا کہ جب تم میرے نکاح میں آؤ گی تو نہ تمہیں نقصان پہنچاؤں گا اور نہ پہنچنے دوں گا۔۔اس لیے تمھارے بابا کی عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دوں گا جب تک سب کچھ آفیشل نہیں ہو جاتا ہم یہ بات کسی سے نہیں کہیں گے۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے اسے تسلی دے رہا تھا مگر اس کی پرواہ کرتے اسے تسلی کیوں دے رہا تھا اس بات سے وہ ناواقف تھا۔۔

کوئی فرق نہیں پڑتا جلد یا بدیر بات کھلتے ہی میرے بابا کی عزت اچھالی" ضرور جائے گی۔۔"

اوکم آن یار فضول کے بے مقصد لوگوں کا اتنا ڈر۔۔؟؟ یہ ٹپکل لوگ" کیا کہیں گے والا جملہ مجھے تم سے بھی سننا پڑے گا اس بات کا اندازہ نہیں تھا مجھے۔۔ تمھارے تو لباس سے لگتا ہے کہ تم اسلام کے کتنے قریب ہو پھر بھی تمھیں دوسرے لوگوں کی پرواہ۔۔؟؟ اسلام میں نکاح کے حوالے سے رولز سیٹ ہیں۔۔ ہم نے اس کے خلاف تو کچھ نہیں کیا تو "ہم پھر لوگوں کو کیوں جوابدہ ہوں۔۔

ماہین کے جواب نے اظہر کو طیش دلایا تھا وہ سخت لہجے میں اسے مخاطب کرتے بولا جسے ماہین ناگواری میں سن رہی تھی۔۔

ایک تو ان لوگوں کی فطرت ہی ایسی ہے باقی رہی سہی کسر "لوگ کیا" کہیں گے۔۔!" والے جملے نے پوری کردی ہے۔۔ دیکھا جائے تو اس

جملے نے لوگوں کو ہماری زندگیوں میں داخل اندازی کی اجازت دے رکھی ہے جسکی وجہ سے خود سے زیادہ لوگوں کو دوسروں کی زندگیوں کی فکر ستاتی ہے انھیں دوسروں کی زندگیوں میں دلچسپی ہوتی ہے دوسروں کی زندگیوں پر باتیں کرتے ہیں تبصرے کرتے ہیں دوسروں کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں حالانکہ سورۃ حجرات میں اللہ نے خود لوگوں کو دوسروں کی ٹوہ میں رہنے سے منع فرمایا ہے۔۔"

اسکی باتوں پر ماہین آج بے حد حیران ہوئی تھی وہ شخص جسکا دور دور دین سے کوئی واسطہ نہ تھا وہ قرآن کا علم کیسے رکھتا تھا لیکن اسکی وجہ بھی اسکا جھانگیر خاندان ہی تھا جو مذہب سے قریب تھا اور بچپن میں انھوں نے اظہر جھانگیر کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کیا تھا لیکن بڑے ہوتے ہی

دیگر نوجوانوں کی طرح وہ بھی آہستہ آہستہ اس عارضی دنیا کی رعنائیوں میں کھو کر اپنا مذہب سے رشتہ کمزور سے کمزور تر کر گیا۔۔

"میں اب صرف تمھیں سمجھا کر پورے معاشرے کو تو نہیں بدل سکتا" کیونکہ لوگوں کا تو یہی کام ہے باتیں تو بنیں گی کچھ عرصہ بنیں گی تھک کر خود ہی خاموش ہو جائیں گے یا پھر انہیں کوئی دوسرا موضوع مل جائے گا لیکن کیا ہم محض انکی چند دنوں کی باتوں کی خاطر اپنی مرضی کے مطابق جینا چھوڑ دیں۔۔؟اِسی لوگ کیا کہیں گے والی سوچ نے ہم پر لوگوں کی مرضیوں اور معیار مسلط کو کر رکھا ہے ایک ایسا معیار جس پر کوئی کبھی پورا نہیں اتر سکتا۔۔ارے یہ لوگ اس قدر عجیب ہے کہ اپنے رب کا کوئی فیصلہ انکے معیار پر نہ اترے تو وہ رب سے بھی شکوے کرتے رہتے ہیں پھر ہم انسانوں کا کیا موازنہ جو ہے ہی خطا کا پتلا جہاں

تک میں جانتا ہوں انسان جو بھی کرے وہ تو صرف اپنے رب کو جوابدہ ہے ناں۔۔"

کچھ لوگ تو شاید خود کو رب کا جوابدہ بھی نہیں سمجھتے۔۔" وہ اظہر کے آخری جملے پر اسی کی شخصیت کی جانب اشارہ کرتی طنزیہ بڑبڑائی جسے اظہر نے سنا نفی میں سر ہلایا مگر کوئی رد عمل نہ دیا یہ سوچ کر کہ اس بلی آنکھوں والی پر جس طرح اسکا لیکچر ضائع گیا اسی طرح مزید بحث بھی بیکار ہو گی لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ ماہین نے اسکی باتیں نہ صرف غور سے سنی تھی بلکہ وہ اسکی باتوں پر حیران بھی تھی۔۔

لو بھئی گھر آگیا تمھارا۔۔" وہ اسی گلی کے سامنے اپنی گاڑی کھڑی کرتا" بولا جس پر ماہین بھی کھڑکی کی جانب نظر کر گئی۔۔

ٹھیک ہے اب آپ جائیں۔۔"وہ کھڑکی میں اپنی جگہ پہچان کر اب "
آخر جملہ کہتی گاڑی سے اترنے لگی۔۔
ارے ایسے کیسے امی جان نے فرمایا ہے کہ آپ کے گھر والوں سے "
معافی مانگ کر انھیں راضی کرنے کے بعد ہی گھر آؤں اور تم مجھے اپنے
"گھر والوں سے بنا ملے بھیج رہی ہو۔۔
نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے اب جو ہو گیا سو ہو گیا میں انہیں بات کر "
کے سمجھا دوں گی آپ جائیں۔۔!!"وہ سفید پوش باضمیر لڑکی اُسے
اپنے غربت کے حالات سے واقف نہیں کرانا چاہتی تھی۔۔ مگر اظہر کی
فطرت تھی کہ جس سے اسے منع کیا جاتا وہ وہی کرتا تھا وہ ماسک اور سر
پر کیپ پہن گاڑی سے اترا تا کہ کوئی اسے پہچان نہ سکے اور اصرار کرتا

اسکا پیچھا کرنے لگا جس کے باعث ماہین راستے میں کوئی مزاحمت کیے بنا کچھ ہی لمحوں میں وہ پتلی گلی سے گزر کر اپنے گھر تک لے گئی۔۔

سرخ رنگ لوہے کا بنا چھوٹا سا کمزور زنگ آلود دروازے جو کھلا تھا ماہین اس کے زریعے گھر کے اندر داخل ہوئی اظہر اسے دیکھ کر کیچڑ اور گندے پانی سے اپنے پیر بچاتا گھر کے دروازے پر پہنچا اور دو لمحوں کو دروازے پر ٹھہر کر پھر داخل ہوا۔۔اس نے کبھی ایسی جگہ آنا تو دور سوچنا بھی تصور نہ کیا تھا مگر آج وہ اپنے آپ اور اپنے فیصلے سے مجبور ہو کر یہاں کا رخ کر گیا۔۔

بعض اوقات انسان نے جو سوچا نہیں ہوتا جو اسکے تصور میں بھی نہیں ہوتا کبھی کبھی اُسے اسی موڑ سے اسی مشکلات سے بھی گزرنا پڑتا ہے اور اسی کو زندگی کہتے ہیں جو نا قابل یقین، بے اعتبار اور بے وفاسی ہے۔۔

گھر میں داخل ہوتے اسنے ماسک نیچے کیا اور بھنویں اٹھا کر حیرت سے گھر کے حال کو دیکھا جو چند قدموں پر مشتمل کھلا صحن اور سامنے ایک ہی کمرہ تھا صحن کی کچی دیواریں جن کی بنیادیں کمزور محسوس ہوتی تھیں صحن کے ایک کونے میں چھجے کے نیچے زمین پر چولہا موجود تھا جبکہ اسکے اوپر مصالحہ جات دال کی کی برنیاں کچھ ضروریات کے چند برتن ترتیب سے رکھے تھے۔۔اور اب وہ کمرے کی جانب دیکھتا بڑھا جہاں ہاجرہ بیگم سادہ لباس میں سر پر دوپٹہ ٹکائے اسکے استقبال کو کھڑی تھی۔۔

"اسلام و علیکم۔۔آنٹی!!"اظہر صحن ہوتا ہوا کمرے کی دہلیز تک پہنچ کر ہاجرہ بیگم کی نظروں سے کچھ شرمندگی محسوس کرتا گویا ہوا۔۔

"واعلیکم اسلام آندر آؤ۔۔"وہ سرد لہجے میں گویا ہوتی اظہر کو کمرے میں لے آئی جہاں ایک کونے میں پڑی چارپائی پر کمزور لاغر سلیم خان لیٹا تھا جس نے اظہر کی حیرانگی میں مزید اضافہ کیا وہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ کیا یہ وہی سلیم خان ہیں جو مضبوط پہلوان کی مانند لمبی چوڑی جسامت کا حامل شخص تھا جوان کے گھر کی دیکھ بھال کرتا تمام زمہ داری تمام فرائض خود ادا کرتا تھا آج کس قدر لاچار اور مجبور بستر پر پڑا ہے اسکے سرہانے پر عبایا میں ماہین بیٹھی تھی جو والد سے سرسری گفتگو کر کے اب اظہر کی آمد پر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اظہر حیرت سے آنکھیں پھاڑے سیلم خان کے قریب پہنچ کر تکنے لگا، اسے اپنی آنکھوں پر اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔اتنے میں ہاجرہ بیگم نے کرسی سرکائی اور اظہر کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

اظہر نے کمرے کا حال دیکھا جہاں کمزور دیواروں سے اسکا گلابی چونا دیا رنگ جگہ جگہ آ کھڑا ہوا تھا کونے میں کچھ تین درمانی بیٹیاں پڑی تھیں جس پر نفاست سے کڑھائی دار سفید صاف ستھرا کپڑا بچھایا گیا تھا اور اس کے اوپر کچھ کتابیں رکھی گئی تھی۔۔کمرے میں دیوار کے قانس پر کچھ چند برتن ترتیب سے سجائے رکھے تھے جو پرانی تہذیب کا عکاس تھے۔۔دوسرے کونے پر دو لکڑی کی کرسیاں لگائی گئی تھی اور ایک چھوٹی سی ٹیبل جو سیلم خان کی چارپائی کے ساتھ موجود تھی جس پر کچھ ادویات اور صاف پانی کی بوتل رکھی گئی تھی۔۔گھر کی طرح گھر میں

موجود سامان بھی مختصر تھا گھر سادہ اور غربت کی وضع عکاسی کرتا تھا مگر ہر چیز صاف ستھری اور ترتیب سے رکھی گئی تھی جو خوبصورت نہ ہوتے بھی گھر کو خوش نما بنا رہی تھی۔۔

اسلام و علیکم آنکل یہ۔۔یہ کیا ہو گیا آپ کو۔۔؟"وہ حیرت سے سیلم" خان کو دیکھتا سوال کرنے لگا۔۔

تت۔تم اب ب ا بھی یہاں تک۔کیوں آئے ہو۔۔؟" سیلم خان اسے" اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر نظریں اسکی جانب اُٹھائے برہمی میں بولا۔۔

آپ سے بات کرنے آپ کو منانے آیا ہوں۔۔اس امید پر کہ آپ" مجھے اپنے بیٹے کی طرح سمجھیں گے اور معاف کریں گے۔۔"وہ کرسی کو چارپائی کے قریب کرتا اس پر براجمان ہو کر مدھم آواز میں بولا۔۔

ببب۔بیٹے کک۔ کبھی عزز۔عزتوں سے نہیں کک۔کھیلتے۔۔" سیلم" خان اپنی نظریں پھیر تازبان کو بامشکل حرکت دیتا اپنا جملہ ادا کر گیا۔۔

نہیں آنکل اتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ عزتوں سے کھیلوں گا میں نے" صرف شریعت پر چل کر ایک جائز رشتہ بنایا ہے میں مانتا ہوں کہ میرا طریقہ غلط تھا مگر میں نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس سے آپکی عزت پر کوئی آنچ آئے اور میں اس بات کو ثابت بھی کر سکتا ہوں لیکن پھر بھی "آپ جو چاہیں مجھے سزا دے سکتے ہیں۔۔

"اہم۔۔ہمم۔۔ہماری کک۔کیااوقات تت۔تم جیسے ممم۔مضبوط

طط۔۔طاقتور انسان کو سسزادیں۔۔"

"آنکل پلیز آپکے الفاظ تکلیف دہ ہیں ایسامت کہیں پلیز۔۔"

"طریقہ کیوں غلط اختیار کیا۔۔؟تم تو بہت اچھے اور سمجھدار تھے یہ

ناجانے کیا ہو گیا تمھاری عقل کو۔۔"ہاجرہ بیگم جو اظہر کے پاس کھڑی

تھی سرد لہجے میں اسے مخاطب کرتی تعجب سے گویا ہوئی۔۔

"یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔"وہ خاموشی اختیار کیے نظریں جھکا گیا اور

پھر مدھم سا میں خود سے بڑبڑایا۔۔

آپ دونوں پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔"وہ بے بسی اور شرمندگی اپنا آخری جملہ ادا کرتا سر جھکا گیا۔۔

"معاف کر دو سلیم اسمیں اسکا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔۔ہوتا وہی ہے جو رب چاہتا ہے۔۔"ہاجرہ اظہر کی شرمندگی کو محسوس کرتی اب اپنے شوہر سے بھی سفارش کرنے لگی جس پر اظہر نے کچھ امید محسوس کرتا سر اٹھا کر پھر سے سیلم کی جانب نظریں کر گیا۔۔

"ا۔۔آآپ بے فکر رہیں کوتاہی ہوئی ہے مگر اب سب کچھ آفیشل ہو گا آپکی عزت کا خاص خیال رکھوں گا۔۔مام ڈیڈ بھی آپ سے بات کریں گے۔۔"

اظہر اسکا ہاتھ تھامے مزید تسلی دیتا گویا ہوا جس پر سلیم خان ہلکے سے سر اثبات میں ہلا گیا۔۔

"تھینک یو تھینک یو سوچ آنکل۔۔فرمان کیسا ہے کہاں ہے مجھے اس سے بھی معافی مانگنی پڑے گی۔۔؟"

اظہر نے شکریہ ادا کرتے اب ماہین کے بڑے بھائی کی کمی محسوس کرتا اس کے متعلق سوال کرنے لگا اسے اندازہ تھا کہ آگر ایک بھائی کو اپنی بہن کے متعلق کوئی ایسی خبر ملے تو وہ کاٹنے کو دوڑتا ہے مگر اس گھر میں تو ماہین کے بھائی کا نام ونشان تک نہ تھا جسے اظہر نے بھی محسوس کیا۔۔

"اسے جلال بھائی نے۔۔"اظہر کے جواب میں ہاجرہ بیگم نے بات شروع کی ہی تھی کہ سیلم نے اسے اشارہ کرتے ٹوک دیا۔۔

"کیا جلال۔۔؟ بتائیں پلیز۔۔سب کچھ ٹھیک تو ہے ناں فرمان ٹھیک ہے۔۔؟"ہاجرہ بیگم کی ادھوری بات کو محسوس کرتا اظہر یک دم بول اٹھا۔۔

"سلیم اب رشتہ جڑ گیا ہے ہمیں بتانا چاہیے۔۔وہ اب جلال بھائی کے پاس رہتا ہے اُسے اپنی طرف کر دیا ہے جلال بھائی نے۔۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

"کیا ایسے کیسے اپنے طرف کر دیا۔۔؟ یہ کیا بات ہوئی۔۔کیا کسی کو اتنی آسانی سے اپنی طرف کیا جا سکتا ہے۔۔؟"ہاجرہ بیگم نے حقیقت سے پردہ اٹھایا تو اظہر بھی ایک بار پھر حیران ہوا اسے یہ بات ناقابلِ یقین سی لگی۔۔

"بس بیٹا فرمان جوان خون ہے جذباتی ہے اسے بہکانا آسان ہے۔۔"

آگر ایسا ہے تو میں بھی اس سے بات کر کے آپکی طرف بہکانے کی "کوشش کروں گا۔۔

اسکی بات پر ہاجرہ بیگم مسکرائی۔۔

تھوڑی دیر گزرتے اظہر کی خاطر تواضع کی گئی جس کے بعد جہانگیر خاندان کے دیگر افراد بھی حاضر ہوئے تھے اور انکے افہام و تفہیم سے آگے کے تمام معاملات طے پائے۔۔

-------------سونی رائٹس-------------

تین ماہ بعد۔۔

بلاآخر سیلم خان کو راضی کرنے کے بعد اظہر ماہین کے تین مہینے ایک دوسرے کے ساتھ جہانگیر مینشن میں گزرے تھے۔۔ان تین مہینوں میں اظہر نے سیلم خان کو بستر سے اٹھنے کے قابل بنادیا تھا انکا بہترین علاج کروایا جس سے سیلم خان کی صحت بہتر ہوئی تھی۔۔

آج انکے نکاح کو تین مہینے مکمل ہوئے ماہین نے بھی اظہر کے ساتھ اپنے رشتے کو رب کی رضامان کر یہیں اپنی زندگی گزارنے کے لیے راضی ہوچکی تھی لیکن اظہراب بھی اپنے فیصلے کو لے کر مطمئن نہیں تھا نہ اسکے لئے زندگی میں آگے کی منزل واضح ہو پارہی تھی لیکن اسکا رویہ ماہین کے ساتھ بہتر تھا وہ چاہ کر بھی اسے تکلیف نہیں دے رہا تھا ماہین اسکی دیکھ بھال بطور اپنا فرض نبھاتی تھی اسکی ہر چیز اسکے کہنے سے پہلے

اس تک پہنچاتی تھی جبکہ اظہر کا نویرہ سے بھی کافی عرصے سے رابطہ منقطع تھا۔۔

دوپہر کا وقت تھا ماہین آج کمرے میں والدہ سے فون گفتگو کے بعد کال کاٹ گئی تھی کاٹن کا فروزی لباس پہنے دوپٹہ اوڑھے وہ میک اپ سے پاک خوبصورت چہرہ لیے صوفے پر بیٹھی تھی جہاں بنا دستک دیے اظہر سیاہ پینٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا کمرے میں اچانک داخل ہوا۔۔

اچھا ہوا تم مل گئی ایک گڈ نیوز دینی ہے۔۔" وہ صوفے کے پاس کھڑا" ہوتا آتے ساتھ ہی بے ساختہ بولا۔۔

وہ کیا۔۔"ماہین بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتی تعجب سے سوال کرنے لگی۔۔

مسٹر جلال خان کے قبضے میں جو سیلم آنکل کا گھر تھا وہ چھڑالیا ہے۔۔"
"آج فائنلی سیلم آنکل کو انکا گھر مل گیا۔۔

"واقعی۔۔یااللہ تیرا بے انتہا شکر ہے۔۔"
وہ کچھ پر مسرت انداز میں بولا تھا جسے سن کر ماہین کے چہرے پر بھی خوشی کے تاثرات عیاں ہوئے اور شکر کا کلمہ پڑھتی جواباً بولی۔۔ جبکہ اظہر اسکے تاثرات کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

اپنے رب کے بعد میں آپکی شکر گزار ہوں کیونکہ یہ سب آپکی بدولت "ممکن ہوا ہے۔۔

لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا کہ یہ میری وجہ سے ہوا ہے نہ میں نے کوئی اتنا" اہم کام کیا ہے۔۔ یہ جن کا حق ہے کبھی نہ کبھی تو ان تک پہنچنا ہی تھا ہاں it's لیکن تھوڑی بہت کانٹریبیوشن اگر میرے ذریعے ہوئی ہے تو کہ اس نیک کام کے لیے اللہ نے مجھ an honor for me جیسے گناہ گار کا انتخاب کیا، یہ میرے لیے واقعی بہت بڑی بات ہے اس لیے اس بات کی خوشی مجھے بھی اتنی ہی ہوئی ہے جتنی کہ تمھیں۔۔" وہ اپنی بات مکمل کرتا اب ماہین کا جواب سنے بنا واپس دروازے کی جانب پلٹا۔۔

آپ کو شاید سمجھنے میں غلطی کی میں نے۔۔ صرف وہ وقت ٹھیک" نہیں تھا ورنہ رب کے فیصلے ہمیشہ درست ہوتے ہیں۔۔" وہ کچھ ڈھکے

چھپے الفاظ میں اظہر کی تعریف کرتی بولی جس پر اسکے قدم یک لمحہ رکے اور وہ پلٹ کر رسماً سا مسکرایا۔۔

بیشک۔۔!!"اظہر مسکراتے اپنا ایک لفظ ادا کرتا کمرے سے روانہ ہوا" جبکہ ماہین کے دل میں مسلسل مثبت کردار سے وہ کہیں آہستہ آہستہ اپنی جگہ بنا رہا تھا۔۔۔

رب العالمین نے عورت کے دل کو موم سا نرم بنایا ہے وہ محض تھوڑی سی مہربانی اور تھوڑے سے توجہ سے پگھل جاتا ہے جسکا بعض اوقات غلط لوگ غلط فائدہ اٹھا کر عورت کو ہمیشہ کی دلدل اور ہمیشہ کے خسارے میں پھینک دیتے ہیں بس سمجھداری یہی ہے کہ پہلے اس انسان کو اچھے سے پرکھا جائے۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

"""تمھاری کالز آرہی تھی سوری تھوڑا بزی تھا اس لیے اٹھا نہیں پایا۔۔
اظہر اپنے اسٹڈی روم میں آکر راکنگ چیئر پر بیٹھا فیاض کو کال ملاتے گویا
ہوا۔۔

کہاں ہو آج۔۔"فیاض جو اپنے آفس میں موجود تھا جوابا بولا۔۔"

"کیس میں مصروف تھا سلیم آنکل کو انکا گھر مل گیا ہے خیر سے۔۔"
چلو یہ اچھی خبر ہے۔۔"فیاض اظہر کے منہ سے ماہین کے والد کے"
حوالے سے خبر سن کر کچھ حیران سا ہوا مگر ظاہر نہ کیا۔۔

"ہاں بالکل تم بتاؤ کالز آئی تھیں سب کچھ ٹھیک ہے۔۔"

"مجھے کام کے حوالے سے بات کرنی تھی مگر سیلم خان کے گھر کی خبر سن کر تم مجھے امیزڈ کر دیا۔۔نویرہ کی جانب اپنے مقصد کے لیے قدم بڑھانے کے بجائے تم ماہین کے خاندان والوں کی خدمتوں میں لگے ہوئے ہو۔۔"بلآخر جو بات اسے تعجب میں ڈالے تھی وہی بات اس نے اظہر سے بیان کر دی۔۔

"فیاض جب میں پہلی بار اس بلی آنکھوں والی کے گھر گیا ناں مجھے آپنے فیصلے پر اور اس کے ساتھ کیے گئے عمل پر پچھتاوا ہوا۔۔وہ لوگ بہت

مشکل میں تھے اور میں اسکی مشکلیں بڑھانے کے بجائے کم کرنا چاہتا ہوں۔۔"

"وہ تو ٹھیک ہے مگر نویرہ کا کیا۔۔؟؟"

"نویرہ نے بلاک کیا مجھے۔۔!! کل اُسے کسی دوسرے نمبر سے کال کر کے ایٹ لیسٹ بات ضرور کروں گا اور ابھی فلحال میں سیلم آنکل کی مشکلات کچھ کم کردوں پھر انکی بیٹی سے بھی بات کروں گا نویرہ کے بارے میں تاکہ آگر میں اسے چھوڑ بھی دوں تو انکے مسائل میں اضافہ نہ ہو۔۔" اظہر کی باتوں سے ظاہر تھا کہ وہ اب بھی نویرہ کے لیے کھڑے کھڑے ماہین کو اپنی زندگی سے نکالنے پر بالکل تیار ہے۔۔

میرا مشورہ ہے کہ نویرہ کو بھول جاؤ۔۔اُس نے تمھاری نکاح کی خبر" سن کر تم سے اس وقت سے لے کر اب تک کنارہ کشی اختیار کی ہوئی ہے کبھی تمھارا حال تک نہیں پوچھا۔۔ایسی لڑکی کے لئے تم ماہین کے ساتھ ایک بار پھر زیادتی کروگے یہ مناسب نہیں ہے۔۔"اظہر کے ارادوں سے خوف کھاتا وہ بطور ایک بہترین دوست اسے ایک بہترین مشورہ دے گیا تھا۔۔

ہمم شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن اپنی زندگی ایک ناپسندیدہ کے" ساتھ بھی نہیں گزار سکتا میں۔۔بہر حال ابھی کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں سارے مسائل آہستہ آہستہ کچھ کم ہوئے ہیں تو کل ہی ٹھیک سے سوچوں گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔۔"

اظہر جو پہلے ہی اپنے دل و دماغ کی جنگ میں الجھا تھا مزید کسی کیفیت اور فیصلوں کی جنگ میں الجھنے کے قابل نہیں تھا لیکن اسکے لیے اب جلدی ہی کوئی فیصلہ کرنا بھی ضروری تھا۔۔

۔

۔

وہ جو صوفے پہ سکون سے سوئی تھی اب عبادت کی غرض سے بنا الارم کے اس کی آنکھ کھلی۔۔ آنکھیں کھولتے اس نے کمرے میں بیڈ کے ایک سائیڈ پر موجود لیمپ کے باعث ہلکی ہلکی روشنی محسوس کی۔۔ نیند سے بیدار ہوتے اس نے آنکھیں مسلیں اور صوفے سے اٹھ بیٹھ کر دیوار پر نصب گھڑی پر نیم آنکھیں وا کیے ایک نظر ڈالی جو چار بجا رہی تھی اور فجر ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا وہ وقت کا اندازہ لگاتے صوفے سے اٹھ کر خود پر دوپٹہ ٹھیک کرتی ڈریسنگ روم کی جانب قدم بڑھا

گئی۔۔ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے منتخب کر کے وہاں سے نکلتی اب آہستہ سے باتھ روم میں خود کو بند کر گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر اب کمرے میں دوبارہ داخل ہوئی گیلے بالوں کو ٹاول سے سکھاتے حجاب کیے اب پلٹی تھی جہاں اسکی نظر اچانک اظہر جہانگیر پر پڑی جو بستر پر سیدھی جانب کروٹ لیے گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔

ماہین اظہر کو سوتے دیکھ کر اسکے بستر کے قریب قدم بڑھاتے پہنچی اور گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ کر اس خوبرو نوجوان کے چہرے کو قریب سے دیکھنے میں محو ہوئی۔۔

آپ بہت اچھے ہیں۔۔آپ کو جب میں سمجھی ہوں تو آپ سے محبت" کیسے بنا نہ رہ سکی یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے میرے محرم سے محبت ہوئی۔۔آپکی زندگی میں بھی وہی سکون لاؤں گی جو آپ میری زندگی "اور میرے دل میں لائے۔۔

وہ اسکے خوبصورت چہرے کو تکتی سرگوشی نما خود سے گویا ہوئی اور مسکراتے اپنی جگہ سے اٹھ کر عبادت کی غرض سے کمرے سے باہر نکلتی عبادت گاہ کی جانب روانہ ہوئی۔۔

ماہین کے خاندان کے لیے کی جانے والی اظہر کی مہربانیاں اب ماہین کے دل میں اظہر کے لیے محبت پیدا کرنے کا سبب بنی تھی جس کا آج اس نے کھلے دل سے اقرار تو کر دیا تھا مگر اظہر جہانگیر ماہین کے جذبات سے

ناواقف تھا۔۔کیا ہو گا جب اظہر کو خبر ہو گی کہ کوئی اس کے واسطے دل میں بے تحاشہ محبت بھر کے بیٹھا ہے کوئی اس کے لیے اپنا دل و جان بھی نچھاور کرنے کو تیار ہے۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

ZNZ Zubi Novels Zone

مکمل صبح ہو چکی تھی اظہر جہانگیر آج سفید شرٹ پر سلور رنگ کا بلیزر کوٹ اور بلیزر سے ہم رنگ پینٹ پہنے ہوئے سیاہ جیل سے سیٹ کیے بال ہاتھ میں مہنگی گھڑی پیرو میں سیاہ چمکتے جوتے وہ خوبرو نوجوان ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا بالکل تیار ہو چکا تھا۔۔اتنے میں ماہین بھی اسے ناشتے پر بلانے کے لیے کمرے میں داخل ہوئی جسے ڈریسنگ مرر کے سامنے تیار دیکھ کر وہ اسکے روپ میں کھو سی گئی تھی۔۔

اظہر نے بھی قدموں کی آہٹ سے ماہین کو کمرے آتا محسوس کیا جواب خاموش اسکے پیچھے کھڑی آئینے میں اظہر کو دیکھ رہی تھی ماہین کے کمرے میں آنے کے بعد بھی خاموشی تھی کچھ لمحوں تک اس کی جانب سے کوئی رد عمل نہ پا کر اظہر بھی اسکی جانب پلٹا جو محو سی کیفیت لیے ہوئے آئینے میں اظہر کا عکس دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا ہوا تم آگئی بات کرنی تھی مجھے۔۔!!" اظہر اس سے مخاطب ہوا" مگر اب بھی کوئی رد عمل نہ پایا۔۔ "جی۔۔؟" وہ کچھ بے دھیانی میں بولی اسکا دھیان اظہر کے روپ پر تھا جسے محسوس کر تا وہ مدھم سا مسکرایا۔۔

ہیلو بلی۔۔!!ابھی میری بات پر توجہ دے دو کیونکہ میں اس وقت ذرا" جلدی میں ہوں۔۔" وہ رعب دار سنجیدہ لہجے میں دوبارہ ماہین کو مخاطب کرتے آسکی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔۔

جی جی کہیں میں سن رہی ہوں۔۔!!"اظہر کے جملے پر وہ اپنے جملے" سے یوں ظاہر کرنے لگی گویا اسنے پہلی دفع میں ہی اظہر کی بات سن لی ہو۔۔

واقعی۔۔؟؟"وہ آئی برو اچکاتے پھر سے مسکرایا۔۔"

جی جی۔۔آپ بتائیں۔۔؟"وہ جواباً سنجیدگی سے سر اثبات میں ہلا" گئی۔۔

مجھے کہنا تھا کہ مجھے آج کچھ فلمز کے لیے سانگز کا پروجیکٹ ملنے والا "
ہے، تو میں ابھی وہیں میٹینگ کے لیے جا رہا ہوں۔۔ ناشتہ نہیں کروں
گا اور دوپہر کو بھی گھر نہیں آؤں گا۔۔ اوکے۔۔"

وہ مدھم اور سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کرتے گویا ہوا جبکہ ماہین پر اسکے
پیشے کے متعلق یہ ذکر کچھ ناگوار سا گزرا کیونکہ وہ اظہر کے موسیقی سے
متعلق پیشے کو پسند نہ کرتی تھی مگر یہ پیشہ تو اظہر کا جنون تھا بس یہی سوچ
کر وہ خاموش رہی۔۔

ٹھیک ہے۔۔" وہ پھر سر اثبات میں ہلاتے جواباً بولی۔۔"

اوکے۔۔" وہ آخری لفظ ادا کرتا پلٹ کر کمرے سے روانہ ہونے لگا۔۔"

Zubi Novels Zone

اپنا خیال رکھیے گا۔۔خدا حافظ۔۔"اسے پلٹتا دیکھ ماہین نے دوبارہ اسے" مخاطب کیا جس پر اظہر کے قدم رکے ماہین کے یہ الفاظ اظہر کے دل میں کہیں گہری جگہ پر لگے تھے کیونکہ اس کے لیے اتنی پرواہ سے بھرپور الفاظ آج تک نویرہ نے کبھی نہیں کہے تھے۔۔

ہمم اوکے تھینک یو سو مچ۔۔بائے"ماہین کی بات سن کر اس کی " جانب گردن موڑے حیرت سے اسے تکنے لگا اور تکلفانہ انداز میں سر ہلاتے گویا ہو کر روانہ ہوا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

کورٹ کے فیصلے کے مطابق سیلم خان کو اسکا گھر مل چکا تھا اور فیصلہ آتے ہی مجبوراً سامان باندھ کر جلال کو وہ گھر خالی کرنا پڑا تھا جس میں سیلم خان کا بیٹا فرمان اور جلال کے کچھ اہم لوگ رہائش پذیر تھے۔۔

اگلی صبح فیصلے کے مطابق سلیم خان اپنی زوجہ اور چھوٹی بیٹی رابعہ کے ہمراہ ڈیڑھ سال بعد اپنے گھر میں کلمہ پڑھ کر قدم رکھتا داخل ہوا جس کے پیچھے اسکی زوجہ بھی رابعہ کا ہاتھ تھامے گھر میں آئی تھیں۔۔

سلیم نے گھر کے صحن کو دیکھا جو اب خالی تھا لیکن اسکی حالت زار پر اسے افسوس ہوا۔۔ گھر کو دیکھنے سے معلوم ہو رہا تھا کہ ان ڈیڈھ سالوں میں گھر کی صفائی نہیں کی گئی دیواروں کے رنگ بھی پھیکے پڑ گئے تھے صحن سے اسنے کمروں کی جانب دیکھا تینوں کمروں کو تالے پڑے تھے

جسے دیکھ کر وہ آگے بڑھا اور جو چابیاں اسکے ہاتھ میں تھیں انہی سے تالا کھول کر کمروں کا جائزہ لیا جو صحن کی طرح خالی تھے مگر صاف نہیں تھے۔۔

کیا حال کر دیا ہے ان کمبختوں نے ہمارے گھر کا۔۔!!"ہاجرہ بیگم" صحن کو دیکھ کر بے ساختہ گویا ہوئی۔۔

فکر مت کرو ہم مل کر سب ٹھیک کر دیں گے بس رب کا شکر ہے کہ" ہمیں ہمارا گھر مل گیا۔۔" سیلم خان جوا باً زوجہ کو تسلی دیتا ہوا بولا۔۔

گھر کا دروازے کھلا تھا جس کے سبب فرمان بھی شان و شوکت سے اکڑتے رعب دار انداز میں قدم لیتا گھر میں داخل ہوا مناسب قد کاٹھ کا

کلف لگے سفید شلوار قمیض میں ملبوس اور سیاہ پشاوری چپل پہنے لمبی مونچھیں لیے بال بنائے وہ کسی سردار کا بیٹا لگ رہا تھا اور یہ عادتیں اسکی جلال نے ہی بگاڑ رکھی تھیں ماتھے پر بل ڈالے وہ آہستہ آہستہ لمبے ڈاگ بھرتا صحن کی جانب بڑھا۔۔

"یہ گھر جو تمھیں ملا ہے زیادہ دیر تمھارے پاس رہنے نہیں دوں گا۔۔" وہ بھاری آواز سے سرد لہجے میں اپنے ہی والدین کی بے ادبی کرتے بولا جسے سن کر ہاجرہ بیگم کی ممتا جوش میں آئی اور یک دم پلٹ کر دروازے کے جانب تکنے لگی جہاں اسکا سگا بیٹا دشمن بنا آنکھوں میں آگ لیے کھڑا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرا تو سب کچھ تمھارا تھا مگر افسوس کہ تم ہمارے نہ ہو سکے۔۔!!"""

سیلم خان فرمان کی آواز سنتے ہی کمرے سے پلٹ کر باہر نکلا اور فرمان کو اسی کی ٹون میں جواب دے گیا جس کا جواب فرمان پر ناگوار گزرا۔۔

جانتا ہوں کہ کس کے دم پر اچھل رہے ہو تم لوگ۔۔اُس بر گر کے بھی ہوش ٹھکانے لگا دوں گا۔۔ خود کو پیسے کے زور پر بہت ہوشیار سمجھتا ہے۔۔!!"

وہ سخت لہجے میں غراتا گویا ہوا اور اسی دوران وہ طیش میں گھر کے وسط تک پہنچا وہ اپنی بات میں اظہر کی جانب اشارہ کر گیا تھا۔۔اسے لگا کہ اظہر ایک کمزور اور پیسے کا سہارا لے کر اپنا دفاع کرنے والوں میں سے ہے جبکہ وہ اسکی سخت جان ضدی اور غصیلی شخصیت سے واقف نہیں تھا۔۔

کوئی کسی کا حامی مددگار نہیں بن سکتا ہاں مگر جسے رب چاہے ذریعہ بنا" دے لیکن حقیقی مدد رب کی ہی ہوتی ہے اور میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں جس نے ہماری زندگی میں ہمیں سگے بیٹے سے زیادہ بہترین شخص عطا فرمایا۔۔ میری زندگی کے تلخ تجربات میں اس ایک اہم تجربے کا اضافہ ہوا یہ جان کر کہ دردمندی اور احساس خونی رشتوں کی جاگیر "نہیں ہے یہ احساس آپ کو کسی غیر سے بھی مل سکتا ہے۔۔

سیلم خان باوقار انداز اور بھاری آواز میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گویا ہوا تھا جسے ماتھے پر بل ڈالے فرمان ناگواری سے سن رہا تھا جبکہ ہاجرہ بیگم اپنی بیٹی کے پاس کھڑی فرمان کے رویئے پر حیرت زدہ تھی کہ اسکا رویہ آج بھی ڈیڑھ سال پہلے جیسا تھا عموماً اولاد ایک دن بھی

آپنے والدین سے جدا رہے تو تڑپ اٹھتا ہے جبکہ یہ کیسی اولاد تھی جسکا دل اس قدر سخت ہو چکا تھا یہی سوچ لیے وہ فرمان کو دیکھ رہی تھی۔۔

"تم لوگوں کو میں کبھی عزیز تھا ہی نہیں اور نہ کبھی تم لوگ میری قدر و قیمت کو سمجھے۔۔وہ قدر جو چچا جان سمجھ گئے تھے۔۔"فرمان جبڑا بھینچتے ماتھے پر شکن لائے اپنی صفائی میں بولا تھا۔۔

خونی رشتوں میں قدر و قیمت انسان کو پیدا ہوتے ہی حاصل ہو جاتی" ہے اور پھر وہ انسان پر منحصر ہے کہ اس قیمت کو بڑھتا یا گھٹاتا ہے جبکہ غیر کو یہ قدر و قیمت بنانی پڑتی ہے اظہر نے محنت کی اور ہمارے دلوں "میں جگہ بنالی۔۔

اظہر!!!اظہر!!!اظہر!!!اس اظہر کو تو میں نہیں بخشوں گا بہت جلد وہ" میرے غضب تلے آئے گا لیکن ساتھ تم لوگوں کو بھی سبق سکھاؤں گا۔۔ جتنا خوش ہونا ہے ابھی ہو جاؤ کیونکہ آگے سانس تک نہیں لینے دوں گا۔۔" وہ مسلسل اظہر کی مہربانیاں سن کر طیش میں آتا چلاتے بولا اس گمان کے ساتھ کہ اس کے الفاظ سے گھر والوں کے دل میں اس کی دہشت بیٹھ جائے گی۔۔

"شرک کے بعد دوسرا بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے اور تم نے نہ صرف نافرمانی کی بلکہ ہمیں دھوکا دیا۔۔ مجھ سے میرا گھر چھینا اور مجھے تنہا کر دیا پلٹ کر دیکھا تک نہیں جبکہ وہ ایک غیر ہو کر مجھے اپنے پیر وپر کھڑا کر گیا مجھے میرا گھر دے گیا جواب مجھے میرے بیٹے سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔"

سیلم نے پست آواز میں فرمان کو مخاطب کیا جس پر وہ غصے سے سرخ ہوتا سیلم کی جانب قدم بڑھا گیا۔۔

"میں۔۔!"

"تمھارے دل پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ہے جس پر بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے مجھے۔۔!! ہماری تو خیر ہے ہم سہ جائیں گے تمھارا رویہ مگر تمھارے ساتھ آخرت کے معاملے کا سوچ کر میں تمھارے لیے فکر مند ہو جاتا ہوں۔۔"

فرمان مزید کچھ کہتا سیلم نے اسکی بات ٹوکتے آخری جملہ ادا کیا یہ بات فرمان کو اپنے دل پر لگتی محسوس ہوئی اسکے چہرے کے تاثرات بدلے اور وہ بنا کوئی رد عمل ظاہر کیے واپسی کی جانب پلٹا۔۔

Zubi Novels Zone

فرمان کر رو یئے پر ہاجرہ بیگم کے آنکھوں سے آنسو گرے تھے جسے محسوس کرتا سیلم اسکے قریب پہنچا اور دلاسا دینے لگا۔۔ کچھ تسلیاں اور دلاسوں کے بعد انہوں نے گھر کا حلیہ درست کرنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ اپنے سامان کو اس گھر میں لانے کا فیصلہ کیا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

وہ اپنے کام سے گھر لوٹا اپنے کمرے میں ٹہلتا پریشانی کے عالم میں موبائل کان سے لگائے مقابل کی آواز کا منتظر تھا۔۔

ہیلو نویرہ میں اظہر بات کر رہا ہوں۔۔ کیسی ہو۔۔"کال ریسیو ہوتے" وہ بے ساختہ ایک جگہ ٹھہر کر گویا ہوا۔۔

اظہر۔۔!!کیوں کال کی ہے تم نے۔۔؟"نویرہ نے طویل عرصے بعد" اظہر کا نام اسی کی آواز میں سنا تھا جسے سن کر وہ یک دم چونکتی سرد لہجے میں جواباً بولی۔۔

تم سے ملنا چاہتا ہوں سکون سے آمنے سامنے بیٹھ کر بات کریں گے" جتنے بھی گلے شکوے ہیں کر لینا لیکن ایک دفع مل لو۔۔آئی وانٹ تو ٹالک۔۔"

"اب تمھیں گلے شکوے دور کرنے کا خیال آیا ہے۔۔؟؟"

وہ اظہر کی بات پر سخت لہجہ اپناتے بولی۔۔

نہیں یار میں نے تو ہمیشہ سے تمھیں کال کرنے کی کوشش کی تم سے" بات کرنا چاہی تم نے ہی موقع نہیں دیا۔۔"وہ کچھ بے بسی اور التجائی لہجے میں بولا۔۔

لسن اظہر!! تم اب شادی شدہ ہو تم سے اب بات کرنے کا کوئی فائدہ" نہیں تو موقع دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے تم نے دل توڑا ہے میرا "جس کی بھرپائی تم کبھی نہیں کر پاؤ گے۔۔

وہ آج پھر سے خود کو مظلوم اور اظہر کو ظالم بنا کر اس پر سارا ملبہ ڈالتی اس کا موقف اور مزید بات سنے بغیر گفتگو کا اختتام کرتے کال کٹ کر گئی۔۔

نہیں نویرہ۔۔!!میری جان۔۔میری بات تو سن لو یار۔۔ہیلو نویرہ،،"

"!!نویرہ۔۔

اظہر اسے پکارتا رہ گیا مگر اسے اندازہ ہوا کہ وہ کال کٹ کر چکی ہے جس پر وہ دوبارہ کال ملانے لگا اور پھر ٹہلنے کی غرض سے اپنے قدم پیچھے لیتا ہوا پلٹا جس پر اس نے دروازے کے قریب ماہین کو دیکھا جو خود پر ضبط رکھے ہوئے حیرت زدہ چہرہ لیے ساکت کھڑی اظہر کو ہی دیکھ رہی تھی، ماہین کے ساکت وجود اور چہرے کے اڑتے رنگ سے اندازہ ہوا کہ وہ اظہر کی کال پر گفتگو سن چکی ہے۔۔

وہ ماہین جس کے دل پر نئی نئی محبت نے دستک دی تھی اظہر کے منہ سے کسی غیر کے لیے پرواہ پریشانی اور بے تکلف الفاظ اسکے اسی دل میں خنجر کی مانند چبھے تھے یقیناً جب اپنے شوہر کے دل میں کسی اور کے لئے محبت

کا ہونا اور وہ بھی تب جب بیوی اپنے شوہر کی محبت میں گرفتار ہو ایک سب سے بڑا اور تکلیف دہ درد ہے جسکا اندازہ کبھی کوئی نہیں لگا سکتا سوائے اس کے جس پر بیت رہی ہو۔۔

ماہین کی بے بسی کے سبب آنکھیں بھر آئی تھیں اظہر کو بھی ماہین کی حالت دیکھ کر محسوس ہوا کہ وہ گفتگو سن چکی ہے۔۔وہ ماہین کو دیکھ شرمندہ سا نظریں چراتا موبائل پینٹ کی جیب میں کھسکھاتا اس کے قریب پہنچا اور اسے کمرے میں اندر لاتے دروازہ بند کر گیا۔۔

"ا۔۔ا۔۔۔تت۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو تم تو میرے خیال سے اپنا گھر دیکھنے گئی تھی ناں۔۔؟ اتنی جلدی واپس آگئی۔۔؟" وہ اپنا ماتھا کھجاتے

آغاز میں ہڑ بڑاتے ہوئے گویا ہوا اور پھر بہت آسانی سے بات بدل گیا تھا۔۔

میں نہیں گئی دادی کی طبعیت خراب تھی اس لیے کل جاؤں گی۔۔""
وہ اسکی آنکھوں میں اپنی ہری پر اسرار آنکھیں گاڑھتے سرد لہجے میں بولی۔۔ماہین اظہر کی آنکھوں میں اپنے لیے کوئی تعلق، کوئی رشتہ، کوئی جزبہ ڈھونڈ رہی تھی مگر اسکی آنکھیں بے مروّت بے تاثر سی تھی جن میں ماہین کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔۔

دادی کو کیا ہوا۔۔ کہاں ہیں وہ اس وقت۔۔؟"وہ کچھ لمحے پہلے کے" معمالات کو جان بوجھ کر بھولنے کا اظہار کرتے انجان بن رہا تھا وہ لمحے جو ماہین پر قیامت بن کر ٹوٹے تھے۔۔

"وہ ٹھیک ہیں اپنے کمرے میں ہیں۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولی اسے بالکل واضح نظر آرہا تھا کہ اظہر اسکی کیفیت سے واقف ہوا ہے اور اظہر کی پچھلی باتیں ماہین پر ناگوار گزری ہیں مگر وہ انجان بن رہا تھا اور ماہین اس امید پر تھی کہ شاید اظہر کوئی صفائی پیش کرے یا اس رشتے کی خاطر کوئی معذرت کرے مگر وہ محض اسکا گمان ہی رہ گیا۔۔

اچھا میں پوچھ کر آتا ہوں۔۔"وہ اپنا جملہ ادا کرتا ماہین کا دل چھلنی کر" کے اب کسی بہانے راہ فرار کا راستہ اختیار کرنے لگا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

یہ۔۔یہ نن نویرہ کون ہے۔۔!!"ماہین خود پر ضبط رکھے بلاآخر" جھجکتے اظہر کے انجان بننے پر خود ہی مدھم آواز میں سوالیہ گویا ہوئی اسے اس سوال کے لیے کتنی ہمت جمع کرنی پڑی اور یہ چند لفظ اس کے لیے کتنے بھاری تھے یہ صرف وہی جانتی تھی۔۔

میں تو تمھیں سب کچھ بتادوں گا لیکن کیا تم میری بات سمجھ پاؤ" گی۔۔؟"اظہر اس سے نظریں پھیرتے اپنا جملہ بولا۔۔

Zubi Novels Zone

آپ کہہ کر تو دیکھیں کیا پتا جس طرح میں سمجھوں شاید مجھ سے بہتر" کسی نے نہ سمجھا ہو۔۔"وہ مدھم آواز میں سرد لہجہ اپناتے طنزیہ بولی تھی۔۔

تو پھر تو مجھے کہنا چاہیے کہ اچھا ہوا جو تم نے نویرہ کے بارے میں سن لیا"

مجھے اب بتانے کی ہمت اور موقع مل گیا ہے جو میں کافی وقت سے

"تمھیں بتانا چاہتا تھا آؤ بیٹھو میں تمھیں آج سب کچھ بتاتا ہوں۔۔

وہ صوفے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوا جہاں اظہر کے حکم کی

تعمیل کرتی وہ صوفے پر بیٹھی اور وہ بھی اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر اسکے

چہرے کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

میں تم سے آج جھوٹ نہیں کہوں گا۔۔میں نویرہ سے شادی کرنا چاہتا"

تھا لیکن میرے گھر والے اس کے لیے کبھی نہ مانے الٹا تمھارا ذکر کر

گئے جس پر مجھے غصہ آیا اور میں نے تم سے شادی کی تاکہ تمہیں اذیت

دے کر میں اپنے گھر والوں کو پچھتاوے کی انتہا پر لے جاؤں اور انہیں

اندازہ ہو کہ ازدواجی زندگی میں بیوی کو صرف گھر والوں کی آئیڈیل ہونا

ضروری نہیں ہے بلکہ اسکی محبت ضروری ہے اور جب انہیں یہ بات سمجھ آئے گی تو وہ خود ہی اپنی ضد چھوڑ کر ہار مان جائیں گے اور میں نویرہ کو شادی کر کے لے آؤں گا۔۔ مجھے معاف کر دو تمھیں کوئی ازیت نہ پہنچا کر بھی آج بہت ازیت دے گیا ہوں آئی ایم ریلی سوری۔۔"

وہ اتنے عرصے بعد ماہین سے اسکے نکاح کی اصل وجہ بیان کر گیا یہ بات ایک اور پہاڑ نما اسکے دل پر گری تھی اسے یوں لگا گویا کسی نے سنہری خواب میں سوئی اس لڑکی کو بے دردی سے جگا کر حقیقی دھوکے کی دنیا میں کھینچ لایا ہو جیسے کسی نے اسے ایک لمحے میں بے آبرُو کر دیا ہو۔۔

اظہر اپنی بات مکمل کر تا اب خاموشی سے ماہین کا موقف سننے کے لیے بے چین تھا وہ اکثر اپنی باتوں اور لہجے سے بے دریغ لوگوں کا دل توڑ دیا کرتا تھا یہ سوچ کر کہ جھوٹ بولنے سے دل توڑنا بہتر ہے۔۔

"آپ کا نظریہ بھی ٹھیک تھا آپکی بات بھی بالکل درست ہے اگر ازدواجی زندگی میں محبت نہ ہو تو اس رشتے کا کوئی فائدہ نہیں خاص طور پر تب جب کسی دو طرفہ محبت میں زبردستی کسی تیسرے کو ان پر مسلط کر دیا جائے جو کہ آپ کی کہانی میں، میں ہوں۔۔! ہمارے اس رشتے کی مثل ایک شاخ پر لٹکے سوکھے پتے کی طرح ہے جو کبھی بھی گر سکتا ہے اور اس شاخ سے جڑے رہنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔۔ مگر اب آپ فکر نہ کریں آپ کو آپکی محبت ضرور ملے گی میں دلاؤں گی آپ کو آپکی محبت۔۔!"

"کیا کہہ رہی ہو ایسا کبھی پوسیبل نہیں ہے میرے گھر والے کبھی نویرہ کے لیے راضی تھے ہی نہیں۔۔"

اظہر کو اس کے جواب اور اسکی بات نے حیران کر دیا تھا اظہر نے ماہین کی جانب سے ایسے جواب کی توقع نہیں کی تھی وہ بے ساختہ نفی میں بولا۔۔

"اب راضی ہوں گے کیونکہ جو بات مجھے سمجھ آئی ہے وہی میں انھیں سمجھاؤں گی اور بہت جلد منالوں گی پھر آپ مجھے چھوڑ کر اسے اپنا لیجئے گا۔۔" وہ افسردگی سے آنسو کا گولہ حلق میں اتارتی سرد مہری سے بولی۔۔

"تمھیں چھوڑ دوں؟ تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔؟"

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے ماہین کو دیکھتا تعجب سے سوال کرنے لگا۔۔

"!! بالکل نہیں آپ جب چاہیں چھوڑ سکتے ہیں۔۔"

وہ اسکے احسانوں تلے دبی تھی اسے لگا کہ اگر بدلہ چکایا جا سکتا ہے تو یہ بہترین موقع ہے، اپنی محبت کو اظہر پر آشکار کیے بنا وہ درد اپنے اندر چھپائے مصنوعی مسکراہٹ ظاہر کرتے گویا ہوئی، محبت قربانی مانگتی ہے اور اسے لگا کہ اس کی قربانی کا یہی وقت ہے۔۔

لوگ کہتے ہیں کہ محبت میں کبھی کسی نے عورت کو مجنوں یا پاگل یا پھر شیدائی ہوتے نہیں دیکھا کیونکہ وہ بے وفا ہوتی ہے۔۔ لوگوں نے یہ غلط سنا ہے، اصل حقیقت تو یہ ہے کہ عورت کو درد و تکلیف کو برداشت کرنے کی صلاحیت مرد سے زیادہ عطا کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ محبت میں بے وفائی سہہ جاتی ہے اور محبت میں قربانی دے جاتی ہے سب کچھ

چپ رہ کر برداشت کر لیتی ہے اور یوں ظاہر کرتی ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔!! ماہین محبت کی دستک پر ہی محبت کا تقاضا سمجھ گئی تھی اور قربانی دینے کے لیے آج بالکل تیار تھی۔۔

۔

تمھیں واقعی کوئی اعتراض نہیں ہے۔!! یہ کہہ کر تو تم نے میری" بہت بڑی پرابلم کر دی، سیریسلی تھینک یو سو مچ۔۔!! بٹ پھر بھی "میرے گھر والے یہ بات کیسے مان سکتے ہیں۔۔؟

وہ بچوں کی طرح خوش ہوتا صوفے سے خود کو کھسکھاتا ایک دم اسکے قریب ہوتا اس سے بے ساختہ بولا۔۔وہ آج بے انتہا خود غرض اور مطلبی معلوم ہو رہا تھا جسے ماہین کی بھری آنکھیں مضطرب کیفیت تک نظر نہیں آئی۔۔

آپ اسکی فکر مت کریں میں منالوں گی سب کو۔۔"وہ سرد لہجے میں" ساکت بیٹھی اظہر سے مخاطب ہوئی اور اظہر کو خوش ہوتا دیکھ لبوں پر پھر وہی مصنوعی مسکراہٹ سجا گئی جس کی مسکان نے خود میں ناجانے کتنے درد سمیٹے تھے۔۔

اوواؤ۔۔!! تھینک یو، تھینک یو سو مچ یار۔۔!! میں یہ گڈ نیوز نویرہ کو سنا کر آتا ہوں۔۔ تھینکس ونس اگین۔۔"

وہ پرجوش انداز میں ماہین کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا مشکورانہ انداز میں گویا ہو کر بے ساختہ اٹھا اور اجلت میں دوڑ کر کمرے سے روانہ ہوا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جبکہ اظہر کے جاتے ہی وہ معصوم لڑکی اپنے دل کو اظہر سے لگانے کے پچھتاوے پر رونے لگی، جسے لگا تھا کہ اسکی اپنے محرم سے محبت بے ضرر ہے اور اس محبت میں اسے کوئی نقصان دھوکا یا کھو جانے کا ڈر نہیں ہو گا مگر وہ غلط تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

"کیا مطلب تم سیلم سے مل کر آرہے ہو۔۔؟"

جلال خان سفید رنگ شلوار قمیض سر پر پیشاوری ٹوپی گہری درمیانی ڈارھی لمبی کھڑی مونچھیں کندھوں پر شال ڈالے اپنے دو اہم ملازمین سمیت اپنی حویلی کے ڈیرے میں شان سے روایتی چارپائی پر بیٹھا حکہ

منہ سے لگائے سیلم کے صاحبزادے سے مخاطب ہوا تھا جو مضطرب اور غصیلی کیفیت لیے اب سے کچھ دیر پہلے جلال کے بلاوے پر پہنچا اور ڈیرے کے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔۔

جی ہاں مشر لالا۔۔!! میں اُس گھر گیا تھا جہاں مجھے وہ ملے ان کے تو دن ہی پھر گئے ہیں۔۔!! وہ بھی اُس بر گر کی وجہ سے۔۔ صرف ان پر تو یہ مہربانیاں ٹھیک تھی لیکن اب اس نے مجھ سے چھیڑ خانی کی ہے اس نے مجھ سے میرا گھر چھینا ہے۔۔اب چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔"

وہ پھر سے اظہر کے ذکر پر سرخ ہو رہا تھا اس کے دل میں اب بدلے کی آگ جنم لے رہی تھی وہ بھی اس گھر کے لیے جو فرمان کا تھا ہی نہیں۔۔

"ابھی فلحال ایسا ویسا کچھ مت کرنا کیونکہ تم جو بھی کرو گے تمھارا ہر اقدام اس گھر کے کیس کو خراب کر دے گا اور گھر ملنے کے بجائے تم اسے سچ مچ کھو دو گے۔۔"

فرمان کے لہجے پر جلال جو لیٹا تھا اب پریشانی کا مظاہرہ کرتے اٹھ بیٹھا اور اسے بھاری آواز میں مخاطب کرنے لگا جسے سن کر ملازمین بھی سر اثبات میں ہلا رہے تھے۔۔

نہیں نہیں مشر لالا۔۔مجھے اسے سبق تو سکھانا ہی پڑے گا ورنہ میری خاموشی پر اسکی ہمت اور بڑھ جائے گی۔۔جب تک میں اس سے نبٹ نہ لوں مجھے سکون نہیں آئے گا اب، ویسے بھی ان پر مہربانیاں کرنے والے میرے کھلے دشمن ہیں۔۔"

وہ مٹھیاں بھینچے اب جلال کی چارپائی کے پاس پہنچ کر سختی سے گویا ہوا۔۔اظہر کے متعلق سیلم خان کی تعریفیں ہی وہ واحد وجہ تھیں جو فرمان کے دل میں حسد کی آگ جلا گئی تھیں۔۔

نہیں ہر گزایسامت کرنا یہ ہمارے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔۔""
جلال اسے جعلی فکر مندی ظاہر کرتے ہوئے تنبیہ کرتا بولا۔۔
کچھ نہیں ہو گا۔۔"فرمان بیزاری سے نظریں پھیر کر سانس کھینچتے نفی" میں سر ہلاتا گویا ہوا اور پلٹ کر دروازے کی جانب بڑھا۔۔

کہاں جا رہے ہو۔۔؟" جلال اسے جاتے دیکھ اس پر چیخا۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ڈریں مت! دوسرا گھر ڈھونڈنے جارہا ہوں، عارضی۔۔!" وہ جلال" کے چیخنے پر چونکا اور پلٹ کر تحمل مزاجی سے بولا جبکہ آخری لفظ پر بھنویں اٹھا کر شاطرانہ مسکرایا اور روانہ ہوا۔۔

اگر فرمان نے اُس موسیقار کے ساتھ کچھ غلط کردیا تو۔۔؟" فرمان" کے ڈیرے سے روانہ ہوتے ہی ملازم نے جلال سے متعجب انداز میں سوال کیا۔۔

ہمممم، نہیں کرے گا۔۔!! لیکن وہ اس وقت غصے میں ہے کچھ کر بھی" سکتا ہے۔۔" جلال دوبارہ لیٹ کر کچھ سوچ میں پڑتے بولا اور اگلے جملے میں طنزیہ مسکرایا۔۔

"تو پھر کیا ہو گا۔۔؟؟"

"کچھ نہیں ہو گا ہمیں تو ہر صورت میں فائدہ ہے۔۔!! اگر فرمان اس موسیقار کو نقصان پہنچائے تو اس میں بھی ہمارا نفع ہے کیونکہ وہ موسیقار انکے خاندان والوں سے بدظن ہو جائے گا اور اپنی دولت کو بجائے انکے حق میں استعمال کرنے کے وہ اپنی دولت ان کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دے گا۔۔"

جلال نے بڑے تحمل سے اپنی بات کہتے حکہ منہ سے لگا گیا، جلال کی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ فرمان نہ صرف اپنے والدین کے حوالے سے نقصان میں تھا بلکہ اسے اپنے چچا کی بھی مخلصی حاصل نہ تھی یعنی وہ ہر طرف سے خسارے میں تھا اور یہ ان خساروں کی وجہ فرمان کی بد

نیتی، بداخلاقی خودسری ہی تھی اور یقیناً ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ ہی ہوتا ہے۔۔۔

"ارے واہ خان آپ نے تو کمال کا دماغ لڑایا ہے لیکن اگر وہ موسیقار کو نقصان نہ پہنچائے تو اسکا کیا فائدہ ہوگا۔۔؟" جلال کی باتوں پر ملازم بھی خوش ہوتا دوبارہ سوالیہ بولا۔۔

"اگر نقصان نہ پہنچائے تو وہ بھی ہمارا فائدہ ہے کیونکہ فرمان جوان خون ہے غصیلا ہے جوشیلا اور جذباتی ہے ہم اسکا یہ جوش ٹھیک وقت پر اپنے فائدے میں استعمال کریں گے۔۔اور وہ ہمارا آخری وار ہوگا سیلم کے خاندان پر۔۔!! فرمان کے ذریعے میں اس موسیقار کا قتل کردوں گا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جس کے ذریعے فرمان جائے گا عمر بھر کے لیے جیل اور اس کی بہن

"میرے بیٹے کی دسترس میں آجائے گی ہمیشہ کے لیے۔۔

"اور یہ ہم کب کریں گے۔۔؟"

گھر کا کیس دب جانے کے بعد جب معمالات ٹھنڈے پڑ جائیں گے "

"تب!!اور اس میں ہمیشہ کی طرح تم میرا ساتھ دو گے۔۔

ملازم کے آخری سوال پر جلال نے اپنے عزائم ظاہر کیے جس کے لیے اسے ملازم کا ساتھ درکار تھا لیکن یہ بات اب بھی سوچنے والی تھی کہ ایسا ممکن بھی ہو پائے گا کیونکہ اگر فرمان نے انھیں موقع ہی نہ دیا تو جلال کا یہ ارادہ کبھی اپنے انجام کو نہیں پہنچ پائے گا اور اگر فرمان نے موقع دیا تو پھر کیا سیلم خاندان ایک اور طوفان کے لیے تیار ہے۔۔؟ یہ تو وقت ہی بہتر بتا سکتا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

--------------سونی رائٹس--------------

شام مکمل ڈھل چکی تھی ماہین نماز ادا کرنے کے بعد اب صالحہ بیگم کے کمرے میں دستک دیتے ہوئے پہنچی جہاں وہ بستر پر بلینکٹ لیے لیٹی تھی ماہین کے آنے پر مسکراتی اٹھ کر ٹیک لگا گئی۔۔

آپکی طبعیت اب کیسی ہے۔۔؟"ماہین ان کے بستر پر پیروں کے" قریب بیٹھتے فکریہ لہجے گویا ہوئی۔۔

مجھے تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا میری جان صرف ہلکا سا بخار تھا اب بالکل" ٹھیک ہوں تم خواہ مخواہ صبح سے پریشان ہو رہی ہو۔۔" صالحہ بیگم خوش

مزاجی سے گویا ہوئی، اس دوران ماہین اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھتے بخار کی حرارت کو محسوس کرنے لگی۔۔

چلیں اللہ کا شکر ہے آپ کا بخار اب اتر گیا ہے۔۔"بخار کی حرارت کو" کم محسوس کرتے ماہین نے شکر کا کلمہ پڑھا جبکہ صالحہ بیگم اسکا وہی ہاتھ تھامتے اس پر بوسہ دے گئی۔۔

"ہاہاہاں میرا بچہ۔۔اظہر کہاں ہے۔۔؟"

"!وہ۔۔"

صالحہ بیگم نے اپنے پوتے سے متعلق سوال کیا جس پر ماہین ہڑبڑائی کیونکہ یہ کہنا اسکے لئے مناسب نہیں تھا کہ اظہر اپنی محبت سے ملنے گیا ہے۔۔

"تم کچھ پریشان لگ رہی ہو کیا بات ہے۔۔؟"ماہین کی جانب سے جواب نہ ملنا اور اسکے چہرے پر موجود تاثرات صالحہ بیگم نے پڑھتے ہی اسے سوالیہ مخاطب کیا۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔میں ہر بات آپ سے کھل کر کہہ سکتی ہوں اس لیے یہ اہم بات بھی آپ سے کرنے آئی ہوں۔۔"وہ اپنی پریشانی کا سبب بیان کرنے کے لیے جواباً گویا ہوئی۔۔

"ہاں ہاں میرا بچہ بولو سب ٹھیک ہے۔۔؟"

"دادی وہ اظہر۔۔اظہر کو نویرہ نام کی لڑکی پسند ہے۔۔آپ جانتی ہیں نا ں یہ بات۔۔!!" ماہین نے صالحہ بیگم کے سوال پر سرد لہجے میں نویرہ کا ذکر کیا جس سے صالحہ بیگم کے تاثرات یک دم بدلے۔۔

"ہاں یہ بات ہمیں معلوم ہے۔۔!!" صالحہ بیگم نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

"تو آپ سے گزارش کروں گی آپ نویرہ کے لیے راضی ہو جائیں۔۔"" صالحہ بیگم کی تصدیق پر ماہین اسکا ہاتھ تھامے اسے منانے کی کوشش میں پہلا جملہ ادا کرتی بولی جس پر صالحہ بیگم شدید حیرانی میں مبتلا ہوئی کہ ایک بیوی دوسری عورت کے لیے رضامندی اختیار کرنے کا کہہ رہی ہے۔۔

"نہیں میری جان یہ کیا کہہ رہی ہو بجائے اظہر کو سمجھانے کے تم مجھ سے بات کرنے، مجھے راضی کرنے آگئی۔۔؟" صالحہ بیگم نے شکوہ کناں نظروں سے ماہین کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑا کر کہا۔۔

"مجھ سے بہتر آپ لوگ اظہر کو جانتے ہیں آپ نے بھی یہ بہتر محسوس کیا ہوگا وہ اپنی زندگی میں خوش نہیں ہے۔۔ میں سوچ ہی رہی تھی کہ انکی زندگی میں ساری آسائشیں ہونے کے بعد بھی وہ خوش کیوں نہیں رہتے۔۔"

اُسے اپنی قسمت پر صبر کرنا چاہیے اسے اللہ نے بہترین سے نوازا"
ہے۔۔"ماہین کے جواب پر صالحہ بیگم سرد لہجے میں ماہین کی تعریف
کرتی بولی۔۔

اگر کسی کے ہاتھ میں کسی کی خوشیاں مقید ہوں تو وہ اسے دے دینی"
چاہیے میں آپ سے گزارش کرتی ہوں آپ سب بھی انھیں انکی خوشی
"دے دیں۔۔
ماہین التجائی انداز میں بولی تھی اس نازک حسین شہزادی کے التجاء پر تو
صالحہ بیگم کا دل چھلنی پڑ رہا تھا لیکن اسکی بات چاہ کر بھی صالحہ بیگم کے
لیے قابلِ قبول نہیں تھی وہ ہرگز اس معصوم کا گھر نہیں اجاڑنا چاہتی
تھی جو کہ ماہین کی نظر میں اسکی دل کی طرح پہلے ہی اجڑ چکا تھا۔۔

تم نویرہ کو نہیں جانتی نہ ہی تم نے اسے دیکھا ہے کہ وہ کیسی ہے۔۔" اظھر کی بیوی ہوتے ہوئے تمہیں ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔۔" وہ کچھ لہجہ سخت کرتے بولی اس امید پر کہ شاید ماہین اپنی بات سے پیچھے ہٹ جائے۔۔

"میں نے صرف محبت کو دیکھا ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں آگر وہ ساتھ رہیں گے تو ایک دوسرے کی محبت سے آہستہ آہستہ وہ آپ کے طور طریقوں میں ڈھل جائیں گے۔۔ جو جھانگیر گھرانے میں رہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ محبت کی زبان نہ سمجھے، وہ آپ لوگوں کے ساتھ رہ کر سب کچھ سیکھ جائے گی جیسے میں نے سیکھا۔۔"

ماہین اب بھی اپنی ضد پر قائم تھی مگر صالحہ بیگم اسکے شروعاتی جملے پر اٹک گئی تھی یہ سوچ کہ واقعی ماہین کو اظہر سے محبت تو نہیں ہو گئی ہے آگر ایسا ہے تو پھر بھی وہ اظہر کو کیوں چھوڑنا چاہتی ہے۔۔

"تو تم نے محبت کو دیکھا ہے۔۔!! اور لگتا ہے کہ بڑے قریب سے دیکھا ہے ورنہ اسکی بیوی ہوتے ہوئے تم کسی اور عورت کو اسکی زندگی سونپنے کا نہیں کہتی۔۔اظہر سے محبت کرتی ہو ناں تم۔۔!!" صالحہ بیگم اسکی محبت کی تصدیق کرانے کی غرض سے گویا ہوئی جس پر ماہین نے نظریں چرائی۔۔

"دادی میں صرف اس لیے کہہ رہی ہوں کہ اُس کی بیوی رہ کر بھی میں اسکے دل میں وہ مقام نہیں بنا سکتی جو نویرہ نے کچھ نہ ہوتے ہوئے اسکے

دل میں بنا رکھا ہے۔۔اس نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا اس لئے میں بھی اسے خوش دیکھنا چاہتی ہوں وہ تکلیف میں ہے اس وقت۔۔!!"

ماہین صالحہ بیگم کی بات کا رُخ بدلتے گویا ہوئی۔۔

"تو تمہیں اسکے دل میں جگہ بنانے کے لیے محنت کرنی چاہیے ناں میری جان، یہ مسلئے کا حل نہیں کہ اسکی ذات کسی اور کو سونپ دو۔۔" صالحہ بیگم اسے جواباً ہدایت کرنے لگی۔۔

"یک طرفہ محنت کا کوئی فائدہ نہیں۔۔" ماہین نے سرد لہجے میں فوراً کہا۔۔

"ہمم یعنی تم نے محنت کی ہے ان تین مہینوں میں۔۔؟"

"آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں جو چاہوں آپ سے مانگ سکتی ہوں
میں نے کبھی آپ سے کچھ نہیں مانگا بس میں آج آپ سے نویرہ کے
لیے رضامندی مانگتی ہوں۔۔آپ لوگ نویرہ کے لیے مان جائیں۔۔"
ماہین اسے مسلسل دلیل سے قائل کرنے کی کوشش میں لگی تھی جس پر
صالحہ بیگم نے ہار مانی اور اسکے چہرے پر مایوسی کے تاثرات عیاں ہونے
لگے۔۔

"کیا یہ تمھارا آخری فیصلہ ہے۔۔" صالحہ بیگم نے ماہین سے سوال کیا"
جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ صالحہ بیگم اسکی ضد پر سر تسلیم خم کر گئی
ہیں۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جی۔۔" ماہین نے سر اثبات میں ہلا کر اپنے دل میں اپنی محبت اور" رشتے کا اختتام سمجھا لیکن ابھی کچھ اور مراحل اس کے منتظر تھے۔۔

---------------سونی رائٹس---------------

اظہر اپنے گھر سے خوش خبری سنانے کے لیے نویرہ کے بنگلے پر پہنچ گیا اور بنگلے کے باہر گاڑی پارک کرتے اندر داخل ہونے لگا جہاں اتفاق سے نویرہ نے آج صارم کو گھر پر بلایا تھا اور وہ دونوں اس وقت گیسٹ روم میں بیٹھے گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔۔

صارم نے نویرہ کے بنگلے میں کام کرنے والے ملازمین میں سے ایک کو خرید رکھا تھا تاکہ اسے نویرہ کی پل پل کی خبر پہنچا سکے اور آج اس ملازم

نے گیٹ پر اظہر کو کھڑا دیکھا جو کچھ بحث کرنے کے بعد اندر داخل ہوا

کیونکہ نویرہ نے اظہر کی آمد پر پابندی لگا رکھی تھی اس لیے وہ گارڈ سے

بحث کرتا بنگلے کے لان میں زبردستی داخل ہوا۔۔

دوسری جانب صارم کا خریدہ ہوا ملازم اسے اظہر کی آمد کی خبر میسج پر

دے چکا تھا صوفے پر بیٹھا موبائل پر نظریں جھکائے صارم نے بھی

خباثت بھری مسکراہٹ کے ساتھ ملازم کا بھیجا پیغام فوراً پڑھ لیا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

"نویرہ میں تم سے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اپنی

ضروری بات سے پہلے میں تم سے سوال کروں گا کہ تمھارا شادی کے

حوالے سے کیا خیال ہے۔۔؟"

صارم کے ذہن میں موبائل پر بھیجا پیغام دیکھتے ہی ترکیب سوجھی تھی

جس پر وہ عمل کرتا گویا ہوا۔۔

میں اپنے کریئر پر فوکسڈ ہوں صارم۔۔شادی کو لے کر میرا کوئی ارادہ" نہیں ہے۔۔"نویرہ صارم کے ارادے سے انجان دو ٹوک الفاظ میں اپنے موقف کو بیان کر گئی۔۔

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن تم انکار کر رہی ہو اظہر کو تو کبھی" انکار نہیں کیا تم نے۔۔میں تمھیں اظہر سے زیادہ بہتر،آزاد اور تمھاری "مرضی کے مطابق کی زندگی دے سکتا ہوں۔۔

صارم اسے بڑی آسانی سے شادی کا پیغام دے گیا تھا جسے سن کر نویرہ کچھ حیران ہوئی اور اتنے میں اظہر بھی اسکے بنگلے کے لاؤنج میں داخل ہوتے ملازم سے نویرہ کے بارے میں دریافت کرتا گیسٹ روم کا رخ کر چکا تھا۔۔

"تم سے کس نے کہا کہ میں اظہر سے شادی کے لیے راضی تھی۔۔؟"

کیا مطلب۔۔؟اظہر نے خود کہا تھا سب سے کہ تم بہت جلد اس سے شادی کرو گی۔۔" صارم نویرہ کی تردید پر حیران ہوا اور اسکی وضاحت کے لیے دوبارہ سوالیہ بولا۔۔اتنے میں اظہر بھی ہاتھ میں پھولوں کا بکے لیے گیسٹ روم کے دروازے تک پہنچا۔۔

پر کی تو نہیں ناں۔۔!!اس نے تم سے اپنی ٹھاٹ شیئر کی ہو گی میں نے کبھی اس سے شادی کرنے کا نہیں کہا۔۔لیکن ہاں اسے لٹکانے کے لیے میں نے اگری ضرور کیا تھا اس شرط کے ساتھ کہ اسکے گھر والے مان جائیں تب کروں گی لیکن مجھے پتا تھا کہ کبھی نہیں مانیں گے

اور میرا سفر میری مرضی کے مطابق چلتا رہے گا اظہر کے سہارے اپنی منزل کی طرف۔۔"

نویرہ نے صارم کو مخاطب کرتے اظہر سے اپنے مطلب کا تعلق اور اپنی دل کی بات آشکار کی جسے دروازے کے قریب اظہر نے سنتے ہی ماتھے پر تعجب سے بل ڈالے اور اس نے دروازے سے ہی مذید گفتگو سننے کا فیصلہ کیا۔۔

"لیکن اگر تم شادی کر لیتی تو اظہر پھر بھی تمھیں سپورٹ کرتا۔۔"

صارم اظہر کا خاندان اپنی ٹپکل روایات میں جیتے ہیں انکے ساتھ رہنا" میرے لیے ویسے بھی پاسبل نہیں تھا۔ آگر اظہر کے ساتھ شادی کر

کے الگ رہ بھی لیتی تو شادی ایک بڑی زمہ داری ہے، سو میں سے کوئی دو لوگ نبھا سکتے ہیں لیکن انھیں ہمیشہ اس زمہ داری کو نبھانے کے لیے اپنی خواہش اپنا کریئر ختم کرنا پڑھتا ہے اور مجھے بھی کرنا ہوتا جو میں "بالکل نہیں کرنا چاہتی کیونکہ مجھے اپنا کریئر عزیز ہے۔۔

نویرہ کی یہ بات سن کر اظہر کے پیرو تلے زمین نکل گئی بکے اسکے ہاتھ سے زمین پر گرا اور وہ یک دم چہرہ سرخ لئے کمرے میں داخل ہوا۔۔

تو تمھاری بے مروتی اور بے وفائی کی یہ وجہ تھی۔۔!!"اظہر فوراً" کمرے میں داخل ہو کر سرد لہجے میں گویا ہوا جس کی آواز سن کر نویرہ نے حیرت سے دروازے کی جانب دیکھا دروازے کے قریب اظہر کو پاتے ہی آنکھیں پھاڑے وہ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھی جبکہ چہرے کی ہوائیاں اڑتے محسوس ہوئیں۔۔

"!!اظظ۔۔اظہر تم یہاں۔۔"

نویرہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی اظہر کو سامنے دیکھ کر صارم بھی صوفے سے اٹھا اور حیرت انگیزی کا ناٹک کرتے اظہر کو تکنے لگا۔۔

"تم ایک بہت بڑی دھوکے باز لڑکی ہو۔۔ڈرامہ کرنے میں ماہر ہو اس لئے مجھ سے بھی محبت کا ڈرامہ کیا۔۔"

وہ ماہین کا دل توڑ کر ایک بار پھر رب کے فیصلے کو چیلنج کرتا نویرہ کے پاس آیا تھا اس لیے رب نے آج اسکے دل پر بھی حقیقت آشکار کرتے اُسے توڑ دیا۔۔

"!!اظہر تم غلط سمجھ۔۔"

خاموش۔۔!!اب جا کر سب کچھ ٹھیک سمجھا ہوں۔۔تم جیسی لڑکی کو"
کوئی محبت تو کیا دوستی کے لائق بھی نہ سمجھے،اس قدر مطلبی ہو تم کہ
تمہیں میری محبت،میرے اتنے سالوں کا ساتھ بھی نہ پگھلا سکی۔۔
"!
صارم ناٹک کرتے فکریہ لہجے میں نویرہ کی صفائی دیتا بولا جس کی بات کو
اظہر نے کاٹتے چیختے اس قدر شیر کی مانند بپھرا تھا کہ اسکی گردن کی نیلی
ہری رگیں عیاں ہوئی تھیں۔۔

اظہر پلیز کول ڈاؤن۔۔پلیز میری بات سن لو۔۔!!"نویرہ اسکے"
قریب آتی بازوؤں سے تھماتے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی
تھی۔۔

کتنا بھروسہ کیا میں نے تم پر، ہر چیز تمھارے قدموں میں رکھ دی، "لیکن پھر بھی تمہیں اپنا نہ بنا سکا، ظاہر ہے جِسے پیسے سے محبت ہو وہ کیسی سے کیا وفا کرے۔۔" اظہر اسکے ہاتھ اپنے بازوؤں سے جھٹکتا اس پر غرایا، اسکا چہرہ شدید سرخ پڑ چکا تھا آنکھوں میں بے بسی کے سبب نمی اتر آئی تھی۔۔ جبکہ صارم کھڑا اپنا ایک گال کھینچے مدھم شاطرانہ مسکراہٹ ظاہر کیے ہوئے تھا کیونکہ اسکا پہلا بنایا گیا پلان آج کامیاب ہوا تھا۔۔

مجھے بہت افسوس ہوا کہ میں نے تمھارا انتخاب کیا، جاؤ خوش" ہو جاؤ۔۔!! اب واقعی آج کے بعد کبھی تم سے رابطہ نہیں کروں گا نہ "ہی تم میرے کسی رویے، کسی مروت یا کسی رابطے کے قابل ہو۔۔ اپنی آخری بات کہتا وہ نویرہ کے روکنے پر بھی نہ رکا اور گیسٹ روم سے فوراً روانہ ہوا۔۔

"!!نہیں اظہر لسن ٹو می اظہر۔۔اظہر۔۔"

نویرہ اسے پکارتے ہوئے گیسٹ روم سے باہر نکلی لیکن اظہر طیش میں لاؤنج ہوتا بنگلے سے نکلا جبکہ صارم نویرہ کے پیچھے جاتا اُسے روک کر سنبھالنے لگا۔۔

نویرہ جانے دو اسے۔۔وہ ویسے بھی تمھارے ساتھ کبھی سنسیئر تھا ہی نہیں، بس ایک بہانا چاہیے تھا اسے، تمھیں چھوڑنے کا۔۔بڑی آسانی سے وہ اپنا دھوکا تو جسٹیفائی کر سکتا ہے لیکن تمھاری مجبوری کو دھوکے کا نام دے کر اسے جسٹیفائی نہیں کر سکتا۔۔تمھارا کریئر، تمھاری خواہش، تمھاری خوشی اسے نظر نہیں آ رہی تو ایسے انسان کا زندگی سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔۔"

صارم نویرہ کو روکتے اسے اظہر کے حوالے سے بد ظن کرتا بولا تھا جسے وہ خاموشی سے سنتے لاؤنج کے دروازے کی جانب بے بسی سے دیکھ کر آنسو بہا رہی تھی۔۔

۔

۔

"آخر یہ اظہر کہاں رہ گئے اب تک آئے کیوں نہیں۔۔"

ماہین اپنے کمرے میں بنا کچھ کھائے پریشان حال صوفے پر بیٹھی ہر لمحہ بعد گھڑی پر جو دیوار میں نصب تھی نگاہیں ٹکاتی اب خود سے فکر میں ڈوبی ہمکلام ہوئی کیونکہ رات کے بارہ بج چکے تھے جبکہ اظہر اب تک گھر نہیں لوٹا تھا وہ شام کو ماہین سے نویرہ کی طرف روانہ ہونے کا کہہ گیا تھا

مگر وآپسی اب تک نہ ہوئی تھی جواب آہستہ آہستہ ماہین کے دل میں مختلف خدشات کو جنم دے رہی تھی۔۔

"کیا کروں گھر والوں کو بتادوں۔۔ نہیں نہیں خواہ مخواہ پریشان ہو جائیں گے سب، ویسے بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے وہ شاید کسی کام کے لیے نکل گئے ہوں گے۔۔"

ماہین بیچینی کے عالم میں خود سے گویا ہوتی کمرے میں ٹہلنے لگی۔۔

جلدی سو جانے والی آج کافی دیر سے جاگتے ہوئے انتظار کرتے کرتے اب ہلکان ہو چکی تھی بلا آخر صوفے پر دوبارہ ٹیک لگائے بیٹھ گئی اسی عالم میں نا جانے کب اسکی آنکھ لگی اسے علم نہ ہوا۔۔

کچھ وقت اسی طرح اس کا نیند کے عالم میں گزرا تھا کہ اب دروازے کے کھلنے اور قدموں کی آہٹ ماہین کو نیند سے یک دم بیدار کر گئی آنکھیں نیم وا کیے دروازے کی جانب تکتے اس نے اظہر کو کھڑا پایا جو ہاتھ میں اپنا بلیزر کوٹ لیے اب دروازے کو بند کر رہا تھا۔۔

ماہین اسے دیکھتے ہی فوراً صوفے سے تعجب اور حیرت ظاہر کرتے کھڑی ہوئی اور ایک نظر گھڑی کو دیکھنے لگی جس میں اب رات کے دو بج رہے تھے۔۔

آپ نے اتنی دیر کیوں لگا دی سب ٹھیک ہے ناں۔۔؟" اظہر اپنا بلیزر" کوٹ صوفے پر پھینکنے والا تھا کہ ماہین اس کے ہاتھ سے لیتی فکریہ لہجے میں بولی ساتھ ہی اس نے اظہر کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کی جو بے تاثر سا

مرجھایااور سرخ آنکھیں لیے ہوئے تھا۔۔بنا کوئی جواب یار د عمل ظاہر کیے وہ ڈریسنگ روم کی جانب روانہ ہوا۔۔

"خدارا کچھ تو بتائیں، پتا ہے کب سے پریشان تھی میں آپ کے لیے۔۔"

اظہر کو اپنے سامنے گزرتے دیکھ کر ماہین نے دوبارہ سوال کیا جس پر اظہر کے بڑھتے قدم رکے۔۔اسے رکتے محسوس کرتی ماہین پھر سے اس کے پاس پہنچی۔۔

"مجھے اس وقت بات نہیں کرنی۔۔جاؤ یہاں سے۔۔" وہ نہایت سرد لہجے اور مدھم آواز میں بولا۔۔

"لیکن ہوا کیا ہے بتائیں تو سہی۔۔"

میں نے کہا ناں کوئی بات نہیں کرنی اس وقت اکیلا چھوڑ دو" مجھے۔۔!!" وہ ضبط کھوتا ماہین کے دوبارہ سوال پر چیختے ہوئے غرایا جس پر ماہین بھی خوف کے مارے لرزا ٹھی اور اظہر اسکی پرواہ کیے بنا روانہ ہوتا ڈریسنگ روم میں خود کو بند کر گیا جبکہ ماہین بھی روتی ہوئی دوڑ کر کمرے سے نکلتے عبادت گاہ کی جانب روانہ ہوئی اس نے اظہر کا یہ روپ کبھی نہ دیکھا تھا۔۔

ساری رات ماہین کی عبادت گاہ میں آنسو بہاتے عبادتوں میں گزری تھی جبکہ اظہر بھی اپنے کمرے میں اکیلا ساری رات خود کے سوالات ماہین کی زندگی میں آنے اور نویرہ کے دھوکے میں الجھا سوگوار سا مزاج لیے جاگتا رہا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اگلے دن کی صبح ہوئی تھی نویرہ اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھی اپنے کام کے لیے تیار ہو چکی تھی خوبصورت چہرے سفید رنگت پر ہلکا میک اپ کندھوں سے نیچے تک آتے اس کے سنہری بال گلابی شرٹ سفید ٹراؤزر پہنے ہوئی تھی ڈائٹ کا نشتر پتلی جسامت کی وہ خوبصورت دوشیزہ جو کبھی اپنے کام پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرتی تھی آج بھی موبائل پر مصروف کچھ دیر میں گھر سے نکلنے کا ارادہ رکھتی کہ اتنے میں اسکے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی جس کے چند لمحوں میں ملازمہ اندر داخل ہوئی۔۔

"بی بی جی صارم صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔"

"ٹھیک ہے آتی ہوں۔۔"

ملازمہ کو کمرے سے رخصت کرنے کے بعد کچھ لمحے گزرے تھے کہ دروازے پر پھر دستک ہوئی۔۔ جسے سن کر نویرہ کو دوبارہ ملازمہ کا خیال آیا اور اس نے بیزاری سے گہری سانس لی۔۔ لیکن دروازے کھلا تو اسے علم ہوا کہ آج صارم اسکے بیڈروم تک بھی پہنچ گیا۔۔ وہ سیاہ شرٹ اور سفید پینٹ پہنے کہنیوں تک آستینیں چڑھائے چہرے پر منافقت بھری مسکراہٹ لیے ہوئے تھا۔۔

"میں نے سوچا ملازمین یہاں آسکتے ہیں تو پھر میں کیوں نہیں مجھے بھی ملازم سمجھ کر یہاں آنے کی اجازت دے دو۔۔"

وہ اپنے اقدام اور اقدام سے متعلق حاضر جوابی میں ماہر تھا ایک ایسا جواب جس سے سامنے والے شرمندہ بھی ہوں اور انکار بھی نہ کر سکے اسکی یہی بول چال اور میٹھی باتیں اسکے کافی کاموں کو بہت سہل بنا دیا کرتی تھیں۔۔

ایسا مت کہو۔۔ تم جب چاہو آ سکتے ہو یہاں۔۔ لیکن آج کیسے آنا ہوا" کوئی کام نہیں ہے کیا تمھیں۔۔" وہ صارم کو دیکھ کر چونکی اور صوفے سے کھڑی ہو کر گویا ہوئی۔۔

بھئی آج میں بالکل فری ہوں سارے کاموں کو سائیڈ پر رکھا ہے اور" "!!آج میں تمھیں بھی کوئی کام نہیں کرنے دوں گا۔۔۔

صارم اسکے ہاتھ سے ہینڈ بیگ اور جیکٹ چھین کر ٹیبل پر رکھتے گویا ہوا جسے دیکھ کر نویرہ حیران ہوئی۔۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔"

ہم آج پورا دن ساتھ رہے گے انجوائے کریں گے گھومیں گے پھریں گے آج کوئی کام نہیں کریں گے۔۔"!!"

اور تم یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہو۔۔" وہ صارم کا ارادہ سن کر بھنوّں اچکاتے تعجب سے سوالیہ بولی۔۔

تمھیں اُس فضول کے پاسٹ سے نکالنے کے لیے کر رہا ہوں۔۔"""

نویرہ کے سوال پر صارم خماری لہجے میں کہتا اسکی جانب ایک قدم آگے بڑھا۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے آئی ایم فائن۔۔!!" وہ صارم کے اقدام کو" محسوس کرتی بال کان کے پیچھے کرتے کچھ ہڑبڑاتی گویا ہوئی۔۔

آئی نو سب یہی کہتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ کب ڈپریشن میں چلے " جاتے ہیں پتا ہی نہیں چلتا لیکن تمھارے ساتھ ایسا نہیں ہونے دوں گا میں۔۔!!"

صارم کو نویرہ کی ہڑبڑاہٹ اور اجنبیت بھرے رویے سے پر محسوس ہوا کہ اب بھی اسے اظہر کی طرح نویرہ کے قریب آنے کے لیے اظہر

سے زیادہ محنت درکار ہے۔۔یہ سوچتے صارم اب دوبارہ اپنا قدم پیچھے لیتا اسکا دھیان بھٹکانے لگا۔۔

"تمھاری ان مہربانوں کی وجہ سے میں پریشان ہو جاتی ہوں کب تک یونہی ساتھ نبھاتے رہو گے تم۔۔؟"نویرہ صارم کے سابقہ جملے پر ہی اٹک کر اب تک حیرت ظاہر کیے ہوئی تھی۔۔

"زندگی بھر۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ٹھوس لہجے میں منافقانہ مسکان سجائے بولا۔۔

"نہیں صارم تم شادی کرواور اپنی زندگی کو انجوائے کرو میری منزل مختلف ہے ایک ایسی منزل کہ جس میں کسی ہمسفر کے ساتھ نہیں چل

سکتی کیونکہ میرے فائدے میں اسکا نقصان ہوگا اسے کچھ نہیں ملے گا۔۔"

وہ مدھم سے سرد اور افسردہ لہجے میں بولی۔۔

"ملے گا۔۔اسے نویرہ خاور کا ساتھ ملے گا اور تمھیں کیا لگتا ہے یہ کوئی معمولی بات ہے۔۔؟ میں تمھیں منزل تک پہنچانے کے لیے ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑا رہوں گا اور بدلے میں مجھے نویرہ کا ساتھ نصیب ہوگا جو میرے لیے ہر چیز سے بہت اہم ہے۔۔" وہ معنی خیز انداز میں اپنا ارادہ بتاتے گویا ہوا نویرہ صارم کے لفظوں کا صرف ظاہری مطلب سمجھ پائی تھی لیکن اس کے ارادے سے بالکل ناواقف تھی۔۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔؟"وہ صارم کی بات پر شدید حیرت سے گویا ہوئی یہاں تک کہ آنکھیں باہر نکالے وہ پلک جھپکانا بھول گئی تھی۔۔

"محبت بھری باتیں کر رہا ہوں ناں۔۔؟؟ جانتا ہوں مگر یہ سچ ہے کبھی بتانے کی ہمت نہیں ہوئی کہ میں چاہ کر بھی خود کو تم سے محبت کرنے سے نہیں روک پایا۔۔!!"

صارم کی ہمت دھیرے دھیرے بڑھ رہی تھی یہاں تک کہ وہ جھوٹے محبت کے دعویداری پر اتر آیا اور اسکی حوصلے افزائی نویرہ ہی کر رہی تھی کیونکہ وہ بھی اسے اپنے مطلب کے لیے استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔

اکثر لڑکیاں اپنی کمزوریاں اپنی بڑی بڑی خواہشات کی تکمیل کے لیے ایسے لوگوں کا سہارا لیتی ہیں یہ جانے بنا کہ آیا وہ شخص مخلص ہے یا نہیں اور اسکے مفادات کیا ہیں۔۔؟؟ ہر چیز سے انجان و نادان یہ لڑکیاں جن کی حمایت سے ایسے منافقین مردوں کی ہمت بڑھتی ہے۔۔ خود کو ہمیشہ کے نقصان سے بچانے کے لیے یہی بہتر طریقہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو محدود رکھے اور رب العالمین کے علاوہ کسی دوسرے سے اپنی خواہشات کی تکمیل کی امید نہ لگائے۔۔!!

"مجھے ایک اور اظہر نہیں چاہیئے۔۔!!" وہ محبت کا دعویٰ سن کر ششدر رہ گئی اور اسے یک دم اظہر کے ساتھ گزارا ماضی یاد آیا جس کے نتیجے میں بے ساختہ منہ سے نفی کا اظہار کرتے بولی۔۔

وہ تمھیں ملے گا بھی نہیں۔۔کیونکہ وہ محبت کو سمجھا ہی نہیں تھا۔۔"
جبکہ میں تمھیں اظہر سے بہتر بن کر دکھاؤں گا۔۔اتنی محنت کروں گا
"کہ تمھیں بھی خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گا۔۔
وہ جانتا تھا کہ اظہر کے جذبات نویرہ کے لیے مخلص تھے اور خود سبز باغ دکھانے والا ایک منافق انسان تھا وہ اظہر کے پیروں کی دھول بھی نہیں تھا اس بات کا اندازہ نویرہ کو بھی جلد ہونے والا تھا۔۔

اوریلی۔۔!!محبت کروانے سے ہو جاتی ہے کیا۔۔؟"نویرہ صارم" کے جملے پر مسکرائی تھی یہ مسکراہٹ صارم کی ہمت افزائی کے لیے کافی تھی۔۔

ہو بھی سکتی ہے۔۔جس دن تمھیں محبت ہو گی۔۔اس دن محبت کے" علاوہ دنیا کی کسی شے کو قیمتی نہیں جانو گی اور اس دن میری عید ہو گی۔۔"

وہ سر گوشی نما نویرہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا گویا ہوا۔۔

ہاہاہاہا اتنی دور کی سوچ رکھی ہے۔۔؟مسٹر صارم دو لوگوں کو منزلیں" نہیں ملتیں ایک جو پاسٹ میں جیتے ہیں اور ایک جو فیوچر میں اور تمھارے لفظوں سے اندازہ ہوا کہ تم فیوچر میں جی رہے ہو۔۔"

نویرہ نے جعلی قہقہ لگا کر اپنے ہاتھوں کو صارم کے ہاتھوں سے چھڑایا اور اس سے کچھ مزید پیچھے ہٹی۔۔

نہیں مس نویرہ فیوچر میں جینے والوں کو اپنی منزل تک پہنچنے کی "
"موٹیویشن ملتی ہے اور میری موٹیویشن تم ہو۔۔

تم اور تمھاری باتیں دونوں بالکل سمجھ سے باہر ہیں۔۔" وہ صارم سے "
جان چھڑاتے بہانے سے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھتے بولی تھی اور
وہاں سے اپنی ہینڈ واچ اٹھا گئی۔۔
چلو سمجھ آنی بھی نہیں چاہیے ورنہ مسلہ ہو جائے گا۔۔" وہ شاطرانہ "
مسکراہٹ ظاہر کئے اپنے ارادے سے متعلق مدھم آواز میں خود سے
ہمکلام ہوا۔۔

کیا مطلب۔۔؟"صارم خود سے کہے لفظ نویرہ نے سنے تھے جس کے نتیجے میں وہ ڈریسنگ ٹیبل سے مڑ کر اسے تعجب سے دیکھتے سوال کرنے لگی۔۔

ارے کچھ نہیں یار کیا یہی کھڑے کھڑے سارے کانفرنس کریں گے" "چلو نیچے آج کے دن کی پلاننگ بھی تو کرنی ہے۔۔

اوکے اوکے تم چلو میں آتی ہوں۔۔"نویرہ اسے رخصت کرتے" اسکی باتیں اب بھی ذہن میں گردش کر رہی تھیں وہ یہی سوچ رہی تھی کہ آج کا صارم ماضی سے مختلف تھا اور کیوں تھا وہ یہ نہیں جانتی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگلا دن ہوا تھا لیکن آج بھی اظہر بنا کچھ کھائے دوپہر تک اپنے کمرے میں بند تھا بیڈ پر لیٹا سرخ ٹی شرٹ سیاہ ٹراؤزر پہنے فیاض کی کال پر اس سے گفتگو میں مصروف تھا۔۔

کیا۔۔نویرہ نے ایسا کہا۔۔؟"اظہر اسے کل شام کا سارا احوال سنا چکا تھا" جس پر فیاض کے منہ سے بے ساختہ حیرت بھرے غیر یقینی کے الفاظ برآمد ہوئے۔۔

ہاں وہ مجھ سے شادی کبھی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی نہ ہی مجھ سے محبت" "کرتی تھی بس مجھے اپنے مقصد کے مطابق استعمال کیا اس نے۔۔!!

اظہر ویسے دیکھو برا مت ماننا لیکن مجھے پہلے سے ہی لگتا تو تھا کہ وہ ایسے" نکلے گی بٹ اچھا ہے کہ اب اسکی اصلیت کھل کر سامنے آگئی ورنہ

"ماہین۔۔

بس کر یار۔۔ سبھی لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں وہ بلی بھی کوئی مخلص" نہیں ہے اسکا بھی کوئی مطلب ہوگا کوئی غرض ہوگا اس لئے مخلصی کے "ڈرامے کرتی ہے اور اسکی اصلیت بھی سامنے لا کر رہوں گا میں۔۔

فیاض کے منہ ماہین کا ذکر پر وہ طیش میں آتا اسکی بات ٹوکتے غصیلے انداز میں گویا ہوا۔۔اظہر نویرہ کے چکر میں اب ماہین سے بھی بدگمان سا ہونے لگا تھا۔۔اور یہ بات فیاض محسوس کرتا پھر حیرت زدہ ہوا۔۔

"بے وقوف انسان کبھی اپنے دماغ کا استعمال بھی کر لیا کر ماہین کو نویرہ سے کمپیئر کر کے غلطی کر رہے ہو تم، ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔ ماہین کا تم سے کوئی مطلب نہیں نہ ہی اس کے سامنے کوئی نویرہ جیسا مقصد ہے جسے پورا کرنے کے لیے وہ تمھارا استعمال کرے گی۔۔ اتنے عرصے تم ماہین کے ساتھ رہے پھر بھی ایسی باتیں کر رہے ہو یار افسوس ہو رہا ہے مجھے تمھاری سوچ پر۔۔!! کیا تم میں انسانوں کو پرکھنے کی سمجھ نہیں ہے۔۔؟؟"

فیاض اپنی طویل ہدایت سے اسے سوچنے پر مجبور اور شرمندہ کر گیا فیاض کی باتیں اظہر کی آنکھوں اور حقیقت کے درمیان حائل پردہ ہٹانے میں آہستہ آہستہ کامیاب ہو رہی تھی۔۔

وہ کچھ دیر خاموشی سے اسکی باتوں کو سن رہا تھا اتنے میں جو موضوع بحث تھی وہ بھی ہاتھ میں اظہر کے صاف ستھرے کپڑے لیے کمرے میں داخل ہوئی اور ڈریسنگ روم کا رخ کر گئی جس کی سرد تاثرات کو اظہر نے بھی محسوس کیا تھا وہ بیڈ پر لیٹا موبائل کان سے لگائے نظروں سے ماہین کو فالو کر رہا تھا جبکہ کال پر دوسری جانب فیاض اظہر کو مخاطب کرنے کی مسلسل ناکام کوشش کیے جا رہا تھا۔۔

آچھا میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔!!" اظہر کال پر مقابل " سے آخری جملہ ادا کرتا کال منقطع کر گیا اور بیڈ پر موبائل پھینک کر خود بیڈ سے نیچے اترا مگر ماہین ڈریسنگ روم میں کپڑے ترتیب سے رکھنے کے بعد ڈریسنگ روم سے نکل کر اب کمرے سے روانہ ہونے لگی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

ہیلو بلی سنو۔۔!!" وہ ماہین کو اسکی آنکھوں کی شناخت سے پکار گیا جس پر ماہین کے قدم رکے مگر وہ دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی اظہر کی پکار پر اسکے دل میں خوف کے مارے جھٹکا سا محسوس ہوا تھا کیونکہ وہ کل اظہر کا غصیلا لہجہ دیکھ چکی تھی۔۔

کل چیخا تھا تم پر اس کے لیے سوری۔۔" اظہر اسکے قریب پہنچ نظریں چراتا مدھم لہجے میں بولا جسے سن کر ماہین نے پلکیں اٹھاتے اسکے چہرے کو دیکھا جو خوبصورت مگر آج بھی بے تاثر سا تھا۔۔اظہر کو ایک نظر دیکھ کر ماہین نے پھر نظر جھکائی اور خاموش رہی۔۔

کچھ لمحے وہ دونوں یونہی ایک دوسرے کے سامنے کھڑے رہے اور انکے درمیان خاموشی کا رقص تھا۔۔

ہیلو سوری کہہ رہا ہوں کوئی ریسپانس یار پلائی تو دو۔۔!!"اظہر نے" اسکی خاموشی پر اسکی جانب نظر کیے ماتھے پر بل ڈالتا دوبارہ گویا۔۔

کوئی بات نہیں جو ہو گیا اسے بھول جائیں۔۔"اظہر کی بھاری آواز پر وہ" لرزتی ہوئی مدھم سی لڑکھڑاتے آواز میں بولی آواز اس قدر پست تھی کہ اگر اظہر اسکے قریب کھڑا نہ ہوتا تو اسے سنائی بھی نہ دیتا۔۔

"ہمم ٹھیک ہے گڈ۔۔"

وو۔۔ویسے آپ کے لیے میرے پاس ایک اچھی خبر ہے۔۔"ماہین" اسکا دھیان بھٹکاتے اب اسے صالحہ بیگم کی نویرہ کے لیے رضامندی کے حوالے سے آگاہ کرنا چاہتی تھی۔۔

اور یلی تمھارے پاس میرے لیے اچھی خبر۔۔؟"وہ تمسخرانہ انداز میں ایک گال کھینچتے مسکرایا اور بھنوّں اچکاتے سوالیہ بولا۔۔

جی۔۔وہ گھر والے نویرہ کے لیے تقریباً راضی ہو چکے ہیں۔۔!!""""

ماہین اسکا دھیان بھٹکانے کہ کوشش کرتے اس بات سے انجان تھی کہ اسکے بھٹکائے ہوئے دھیان میں دوبارہ نویرہ کا خیال لے آئی ہے۔۔

تمھاری معصومیت پر آفرین ہے۔۔ خیر چھوڑو۔۔اب یہ خبر میرے کام کی نہیں۔۔"ماہین کی خبر پر وہ پھر سے مسکرایا لیکن اسے حیرانگی نہیں ہوئی کیونکہ وہ اپنے گھر والوں سے واقف تھا اور اس لیے اسے لگا کہ ماہین کو غلط فہمی ہوئی ہے لیکن اگر یہ رضامندی والی بات حقیقت پر

منی بھی تھی تب بھی اب یہ بات اسکے چونکانے والی یا نفع بخش خبر نہیں رہی تھی۔۔

کیا مطلب۔۔؟"وہ معصومیت اور تعجب سے گویا ہوئی۔۔"

مطلب یہ کہ نویرہ نے دھوکا دیا ہے مجھے۔۔!!وہ مجھ سے کبھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔"وہ ماتھے پر بل ڈالے سخت لہجے میں بولا۔۔

"کیا۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔"

ایسا ہی ہوا ہے اور میں اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا"

"بس تم کل سے مسلسل پوچھ رہی تھی تو بتا دیا۔۔

ماہین آنکھیں پھاڑے اظہر کی بات پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اظہر اپنا آخری جملہ ادا کرتا کمرے سے روانہ ہوا اسکا مزاج پھر نویرہ کے خیال پر گرم ہوا تھا مگر یہ خیال کب تک اسکے ساتھ رہنے والا تھا۔۔ کیا ہمیشہ اب وہ نویرہ کا خیال آتے ہی یونہی مزاج میں سختی لانے والا ہے یہ سوچ کر ماہین کی کیفیت میں پریشانی کی لہر دوڑی۔۔

۔

۔

یارب میں تیری رضا میں ہمیشہ راضی ہوں مگر مجھے صبر دے،، یارب" میں عجیب سی کشمش میں ہوں اس وقت۔۔بظاہر میری موجودہ زندگی سب کو آسائشوں سے بھرپور آسان اور خوشنما لگتی ہے لیکن زندگی کا یہ موڑ مجھے اپنی گزری ہوئی تمام زندگی سے زیادہ کھٹن محسوس ہو رہا ہے یا

رب سب کچھ دیا تُو نے پھر بھی دل خالی خالی سا بے چین رہتا ہے شاید دل کو اظہر کے سوا کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔ مولا میں تیری نعمتوں کی ناشکری نہیں کر رہی مگر یا میرے دل سے اظہر جہانگیر کی محبت کو نکال کر مجھے سکون بخش یا کوئی معجزہ کر اور اسکا دل میری جانب پھیر دے۔۔"

رات آسمان پر اپنی سیاہ چادر ڈال چکی تھی ماہین آج بھی عبادت گاہ میں رب کی لاڈلی عبادت کی ادائیگی کے بعد ہاتھ اٹھائے آنسوؤں سے تر چہرہ لیے بے بسی کے مارے رب کے سامنے التجاء کرتی اپنے رب سے اپنے محرم کی محبت کی طالب تھی۔۔

جبکہ اظہر بھی اکیلا کمرے میں بیڈ پر لیٹا تھا جاگ رہا تھا اسے ماہین کی فکر نہ ستائی تھی کہ وہ کمرے میں اب تک کیوں نہیں آئی اور رات کے اس وقت وہ کہاں ہے اسے کچھ اندازہ تھا کہ ماہین عبادت گاہ میں ہو گی لیکن وہ اس کے پیچھے اسے لینے یا بلانے نہیں گیا۔۔

ماہین اظہر کی مسلسل بے رُخی سے تھک چکی تھی وہ پتھر نما شخص ماہین کے کسی عمل سے بھی مستقل متاثر نہ ہوتا تھا اگر ایک دن انکے بیچ میں سب ٹھیک نظر آتا تو اگلے ہی دن پھر اسی طرح کی اجنبیت انکے رشتے میں نمایاں ہو جاتی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

آپ فکر نہ کریں اگلے دو ہفتوں کے اندر اندر ہی میں آپ کو خوش کر دوں گا۔۔!!"

مکمل صبح ہوئی تھی صارم آفس سوٹ میں ملبوس اپنے آفس کے کیبن میں بیٹھا ذو معنی الفاظ میں کال پر گفتگو مختصر کیئے کال منقطع کرتا شاطرانہ سی مسکراہٹ ظاہر کیئے اب نویرہ کو کال ملانے لگا۔۔ وہ اب اپنے اصل عزائم کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ کچھ بیلز کے بعد کال ریسیو ہوئی تھی۔۔

"ہیلو نویرہ۔۔ تمھارے لیے ایک نیا کانٹریکٹ ملا ہے مجھے۔۔!!"

وہ نویرہ کے کچھ کہنے سے قبل کال ریسیو ہوتے ہی گویا ہوا جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے اپنے کام کو تکمیل تک پہنچانے کی کتنی جلدی ہے۔۔

ریلی۔۔!!ڈاٹس گریٹ نیوز۔۔تھینک یو سوچ صارم۔۔!!تم نے "واقعی بہت ساتھ دیا ہے میرا۔۔"وہ انجان لڑکی جو آج سادہ سی سیاہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے گھر کے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ایک ہاتھ میں میگزین لیے ہوئے تھی خوشی سے سرشار ہوتی بے ساختہ بولی تھی۔۔

نہیں ڈارلنگ یہ تو میرا فرض تھا۔۔!!لیکن تمہیں میرے ساتھ ایک "دن پہلے ہی اس ڈیل کو سائن کرنے کے لیے روانہ ہونا پڑے گا کیونکہ ہمیں جہاں جانا ہے وہ جگہ تھوڑی دور ہے۔۔"وہ خباثت سے اپنا گال کھجاتا مسکرایا اور اسے اپنے پلان کے مطابق اس کا ذہن تیار کرنے لگا۔۔

ہاں کیوں نہیں لیکن کیا تم مجھے لوکیشن بھیج سکتے ہو۔۔"نویرہ کو بظاہر "صارم کی ڈیل والی بات میں کوئی برائی محسوس نہیں ہوئی کیونکہ اس

سے قبل وہ واقعی نویرہ کو ماڈلنگ کے حوالے سے کچھ اہم کانٹریکٹ اور کام دلوا چکا تھا اور یہ سب اس نے نویرہ کے اعتماد کو جیتنے کے لیے کیا تھا جس میں اسے سچ مچ کامیابی حاصل ہوئی تھی لیکن اب وہ نویرہ کے اعتماد کو بری طرح کچلنے والا تھا۔۔

"ٹھیک ہے بھیج دوں گا تم تیار رہنا ہم ٹھیک پانچ دن بعد اپنی ڈیل کے لیے روانہ ہوں گے۔۔"

"اوکے۔۔!!"

اسے اپنے نویرہ کی جانب سے حاصل کردہ اعتماد پر یقین تھا کہ لوکیشن آگر قبل از وقت بھیج بھی دی تب بھی نویرہ اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گی اور اسکا یہ گمان بالکل درست تھا۔۔

بہت محنت کروائی ہے تم نے مجھ سے نویرہ۔۔!!اب سارے حساب"

سود سمیت لینے کا وقت آن پہنچا ہے۔۔"!!

وہ نویرہ سے کال پر گفتگو کا اختتام کرتا آنکھوں میں وحشت اور حیوانیت لیے راکنگ چیئر پر بیٹھا ہاتھ میں پکڑے موبائل پر اپنی پکڑ کو سخت کرتا جبڑا بھینچتے خود سے گویا ہوا۔۔

صارم کو اپنی منزل قریب نظر آ رہی تھی جو پیٹھ پیچھے اس قدر غصّہ لیے ہوئے ہے وہ شخص نویرہ کے سامنے کیا کرے گا اسکا اندازہ لگانا مشکل تھا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

نویرہ اور اظہر کے تعلقات ختم ہوئے اب ایک ہفتہ ہو چکا تھا لیکن انکے ٹوٹے تعلق کے اثرات اب بھی اظہر ماہین کے رشتے پر ظاہر ہو رہے تھے اظہر کا رویہ ماہین سے نہ اچھا تھا اور نہ برابس اجنبیت جیسا تھا جبکہ ماہین اسے کبھی کبھی اپنے عمل سے متاثر کر جاتی تھی اسے اظہر سے کوئی لالچ نہیں تھی وہ بس اس سے محبت کرتی تھی جس کے باعث نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے دل میں اظہر کی پرواہ رہتی تھی اور یہی پرواہ وہ اظہر کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ظاہر کرتی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

سہ پہر کا وقت ہوا تھا آج اظہر اپنے کام کے لیے اسٹوڈیو نہیں گیا تھا کیونکہ اسکے کام کا رجحان ان دنوں کچھ کم تھا وہ اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھا سادہ سی مسٹرڈ رنگ ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر پہنے لیپ ٹاپ پر مصروف تھا جبکہ وجاہت جہانگیر اسٹڈی روم میں موجود تھے۔۔

فرمان نے آج جہانگیر مینشن کا رخ کیا تھا کیونکہ اسکے دل میں اظہر کے خلاف لگی آگ کو وہ آج بدلا لے کر بجھانا چاہتا تھا آج پھر اس نے اظہر کا ذکر سنا تھا جو اس کے صبر کا پیمانہ لبریز کرتا اسے یہاں تک آنے کے لیے مجبور کر گیا تھا۔۔

وہ بظاہر ٹھنڈا مزاج اور چہرے پر جعلی سی مسکراہٹ لیے گیٹ پر موجود گارڈز سے اپنا تعارف کرواتا لان تک پہنچا اور ملازمین کے کہنے پر وہ لاؤنج میں اظہر کا انتظار کرنے لگا۔۔

کہتے ہیں کہ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے اور آج اسکا عملی مظاہرہ ہونے جا رہا تھا۔۔وہ صوفے پر اکیلا بیٹھا سختی سے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے ملتے بیچینی سے اظہر کا منتظر تھا۔۔

ملازم کے پیغام پر اظہر اپنے کمرے سے نکل کر لاؤنج کی جانب زینوں سے اترتا لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے اس شخص کو دیکھ رہا تھا مگر پہچان نہیں پا رہا تھا ملازم نے اسے بتایا تھا کہ کوئی فرمان نامی شخص اس سے ملنا چاہتا ہے اور اظہر کا گمان تھا کہ وہ فرمان یقیناً ماہین کا بھائی ہے اور اسکا گمان درست تھا۔۔

اظہر زینوں سے اتر کر لاؤنج میں فرمان کے قریب پہنچ چکا تھا تبھی میں صالحہ بیگم کے کمرے سے ماہین بھی نکلتی لاؤنج کی ایک جانب سے برآمد ہوئی۔۔

فرمان لالا آپ۔۔؟؟"ماہین نے لاؤنج میں موجود اپنے بھائی کو دیکھا" اور حیرت سے اسکے منہ سے بے ساختہ جملہ ادا ہوا جسے اظہر نے سن کر ماہین کی جانب مڑ کر دیکھا اور پھر فرمان کو دیکھا جو اب اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔۔

اوکے تو آپ لالا ہیں؟؟ ویسے بڑی دیر کر دی آنے میں۔۔!!"اظہر" نے فرمان کی جانب دیکھا اور تعجب سے گویا ہوتے باوقار انداز میں اسکی جانب کچھ مزید قدم بڑھا گیا، فرمان نے بھی اظہر کو جس طرح ڈرپوک

اور کمزور متصور کیا تھا اظہر اسکے بر عکس نکلا لمبا چوڑا باڈی بلڈر اور خوبرو

--

فرمان نے ماتھے پر بل ڈالے اظہر کے قریب پہنچ کر اسے گریبان سے پکڑا جسے یہ عمل کرتے دیکھ ماہین آنکھیں پھاڑے خوف زدہ ہوئی۔۔ جبکہ اظہر نے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجائی۔۔

"اگر تم یہاں مجھ سے اپنی بہن کے نکاح کا بدلہ لینے آئے ہو تو ٹھیک ہے میں مزاحمت نہیں کروں گا۔۔مارو مجھے۔۔!"فرمان آنکھوں میں آگ لیے اظہر کا گریبان سختی سے مٹھیوں میں بھینچے ہوئے تھا جبکہ اظہر نے بھی اسے یہ جملہ کہہ کر کھلی چھوٹ دے دی۔۔

"!!نہیں اظہر یہ۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔"

اظہر کا جملہ سن کر خوف کھاتی ماہین فوراً اسے ٹوکتی گویا ہوئی جو اظہر کے ذرہ برابر تکلیف کا نہیں سوچ سکتی تھی بھالا وہ کیسے یہ سب ہونے دیتی۔۔

"ویسے اپنی بہن کے لیے تمھاری غیرت جاگنے میں بہت وقت لگ گیا۔۔!!"اظہر فرمان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک بار مسکراتے گویا ہوا جو فرمان کو طیش دلائے جا رہا تھا۔۔جبکہ ماہین وجاہت جہانگیر اور گھر کے دیگر افراد کو فرمان اور اظہر کی جھڑپ کا بتانے کے لیے دوڑی۔۔

"!!نہیں ہے وہ میری بہن۔۔!!تھوکتا ہوں میں اس پہ۔۔"

بلاآخر فرمان نے ماہین کے لیے دل میں پوشیدہ نفرت کو غصے میں بیان کیا تھا جس پر اظہر کے تیور یک دم بدلے بس فرمان کے منہ سے یہ جملہ سننا تھا کہ اظہر کو بھی طیش آیا اپنے گریبان سے اسکے ہاتھ جھٹک کر گراتا اپنے بھاری ہاتھ سے فرمان کے منہ پر ایک زوردار مکا جڑ دیا ایک ہی مکے سے فرمان کے نچلے لب کے کونے سے خون برآمد ہوا وہ اظہر کے حملے پر حیران تھا جس طرح اس نے اظہر کو تصور کیا تھا وہ بالکل ایسا نہ نکلا۔۔

Zubi Novels Zone

اظہر کو فرمان کے غصے میں کہے گئے اس ایک ہی جملے سے اندازہ ہو گیا کہ وہ اپنی بہن کے لیے نہیں بلکہ کسی اور مقصد نے اسے یہاں تک پہنچایا ہے اور اظہر کا یہ شک اگلے کچھ ہی لمحوں میں یقین کا سفر طے کر گیا۔۔

غصے سے سرخ اظہر کو گھورتا زمین پر پڑے فرمان اب بغیر لڑائی مار کٹائی میں وقت ضائع کیے زمین سے اٹھ کھڑا ہوا اور فوراً اپنی پستول نکال کر نشانہ اظہر کی جانب تان گیا، دوسری طرف ماہین کی خبر پر گھر کے باقی افراد بھی لاؤنج میں پہنچے یہ منظر حیرت اور خوف سے دیکھتے ہوئے فرمان کو منع کرنے کے لیے مسلسل پکار رہے تھے۔۔

فرمان نے بنا سوچے سمجھے گولی کے دو فائر داغے لیکن اسکے نشانے چوک گئے اور گولیاں کانچ کی کھڑکی اور شو پیز کو لگتی انہیں ایک ہی وار میں تہس نہس کر گئی۔۔ جبکہ اظہر فرمان کے فائر سے اپنی حفاظت کرتے ہوئے اس کے قریب پہنچا اور اسے مزید ایک مکا مار کر زمین بوس کر کے اسے حواس باختہ کرتے اسکے ہاتھ سے پستول چھین کر اسی پر تان گیا تاکہ وہ مزید مزاحمت کرتے ہوئے کسی اور کو نقصان نہ پہنچا بیٹھے۔۔

وجاہت جہانگیر نے فرمان کی حرکتیں دیکھ کر پولیس کو کال ملائی تھی جبکہ گولیوں کی آواز سن کر گارڈز بھی لاؤنج میں داخل ہوتے فرمان کو سختی سے دبوچ گئے۔۔

فرمان آج غصے اور حسد کی آگ میں اندھا ہو کر انجام سے بے خبر وہ اظہر کو نقصان پہنچانے آیا تھا لیکن اپنی ہی لگائی گئی آگ میں جل گیا۔۔

وجاہت جہانگیر کی کال پر کچھ ہی دیر میں پولیس جہانگیر مینشن پہنچی اور فرمان سلیم کو گرفتار کرتے اپنے ساتھ لے گئی جبکہ اظہر گھر والوں کو جو خوف اور پریشانی میں مبتلا تھے انھیں دلاسہ دیتا اپنے کمرے کی جانب روانہ ہوا اور کافی دیر سے ایک کونے میں خوف اور گھبراہٹ کے سبب مسلسل روتی ہوئی کھڑی ماہین کو وہ بھول گیا تھا جبکہ ماہین نے بھی اس

دوران اسکی نظر اندازی کو محسوس نہ کر پائی تھی۔۔اظہر کے جاتے ماہین کو صالحہ بیگم نے سنبھالا اور اسے دلاسے دیے جبکہ دوسری جانب وجاہت اپنی زوجہ کو سنبھالتا اسے کمرے کی جانب لے گیا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

ZNZ Zubi Novels Zone

پولیس کی گاڑی فرمان سیلم کو لے کر اسلام آباد کے پولیس اسٹیشن پہنچی تھی وہ بے بس اہلکاروں اور ہتھکڑیوں کے چنگل میں جکڑا ہوا تھا لیکن اسکے دل میں لگی آگ اب پہلے سے زیادہ بھڑک اٹھی تھی۔۔

پولیس اسٹیشن طویل وسیع اراضی پر مشتمل تھی جہاں اہلکار اسے بازوؤں سے پکڑے انسپکٹر ماجد کے پاس لے آئے اور انسپکٹر کے

اجازت کے بغیر اسے لاک اپ میں لے جانے لگے کہ انسپکٹر ماجد نے اسے رکوا کر اس سے تلاشی لینے کا حکم دیا۔۔

سر ہمیں اس کے پاس سے پسٹل برآمد ہو چکی ہے۔۔!!"فرمان کے" داہنی جانب کھڑا اہلکار انسپکٹر کے حکم کی تعمیل کرنے کے بجائے جواباً گویا ہوا جبکہ دوسرا اہلکار خاموشی سے کھڑا انسپکٹر کے رد عمل کا منتظر تھا۔۔

مجھ سے بحث کرنے کے بجائے اسکی دوبارہ تلاشی لو۔۔اچھے" سے۔۔!!"اہلکار کے جواب سے انسپکٹر کے ماتھے پر بل پڑے اور وہ جبڑا بھینچتے بھاری آواز میں سختی سے دوبارہ اپنا حکم دہراتا بولا اور اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔

حکم کے جواب میں بلا آخر تیسرے اہلکار نے دستانے پہن کر فرمان کی تلاشی لی جس پر اس کے پاس تھوڑے پیسے، موٹر سائیکل کی چابی، موبائل فون اور کچھ نشہ آور دوا برآمد ہوئی اہلکار نے تمام چیزوں کو انسپکٹر ماجد کی ٹیبل پر رکھ دیا اور باقی اہلکار فرمان کو لاک اپ میں داخل کر کے تالا لگا گئے۔۔

سر اب مزید یہ برآمد ہوا ہے۔۔" تلاشی لینے والا اہلکار تمام چیزوں کو" ٹیبل پر رکھتے ہاتھ پیچھے باندھے مودبانہ انداز میں بولا۔۔

ہوا ناں برآمد۔۔!! اسی لیے کہا تھا میں نے۔۔اب اس سے گھر کا نمبر" لو اور اس کے گھر والوں کو اس کی یہاں موجودگی کی خوش خبری "سناؤ۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سامان کو دیکھ کر انسپکٹر نے اہکاروں کو مخاطب کرتے برہمی ظاہر کرتے گویا ہوا اور دستانے پہن کر نشہ آور گولیوں کا جائزہ لیتا اہلکار کو اگلا حکم دے گیا۔۔

"سوری سر۔۔ ہم اکثر تلاشی لیتے ہیں مگر اس دفع چوک ہو گئی۔۔"

داہنی جانب کھڑا حکم عدولی کرنے والا اہلکار اب معذرت خوانہ انداز میں گویا ہوا۔۔

اہکاروں نے فرمان کے بتائے گئے نمبر پر اسکی گرفتاری کی خبر دی یہ نمبر جلال خان کا تھا جس نے خبر ملتے ہی سرپیٹا پولیس اسٹیشن کے لیے روانہ ہوا جبکہ انسپکٹر نے قریب رکھی گولیوں کا جائزہ لیتے یہ اخذ کیا کہ وہ ڈرگ سے بنائی گئی تھی یہ جان کر انسپکٹر ششدر رہ گیا اور اپنے سامنے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لاک اپ میں بند فرمان کو متعجب انداز سے گھورنے لگا جو لاک اپ میں بے چینی اور اضطراب کے مارے چکر کاٹ رہا تھا۔۔

کچھ دیر گزری تھی کہ جلال خان خاکی رنگ شلوار قمیض میں کندھوں پر نفاست سے شال اوڑھے دوڑتا ہوا اپنے خاص ملازم کے ہمراہ پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتا چھان بھٹک کر وہ انسپکٹر ماجد کی ڈسک کے قریب پہنچا۔۔

"فرمان۔۔فرمان کہاں ہے۔۔؟؟"

"آپ ان کے والد سلیم خان ہیں۔۔؟"

جلال نے ہڑ بڑاتے جلد بازی میں انسپکٹر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمان کے حوالے سے دریافت کیا جس پر انسپکٹر نے اسکے حلیے کا جائزہ لیتے آئی بروا چکاتے جلال سے سوال کیا۔۔

نہیں میں چچا ہوں جلال خان۔۔ مجھے بتاؤ کہاں ہے وہ۔۔!!" جلال خان دبے لہجے میں غراتے بولا۔۔

" بند ہے لاک اپ میں اور ظاہر ہے ہم لوگ پاگل تو ہیں نہیں جو بلاوجہ کسی کو بھی سڑک سے اٹھا کر لاک اپ میں بند کر دیں۔۔ اس نے جرم کیا ہے اسی لیے ہم نے اسے یہاں بند کیا ہے۔۔ اظہر کو جانتے ہیں؟؟ اظہر جہانگیر۔۔!! اسے کون نہیں جانتا۔۔ معروف شخصیت ہیں۔۔

موسیقار ہیں۔۔یہ صاحب انہیں جان سے مارنے انکے گھر پہنچ گئے تھے

"!!وہی سے پکڑ کر لائے ہیں اسے۔۔

انسپکٹر ماجد نے تمسخرانہ انداز میں بیٹھے بیٹھے جلال خان کے آکڑ و غرور کو

پارہ پارہ کر دیا تھا جس پر جلال نظریں پھیرتے مٹھیاں بھینچ گیا۔۔

مشرلالا۔۔!!"اہلکار نے فرمان کو جلال خان کی آمد کی خبر دی جس پر"

وہ چلاتے جلال کو پکارنے لگا جسے سن کر جلال خان بھی لاک اپ کے

قریب پہنچا۔۔اہلکار نے اسے روکنے کے لیے انسپکٹر کی جانب دیکھا جس

نے نہ روکنے کا اشارہ کیا۔۔

تم سے میں نے کہا تھا ناں کہ ایسی ویسی حرکت مت کرنا دیکھو یہ کیا کر"

"!!دیا تم نے۔۔

اگر آپ مجھے ڈانٹنے آئے ہیں تو واپس چلے جائیں کیونکہ میں اپنی"

"آزادی کی امید لیے آپ کو دیکھ رہا ہوں اور آپ ہیں کہ۔۔۔

"اچھا تم فکر مت کرو میں کوشش کرتا ہوں۔۔"

جلال کے جملوں پر فرمان جو پہلے سے غصے میں جل رہا تھا مزید طیش میں

آتے چیخا جسکی بات کاٹتے اب جلال اسے تسلی دینے لگا اور دوبارہ انسپکٹر

کو منانے اس کے پاس پہنچا۔۔

صاحب چھوڑ دیجئے اسے۔۔ بچہ ہے۔۔ جو بھی ہرجانہ ہو گا وہ ادا کرنے"

"کے لیے تیار ہوں میں اور آئندہ کے لیے بھی سمجھا دوں گا اسے۔۔

وہ نرم مزاجی اختیار کرتا خوش آمدی انداز سے شروع میں اپنی بات

منوانے کے لیے بولا۔۔

یہ اتنا مختصر اور آسان معاملہ نہیں ہے یہ دیکھو یہ گولیاں تمھارے اس" نافرمان سے ملی ہیں اور یہ ڈرگس کی گولیاں ہیں۔۔!!"انسپکٹر نے اسے ٹیبل پر پڑی گولیوں کی جانب اشارہ کرتے مخاطب کیا۔۔

کیا۔۔!!صاحب کچھ رعایت کریں۔۔کچھ لے دے کر معاملات کو" سلجھادیں۔۔"گولیاں دیکھ کر جلال کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی جسے ماجد نے محسوس کیا،خود کو سنبھالتے وہاں سے ساختہ گویاہوا یہ سوچ بناکہ اسکے اس بات کا نتیجہ غلط بھی نکل سکتا ہے۔۔

ہاہاہا تم رشوت کی بات کر رہے ہو۔۔؟؟سنو تھوڑا احتیاط سے کام" لو۔۔!!ایسا نہ ہو کہ تم اور تمہارے اس نافرمان کے مقدر میں ہمیشہ کے

لیے سلاخیں لکھ دی جائیں۔۔"ماجد کو جلال کی باتوں پر غصہ آیا تھا جسے وہ جاندار قہقہہ میں اڑا گیا اور جلال کو دھمکاتے بولا۔۔

"صاحب کوئی تو طریقہ ہو گا ہم سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔۔"

ابھی اسے رات یہی گزارنے دو کیونکہ اوپر سے آرڈر آیا ہے۔۔تو کل" ہی پتا چلے گا کہ اس کے ساتھ کیا کرنا ہے۔۔"انسپکٹر ماجد نے اسے فرمان کی جانب اشارہ کرتے اپنی آخری بات کہہ کر جلال کو رخصت کرنے کا ارادہ کیا۔۔

جبکہ جلال اپنے ملازم کے ہمراہ پولیس اسٹیشن سے مختلف کوششوں کے باوجود اب ناکام رخصت ہوتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔۔

اس حرام خور کی وجہ سے مجھے یہ دن بھی دیکھنا پڑ رہا ہے۔۔ یہاں تو" بات کرنے کا فائدہ نہیں ہوا اب کل ہم کسی اور سے بات کر کے اسے چھڑا لیں گے اور ایک بار جیل سے نکلنے دو اسے، ساری عقل ٹھکانے لگاؤں گا اس کی۔۔" وہ گاڑی تک پہنچتے ہوئے غصیلے لہجے میں ملازم سے گویا ہوتا فرمان کو سبق سکھانے کا ارادہ کر گیا۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

آپ نے کل کا وقت کیوں مانگا سر۔۔" دوسری جانب جلال کے " جاتے ہی پولیس اسٹیشن میں خاص اہلکار انسپکٹر ماجد سے سوال کرنے لگا۔۔

مجھے لگتا ہے کہ یہ لڑکا ٹھیک ٹھاک تھا۔۔اُسے۔۔اس نشے کے "
چکروں میں پھنسا کر اسکی زندگی تباہ کی گئی ہے اور اسی نشے سے فائدہ
اٹھاتے اسے اپنے مطلب کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔۔"
انسپکٹر ماجد نے چند ہی لمحوں میں کڑیوں سے کڑیاں ملا کر کیس کو کافی حد
تک سلجھا دیا تھا وہ ایک اہل قابل اور دور اندیش آفیسر تھا جو معاملات کو
گہرائی سے دیکھتا آخرکار کیس کی تہہ تک پہنچا۔۔

آپ کو کیسے پتا۔۔"اہلکار نے انسپکٹر ماجد کے اندازے سے حیران ہوتا"
سوال کرنے لگا۔۔
پولیس والے ہم ایسے ہی نہیں بنے۔۔حلیہ دیکھ کر سارا احوال سمجھ "
جاتے ہیں میں نے اس جلال کا جاہ و جلال دیکھ کر یہی اندازہ لگایا ہے کہ
یہ بھی اس کیس میں کہیں نہ کہیں شامل ہے۔۔لیکن خیر کل تک ہم

آگے کے حکم کا انتظار کریں گے اگر یہ کیس سیریس ہے تو ہم پھر اس جلال کو بھی پکڑ میں لائیں گے اور اگر ایک دن کے بعد آزاد کرنا ہوا تو "پھر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔

انسپکٹر ماجد کو اب کل اگلے حکم کا انتظار تھا اور اسی حکم پر فرمان کی زندگی کا انحصار تھا کہ آیا اسکی زندگی سنور سکتی ہے یا نہیں۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

Zubi Novels Zone

لاؤنج میں فرمان کے کئے گئے ہنگامے کے بعد اب شام ڈھلی تھی اور اظہر اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ آن کیے صوفے پر بیٹھا ہاتھ میں پین اور کتاب لیے ایک گانے کو ترتیب دینے میں دوبارہ مصروف ہوا تھا لیکن لکھنے کی کوشش پر اسکا پین لکھائی سے صاف انکار کرتا نظر آرہا تھا جس

کے سبب وہ اٹھ کر وہ سائیڈ ٹیبل کی دراز کی جانب بڑھتا وہاں سے ایک اور پین نکال کر وہی کھڑا لکھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ پین بھی جواب دے گیا اظہر نے طیش میں آتے دونوں پین پیچھے کی جانب پھینکے اور پلٹ کر ناکام اپنے صوفے کی جانب بڑھا اسی دوران کمرے میں بھوجل قدموں غمزدہ سی خوف کی ماری ماہین داخل ہوئی جو نظریں اٹھا کر اظہر کو کمرے میں پاتے ہی وہ بنا سوچے سمجھے لپک کر اظہر کے سینے سے لگتی آنسو بہانے لگی۔۔

ماہین کی پہلی بار ایسی حرکت پر اظہر کی حیرانگی کے مارے بھنویں اٹھائے آنکھیں باہر کو آئی تھیں، سانسیں کچھ بے ترتیب سی لگی تھیں، اظہر کو وقت تھما ہوا اور خود کی دھڑکنوں سمیت ارد گرد موجود ہر شے بے حرکت ساکت سی معلوم ہونے لگی، اسے اپنی روح پیچھے چھوٹتی محسوس

ہوئی تھی، وہ اپنے ہاتھوں کو اسکے گرد باندھے ہوئے نہیں تھا مگر آہستہ آہستہ اسکے ہاتھوں میں حرکت ہو رہی تھی جو بنا ارادے کے ماہین کے وجود کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

کیا ضرورت تھی یہ کہنے کی کہ مجھے مارو۔۔! اگر آپ کو کچھ ہو جاتا" تو۔۔؟ آپ جانتے نہیں ہیں لالا کو اور اس وقت تو ان کے سر پر خون سوار تھا۔۔"

وہ کچھ دیر تک اظہر کی خاموشی کو محسوس کرنے کے بعد نم آنکھیں لیے معصومیت سے اسے ڈانٹتے بولی تھی۔۔ماہین کی آواز پر اظہر کے جو ہاتھ حرکت کرتے ماہین کے وجود پر جمنے والے تھے یک دم رکے اور وہ چونک کر طلسماتی دنیا سے باہر آیا۔۔

"Ahm ahm, hey, hey princess don't cry..! please calm down and look at me I'm absolutely fine..!!"

وہ کچھ مصنوعی کھانستے ماہین کو بازوؤں سے تھامے خود سے الگ کرتا گویا ہوا وہ انگھوٹے سے اسکے آنسوؤں کو صاف کرتا اسے تسلی دے رہا تھا جسے ماہین تعجب بھری نگاہوں سے سن رہی تھی۔۔

جی۔۔؟"وہ اظہر کے جملے سمجھ نہ پائی تھی لیکن لہجے سے ملتی تسلی نے" اس کے بہتے آنسوؤں کو روکا تھا۔۔

"ہاہاہا بلی قسم سے بہت کیوٹ لگ رہی ہو۔۔"

وہ بیچاری معصومیت سے نا سمجھی ظاہر کرتے بھنویں اٹھا گئی جس کی معصومیت پر اظہر کی ہنسی چھوٹی تھی اور واقعی ماہین کا یہ معصومیت بھرا انداز اسے مزید حسین بنا رہا تھا۔۔

آپ مذاق اڑا رہے ہیں ناں میرا۔۔!!" وہ اظہر کے قہقہے پر کچھ " نظریں جھکائے شرمندہ ہوتی خفگی لہجے میں بولی۔۔۔

آرے نہیں نہیں۔۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ تمہیں پریشان ہونے کی" ضرورت نہیں میں بالکل ٹھیک ہو ویسے بھی اگر تمہیں پریشان ہونا ہے تو اپنے بھائی کو لے کر پریشان ہونا چاہیے تھا۔۔ معافی چاہتا ہوں اسے "جیل بھیجنا پڑا۔۔

آپ نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔۔"ماہین" نے اسے ایک بہت مناسب جواب دیا تھا جس پر اظہر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

ہممم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر میں بھی کچھ کم گناہگار نہیں ہوں، میں نے "بھی تو بہت کچھ ایسا بویا ہے جسے کاٹنا باقی تھا لیکن آج معجزہ ہو گیا۔۔

وہ اپنی ماہین کے ساتھ زبردستی کے نکاح کی جانب اشارہ کچھ شرمندگی کا اظہار کرتے بولا۔۔

ایسامت کہیں گناہگار یہاں سبھی ہیں کوئی پارسا نہیں لیکن میری دعا" "ہے کہ آپ کو کوئی تکلیف چھو کر بھی نہ گزرے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم میرے لئے دعائیں کرتی ہو۔۔"وہ ماہین کے آخری کہے گئے جملے پر" نگاہوں میں حیرانی لیے گویا ہوا جس پر ماہین سر جھکائے مدھم سے سر اثبات میں ہلائی۔۔

اچھا تو شاید اس لیے آج بچت ہو گئی میری۔۔!! میرے لیے دعائیں" "کیا کرو۔۔مجھے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔۔

وہ اسکے دوپٹے سے نکلتے کچھ بالوں کے لٹ کو کان کے پیچھے کرتا خمار آلودہ لہجے میں سرگوشی نما بولا۔۔

آپ ہمیشہ میری دعاؤں میں رہیں گے۔۔"وہ حیا کے سبب اب بھی" نظریں جھکائے مدھم سی بولی اور اسکے زیر لب ہلکی مسکراہٹ عیاں ہوئی۔۔جبکہ اظہر بھی اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔

آج ماہین اور اسکی باتیں اظہر پر کچھ الگ اثرات مرتب کیئے جا رہی تھی اسے ماہین آج اچھی لگی تھی۔۔

وہ آج اپنی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھا لیکن اس کے دل نے ماہین کی جانب کشش کی تھی شاید یہ بھی ماہین کی دعاؤں کا اثر تھا جو فرمان کے آج کیے گئے سانحے کو بھی ماہین کے لیے ثمرات میں بدل گیا تھا۔۔

✦

۔

۔

کل کے دن کے اختتام کے بعد آج اظہر جہانگیر نے پولیس اسٹیشن جانے کا ارادہ کیا تھا سفید ہوڈی پر براؤن جیکٹ اور اس سے ہم رنگ پینٹ پہنے چہرے پر ماسک چڑھائے پیر و میں سفید جو گرز پہنے وہ

پولیس اسٹیشن کے لیے روانہ ہوا تھا صبح کے گیارہ بج چکے تھے کچھ مسافت طے کرنے کے بعد وہ اپنی منزل پر پہنچا۔۔

گاڑی پارک کر کے وہ اہلکار سے انسپکٹر ماجد کا دریافت کرتے اہلکار کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچا جہاں اس ڈپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی اسے انسپکٹر ماجد نمودار ہوتے دکھائی دیے جو اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کام میں مصروف تھا۔۔

"!!اسلام وعلیکم سر۔۔"

اظہر ٹیبل کے قریب پہنچ کر سر سے ہوڈی اور چہرے سے ماسک کھسکھاتا مودبانہ انداز میں انسپکٹر ماجد جو عمر میں اظہر سے دس سال بڑا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تھامخاطب کرتے گویاہوا ماجد اپنی کرسی پر براجمان فائلز ٹٹولتے کام میں مصروف تھا۔۔

ارے اظہر صاحب وا علیکم اسلام آیئے بیٹھیے۔۔" ماجد نے بھاری آواز سن کر اپنا کام چھوڑتے نظر اوپر اٹھائی تو اظہر جہانگیر کو کھڑا پایا جسے دیکھ کر وہ مسکراتے خوش مزاجی سے جواب دیتا اپنے سامنے کرسی پر براجمان ہونے کا اشارہ کر گیا۔۔

میں تمھارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔ مجھے بتاؤ کہ تم نے آگے کا کیا سوچا ہے۔۔!!" انسپکٹر ماجد کے کہنے پر وہ کرسی پر بیٹھا اور اسکے بیٹھتے ہی ماجد نے اگلا سوال کیا۔۔

سر سب سے پہلے تو میں فرمان سلیم سے ملنا چاہوں گا اسکے بعد ہی کوئی" "فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گی مجھے۔۔

ٹھیک ہے میں تمھیں ملوا دیتا ہوں۔۔ شفیق۔۔!! جاؤ صاحب کو اس" فرمان نامی قیدی کے پاس لے جاؤ۔۔"ماجد نے اہلکار کو بلا کر اظہر کو فرمان سے ملاقات کے لیے روانہ کیا۔۔وہ چند قدموں کا فاصلہ طے کرتے ہوئے فرمان کے لاک اپ تک پہنچے جہاں وہ زمین پر گھٹنوں میں سر دیے بے بسی کی تصویر بنے بیٹھا تھا۔۔

فرمان کیسے ہو۔۔!"اظہر سلاخوں کی دوسری جانب لاک اپ کے" باہر کھڑا اسے دیکھ کر سرد لہجے میں مخاطب کر گیا۔۔فرمان کے سماعتوں سے جانی پہچانی آواز ٹکرائی تھی جس پر وہ فوراً سر اٹھا کر سامنے کی جانب

اظہر کو دیکھنے لگا جسے دیکھ کر فرمان طیش میں اٹھ کھڑا ہوتا سلاخوں کے قریب پہنچا۔۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔ میری بے بسی پر ہنسنے آئے ہو۔۔؟ بھولو مت کہ میں اس وقت جکڑا ہوا ہوں اپنی طاقت کا استعمال کر کے تم نے مجھے بے بس کیا ہے اگر ذرا برابر بھی غیرت ہے تم میں تو مجھے آزاد کر کے اپنے دم پہ میرا مقابلہ کرو۔۔" فرمان اظہر کو دیکھ کر غرایا اور اسے کیس واپس لینے پر اکسانے کی کوشش کر رہا تھا جس پر اظہر افسوس سے نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

"پہلی بات تو یہ کہ میں بنا وسائل کے بھی تم سے مقابلہ کروں تب بھی تم میرے مقابلے کی تاب نہیں لا سکو گے لیکن میں تم سے مقابلہ کرنے

آیا ہی نہیں ہوں۔۔میں تمھیں اصلاح کا موقع دینے آیا ہوں اور یہاں بند کرنے کا مقصد صرف تمھیں اپنی زندگی پر سوچنے کا وقت دینا تھا ۔۔"

"ذرا سوچو فرمان تم جس صحرا میں بھٹک رہے ہو اسکی کوئی منزل نہیں، بلکہ تم اپنی زندگی برباد کر رہے ہو اپنے سگے رشتوں سے دور ہو کر تمھیں کیا ملا۔۔؟؟ ارے وہ تو ایسے نیک سیرت رشتے ہیں جن کے لیے دنیا ترستی ہے اور تم انھیں ہی ٹھکرا آئے ہو۔۔؟
میرے بھائی اس گندگی کے گڑھے کو چھوڑ چھاڑ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ جو آج بھی تمھاری راہ تکتے تمھارے منتظر ہیں۔۔" اظہر فرمان کے لیے چہرے پر فکر مندی ظاہر کیے اسے نصیحتیں کر رہا تھا جسے وہ

ناگواری سے ماتھے پر بل ڈالے آنکھوں میں غصے کے انگارے لیے سن رہا تھا۔۔

"مجھے تمھارے نصیحتوں کی ضرورت نہیں ہے دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔" فرمان اظہر کے جملوں پر طیش میں آتا اسے بدمزاجی سے مخاطب کرتا بولا۔۔

"میں تمہیں نصیحت نہیں کررہا تمھیں اسلام اور حق نصحیت کررہا ہے مسلمان تو ہو ناں تم۔۔!! تو اپنے والدین کا دل چھلنی مت کرو ابھی سانسیں چل رہی ہیں ان کی بھی اور تمھاری بھی۔۔ جاؤ انھیں سینے سے لگا کر فلاح و کامیابی پالو۔۔" اظہر نے اسے اسکے بدمزاج سے لہجے پر بھی بہت خوبصورت جواب دیا تھا جو فرمان کو سوچنے پر مجبور کر گیا۔۔

"شرک کے بعد دوسرا بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے اور تم نے نہ صرف نافرمانی کی بلکہ ہمیں دھوکا دیا۔۔ مجھ سے میرا گھر چھینا اور مجھے تنہا کر دیا، پلٹ کر دیکھا تک نہیں جبکہ وہ ایک غیر ہو کر مجھے اپنے پیروں پر کھڑا کر گیا، مجھے میرا گھر دے گیا جواب مجھے میرے بیٹے سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔"

تمھارے دل پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ہے جس پر بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے مجھے۔۔!! ہماری تو خیر ہے ہم سہ جائیں گے تمھارا رویہ، مگر تمھارے ساتھ آخرت کے معاملے کا سوچ کر میں تمھارے لیے فکر مند ہو جاتا ہوں۔۔"

فرمان اظہر کے کہے گئے جملے کے بعد خاموش اپنے والد کی کہی گئی باتوں کو یاد کرتا اب اسی میں کھویا ہوا معلوم ہو رہا تھا لیکن اظہر اب بھی اسکے

قریب کھڑا اسکی خاموشی پر خوش تھا دل میں یہ امید لیے کہ اب فرمان بہت جلد اپنے والدین کو ملنے والا ہے۔۔

"برامت ماننا لیکن تمھیں یہاں تین دن تک مزید رکھوں گا اچھے سے سوچو اور تین دن بعد اپنے آخری لیے گئے فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے یہاں سے رخصت ہو جانا۔۔ تمھارا یہاں اچھے سے خیال رکھا جائے گا۔۔اور وہ ٹیبل پر تمھارے لیے کچھ سامان رکھا جو تمھاری بہن نے بھجوایا ہے اس میں ترجمے کے ساتھ ایک قرآن مجید کا تحفہ بھی ہے تمھارے لیے۔۔
کہتے ہیں کہ نصیحت کے لیے ایک آیت بھی کافی ہوتی ہے سو تم ان تین دنوں میں جتنا ہو سکے اس مبارک کتاب کو پڑھ لینا۔۔

تم خوش قسمت ہو کہ تمھیں اِسے پڑھنے اور سمجھنے کے لیے وقت ملا اور موت سے پہلے اصلاح کا موقع ملا۔۔اپنا خیال رکھنا میرے بھائی۔۔خدا حافظ!!"۔۔

اظہر نے اسکی خاموشی پر اپنے آخری چند ایک جملے ادا کرتے اپنی گفتگو کا اختتام کیا اظہر کی آواز پر وہ چونکتے خیالات کی دنیا سے باہر آیا اور اسکی مزید کہی گئی باتیں توجہ سے سننے لگا۔۔

اظہر نے اپنی گفتگو کا اختتام کرتے اسکے لاک اپ کے پاس سے پلٹ کر روانہ ہوا جبکہ فرمان اسے جاتے ہوئے اسکی پشت کو دیکھتے سوچ رہا تھا کہ اس شخص کو میری اصلاح سے نہ فائدہ ہے اور نہ نقصان پھر بھی وہ مجھے اتنی طویل نصیحت یوں کر گیا گویا سگا بڑا بھائی کر رہا ہوں۔۔اظہر فرمان کو واقعی ایک بہترین انسان محسوس ہوا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سر میرا فیصلہ ہے کہ میں تین دن اسے یہاں مزید رکھنا چاہوں گا۔۔""

اظہر انسپکٹر کی ڈیسک پر پہنچا اور مدھم آواز میں اپنا ارادہ ظاہر کیا۔۔

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔۔"

"بہت شکریہ سر بس آپ انکا خیال رکھیئے گا۔۔"

"ہاں بے فکر رہو۔۔"

انسپکٹر ماجد اظہر کو مطمئن کرتا گویا ہوا جس پر وہ اپنا ماسک دوبارہ چہرے پر چڑھائے پولیس اسٹیشن سے گھر کی جانب روانہ ہوا اسکے دل میں امید تھی کہ فرمان اسکی باتوں پر ضرور سوچے گا۔۔

-------------- سونی رائٹس --------------

دوپہر کے ڈھائی بج چکے تھے اظہر جہانگیر پولیس اسٹیشن سے اب اپنے گھر پہنچا تھا اور لاؤنج میں داخل ہوتے اسکی نظریں ماہین کو ڈھونڈ رہی تھیں مگر وہ لاؤنج میں موجود نہیں تھی اظہر نے اپنی والدہ کو زینوں کے قریب کھڑا پایا جو ملازمہ کو کچھ سمجھا رہی تھی وہ اپنی والدہ کو دیکھتے اس کے قریب پہنچا جسے آتا دیکھ والدہ نے ملازمہ کو رخصت کیا۔۔

امی آپ نے بلی کو کہیں دیکھا ہے۔۔ کہاں ہے وہ۔۔؟" اظہر بے" نیازی سے مخاطب ہوتا گویا ہوا جبکہ والدہ اسکے جملے پر تعجب بھری نگاہوں سے تکنے لگی تھی۔۔

"بلی۔۔؟"

کم آن یار اتنا انجان کیوں بن رہی ہیں۔۔" والدہ کے منہ سے تعجب"
میں ایک لفظ ادا ہوا جبکہ اظہر نے بنا وضاحت دیے بات گھمادی دوسری
جانب دادی صالحہ بیگم لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی کتاب پڑھنے میں
مصروف ماں بیٹے کی گفتگو پر خود سے مسکرا گئی۔۔

وہ ماہین کی بات کر رہا ہے۔۔!!"اس سے پہلے کہ والدہ کوئی جواب"
دیتی صوفے پر براجمان صالحہ بیگم شریر انداز میں پہل کرتے بولی۔۔
شرم آنی چاہیے تمھیں بیوی ہے وہ تمھاری۔۔!!" صالحہ بیگم کے"
بات پر والدہ فرحانہ بیگم چونکتے اظہر پر برس پڑی۔۔

ریلیکس امی کیا ہو گیا ہے میں ہمیشہ اُسے اِسی نام سے بلاتا ہوں۔۔" وہ"
پھر بے فکری سے والدہ کو مخاطب کرتا بولا اتنے میں ماہین زینوں سے

اترتی لاؤنج میں داخل ہونے لگی جسے صالحہ بیگم نے آتے دیکھا تو وہ ایک بار پھر مسکرائی تھی۔۔

لو آگئی تمھاری بلی۔۔"ماہین کو آتے دیکھ صالحہ بیگم نے ماں بیٹے کا دھیان اسی کی جانب کرتے گویا ہوئی جو نفیس سا ہلکا فروزی فراک پہنے ہوئے ڈوپٹے کا حجاب باندھے ہوئے میک اپ سے پاک چہرہ اور سبز پر اسرار آنکھوں میں تعجب لیے وہ خوبصورت صنف نازک صالحہ بیگم کی جانب دھیان کر گئی۔۔

کوئی کام تھا آپ کو۔۔"لاؤنج میں پہنچ کر سیڑھیوں کے قریب اظہر" اور فرحانہ بیگم کو کھڑا دیکھ کر ماہین مدھم سی آواز میں اظہر سے مخاطب ہوئی۔۔

اتنا اچھا نام ہے اسکا ماہین۔۔اِسے اسکے نام سے پکارا کرو۔۔امی آپ ہی" سمجھائیں اس نالائق کو یہ میری کوئی بات سنتا ہی نہیں دن بہ دن ہٹ دھرم اور نافرمان بنتا جارہا ہے۔۔"فرحانہ بیگم صالحہ بیگم اور اظہر کو مخاطب کرتی اظہر کو ڈانٹ رہی تھی جسے سن کر ماہین نظریں جھکائے ہوئے مسکراہٹ دبانے لگی۔۔

کیا ہو گیا ہے فرحانہ وہ ابھی بچہ نہیں ہے تم اسے اسکی بیوی کے سامنے" بچوں کی طرح ڈانٹ رہو۔۔"اظہر کی والدہ کے جواب میں صالحہ بیگم اسے سمجھاتے گویا ہوئی جبکہ اظہر کی نگاہیں سامنے کھڑی اپنی زوجہ پر ٹکی تھیں جو مسلسل نظریں جھکائے لب دباتے مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف تھی جسکی یہ ادائیں بھی اظہر پر الگ سی خماری طاری کر رہی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

"آپ اس لڑکے کی حرکتیں بھی تو دیکھیں ناں۔۔"

"چلو، تم میرے ساتھ چلو تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔"

فرحانہ بیگم اب بھی برہمی ظاہر کیے ہوئے بولی جبکہ صالحہ بیگم اسے مخاطب ہوتی صوفے سے اٹھ کر اپنے ساتھ لئے کمرے کی جانب قدم بڑھا گئی۔۔

"آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔" دونوں بڑوں کے جاتے ہی ماہین نے نظریں اٹھاتے اظہر کی لو دیتی نگاہیں خود پر محسوس کرتی سوالیہ گویا ہوئی۔۔

تمھیں دیکھ رہا ہوں مجھے ڈانٹ پڑ رہی تھی اور تم کھڑے کھڑے" مزے لے کر مسکرا رہی تھی۔۔!! احتیاط کرو تمھیں یہ حرکت مہنگی بھی پڑ سکتی ہے۔۔!!" اظہر اسکے سحر سے نکل کر اسے معنی خیز الفاظ میں دھمکاتا بولا۔۔

"میں آپ پر ہنس تھوڑی رہی تھی۔۔"

تمھیں چاہیے تھا کہ میرا ساتھ دیتی امی سے کہتی کہ بلانے دیں اظہر کو"

"جس بھی نام سے بلانا چاہتا ہے مجھے۔۔

بالکل نہیں یہ تو گستاخی ہوئی ناں وہ بڑی ہیں اور آپکی والدہ ہیں سب" سے بڑھ کر بات کہ وہ آپ سے مخاطب تھیں ماں بیٹے کے بیچ کا معاملہ تھا۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم نے تو گستاخی نہیں کی لیکن میں اب کروں گا۔۔ نہیں بخشوں گا" تمھیں۔۔" وہ اپنے دفاع میں دلیل دیتی بولی تھی جسکا اظہر نے پھر سے ذو معنی جواب دیا اور اظہر کے یہ جوابات اسکے کچھ لمحے پہلے کے خماری کا ثبوت تھے۔۔

کلک کیا مطلب ؟؟" دوبارہ اظہر کے یوں ذو معنی جملے پر وہ لڑکھڑاتی" آواز میں سوالیہ بولی۔۔
کچھ نہیں۔۔ تمھیں یہ بتانے آیا ہوں کہ فرمان کو سمجھا دیا ہے میں نے" اور تمھارا سامان پہنچا دیا ہے۔۔ مجھے امید ہے کہ فرمان راہ راست پر ضرور آئے گا۔۔" ماہین کے سوال پر اظہر اپنی بات کا رخ بدلتے اصل بات بولا جس کے لیے وہ ماہین کو کب سے تلاش رہا تھا۔۔

یہ اچھی خبر ہے۔۔!!" وہ خوشی سے سرشار ہوتی مسکراتے بولی جس پر اظہر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"آپ کے لیے بھی میرے پاس ایک تحفہ ہے۔۔"

واقعی۔؟ کیا تحفہ ہے۔۔" ماہین کے تحفہ کے ذکر پر وہ حیرت سے بھنویں اچکاتے سوال کرنے لگا۔۔

"وہ اوپر چھت پر ہے آپ آئیں میرے ساتھ۔۔"

"تو تم لے آؤ ناں میں ویٹ کرلیتا ہوں یہاں۔۔"

"نہیں آپ آئیں ناں میرے ساتھ۔۔"

ارے یار۔۔" اظہر کے منع کرنے پر بھی وہ مسلسل اصرار کرتی یہاں تک کہ انجانے میں اسکا ہاتھ تھامے سیڑھیوں کی جانب کھینچنے لگی۔۔

آئیں تو صحیح۔۔" وہ پھر سے اصرار کرتی پلٹ کر اظہر کو دیکھنے لگی جو" شدید حیرت سے اسکے ہتھیلی میں مقید اپنی کلائی کو تکنے میں مصروف تھا جس پر ماہین کو بھی محسوس ہوا کے وہ غیر دانستہ طور پر اظہر کا ہاتھ تھام گئی تھی اور احساس ہوتے ہی ہاتھ کو یک دم اپنی ہتھیلی سے آزاد کر گئی۔۔

پکڑو۔۔!! ہاتھ پکڑو میرا۔۔۔ چلو۔۔"یک دم ہاتھ چھوٹنے پر وہ" مسکراتے اسے دوبارہ حکم دیتے لہجے میں بولا کچھ اصرار کے بعد وہ خود ہی اسکا ہاتھ تھامے زینے چڑھتا ہوا چھت کی جانب روانہ ہوا۔۔

وہ لوگ چڑھتے چھت پر پہنچے جہاں اظہر نے اپنی اس عارضی زیست کی مصروفیات میں مگن کبھی یہاں کا رخ نہ کیا تھا۔۔آج حیرت بھری

نگاہوں سے ماہین کے ہمراہ پہلی بار وہ عبادت گاہ کے باہر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ماہین نے عبادت گاہ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہوتے اظہر کو جوتے اتارنے کا اشارہ کیا اشارہ سمجھ کر اظہر نے یک کے بعد دیگرے اپنے پیروں کی مدد سے اپنے پاؤں کو جو گرز سے آزاد کرتا ماہین کے اگلے اشارے پر وضو خانے کی جانب روانہ ہوا جہاں وہ کچھ لمحے گزار کر طہارت کا پہلا درجہ عبور کرتا اب عبادت گاہ میں داخل ہوا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا وہاں مسحور کن خوشبو اور عجب سا سکون اسکا منتظر تھا ماہین بھی وہاں کھڑی اظہر کے اپنی جانب آنے کا انتظار کر رہی تھی جبکہ اظہر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہر شے کا بغور جائزہ لینے کے بعد اسکے قریب پہنچا۔۔

آج اظہر نے فرمان کو راہ راست اور ہدایت کی منزل سے آشنا کرانے کی پہلی کوشش کی تھی وہ موسیقی سے تعلق رکھنے والا ہمیشہ گناہوں میں لوگوں کو مبتلا کرنے والا انسان تھا لیکن آج اس نے انجانے میں تبلیغ کا کام کیا تھا جسکے سبب آج اللہ نے اسکے دل میں بھی دینی عصبیت کی کرن روشن کی تھی۔۔اس لیے کہتے ہیں کہ کوئی نہیں جانتا کہ کس قدر گناہ گار شخص کی چھوٹی سی غیر دانستہ طور پر کی گئی نیکی بھی رب کو عزیز ہو جاتی ہے اور نہایت پارسا شخص بھی کسی ادنٰی سے گناہ کے سبب رب کی قربت سے کوسوں دور چلا جاتا ہے۔۔۔

"یہ رہا میری طرف سے آپکا تحفہ۔۔!!"ماہین جو بک شیلف کے قریب کھڑی تھی اظہر بھی اسکے قریب پہنچا جہاں ماہین نے خوبصورتی سے کانچ

کے بکس میں رکھا گیا قرآن بک شیلف میں آہستہ سے نکال کر اظہر جہانگیر کو دیتے اسے مخاطب کر گئی۔۔۔

یہ تو قرآن ہے۔۔"وہ کتاب الٰہی کو دیکھ کر بے ساختہ بولا۔۔"

جی ہاں ترجمے والا۔۔!!ایک دن میری استانی نے کہا تھا کہ اپنے کسی" عزیز کو عزیز اور قیمتی ترین تحفہ دینا ہو تو اسے جنت میں جانے کا راستہ دینا کیونکہ جنت سے قیمتی کچھ نہیں۔۔جس پر طلبہ نے ان سے سوال کیا کہ جنت کا تو ہمیں خود علم ہی نہیں بطور تحفہ ہم یہ راستہ کیسے کسی کو بتا سکتے ہیں۔۔؟تو انہوں نے جواب دیا کہ ترجمے والا قرآن پاک دے کر۔۔!!کیونکہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو یہ ایک نہایت سہل اور

بہترین طریقہ ہے جنت کو حاصل کرنے کا۔۔اور یہی وجہ ہے کہ اِسے

!!کتابِ ہدایت کہتے ہیں۔۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگر آپ تحفہ دیں تو بدلے میں ان سے بھی یہ

عہد یا وعدہ ضرور لیں کہ کم از کم زندگی میں ایک بار وہ اس پورے قرآن

"کو ترجمے کے ساتھ ضرور پڑھے گا۔۔

او ویری نائس بٹ تم نے یہ مجھے آج کے دن کیوں دیا کیا تمھیں لگتا"

ہے کہ مجھے بھی فرمان کی طرح سدھرنے کی ضرورت ہے۔۔؟"ماہین

کی طویل بات پر جسے اظہر غور سے سن رہا تھا اب تعجب سے سوال کرتا

بولا۔۔

نہیں آپ لالا سے بہت بہترین اور اچھے انسان ہیں اور مجھے یہ تحفہ "
آپ کو دینے کے لیے آج کا دن بہترین لگا کیونکہ کل اس حادثے میں
"آپ بال بال بچے تھے اور۔۔

وہ اظہر سے گویا ہوتی آخر میں پر نم آنکھیں لیے اظہر کے لیے محسوس کی
جانے والی اپنی کیفیت کو بھی زبان پر لانے والی تھی جس پر اسکے دماغ
نے اسے یک دم ٹوکا اور وہ رک گئی۔۔

اور۔۔؟؟" اظہر اسکی طویل بات کو غور سے سنتا اب اسکا یک دم رکنا"
اظہر پر ناگوار سا گزرا وہ چاہتا تھا کہ ماہین بولتی رہے اور وہ بس سنتا رہے
اسے اس جگہ کی سکونت بھا گئی تھی اور ماہین کی باتیں بھی۔۔

اور مجھے امید ہے آپ بنا عہد کیے اس مقدس کتاب کو ایک بار ضرور "پڑھیں گے۔۔"

وہ خود پر ضبط رکھتے بات بدلتے بولی۔۔

بالکل میں ضرور پڑھوں گا تمھارا بہت شکریہ کہ تم نے مجھے اس تحفہ " کے قابل سمجھا۔۔!!" وہ سر اثبات میں ہلاتے بولا اور وہی کونے میں بیٹھ کر اس بکس کو کھولتے قرآن مجید کو توجہ سے دیکھنے لگا آج اس کی صحیح معنوں میں ایک بہترین زندگی کی شروعات ہونے جا رہی تھی جسکا ذریعہ ماہین بننے والی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

سہ پہر کا وقت ہوا تھا صارم نویرہ کو اسی جعلی کانٹریکٹ سائن کرنے کے لیے اپنی گاڑی میں سوار کیے ایک گاؤں کا رخ کر گیا جو کچھ سنسان سا معلوم ہو رہا تھا کیونکہ گاڑی جس راہ پر گامزن تھی وہ گاؤں سے کچھ دور کا علاقہ تھا جہاں آبادکاری نہیں کی گئی تھی۔۔

"یہ کیسی جگہ ہے ہم آخر جا کہاں رہے ہیں۔۔؟؟"

نویرہ نے گاڑی سے باہر کے مناظر کو سنسان محسوس کرتے صارم سے سوال کیا جو کافی دیر سے آج خاموش بیٹھا اپنے جیت کا جشن منانے کے لیے بیتاب تھا۔۔

"یہ ہمارے شہر سے کچھ فاصلے پر ہے مگر یہاں شوٹنگ ہو گی اس لیے یہی کانٹریکٹ سائن کریں گے۔۔" وہ کچھ سرد لہجے میں بے دلی سے بولا

اور ظاہر ہے جب منافقین کو اپنا مطلب پورا ہوتا نظر آئے تو وہ اپنے اصل روپ کو آہستہ آہستہ عیاں کرنے لگتے ہیں۔۔

اچھا۔۔۔ویسے یہ کس چیز کی شوٹنگ ہو گی۔۔"نویرہ کے دل میں کافی" دیر سے کچھ سوالات گردش کر رہے تھے مگر صارم کی خاموشی پر وہ اس سے پہلے کوئی سوال نہیں کر پائی تھی۔۔

برانڈ کے کچھ ایڈز ہیں۔۔بتایا تھا تمہیں میں نے۔۔"وہ بہانا بناتے" نہایت صفائی سے جھوٹ بول رہا تھا۔۔
ایسا کونسا برانڈ ہے جسکی ایڈز کی شوٹنگ اس جگہ ہو سکتی ہے۔۔؟؟""""
نویرہ کے یک کے بعد دیگرے سوالات سے اب صارم کچھ اکتاہٹ

محسوس کرنے لگا کیونکہ اسکے پاس سچ پر مبنی ٹھوس جوابات موجود نہیں تھے۔۔

ا۔۔ا۔ کلا تھنگ۔۔!!کلا تھنگ برانڈ ہے۔۔۔!!" وہ کچھ ہڑ بڑاتے" بولا۔۔اور اتنی دیر میں وہ ایک بنگلے کے گیٹ تک اپنی گاڑی پہنچا گیا۔۔ اس خالی سنسان علاقے میں یہ ایک ہی گھر موجود تھا اور صارم نے بھی اسی کا رخ کیا۔۔

Zubi Novels Zone

ہم پہنچ گئے ہیں۔۔اب تم گاڑی سے اترو اور میرے ساتھ" چلو۔۔!!" صارم نے بنگلے کے باہر گاڑی پارک کرتے نویرہ سے گویا ہوا اور گاڑی سے اتر کر چابی وہاں گیٹ پر موجود ملازم کو پھینکتے گاڑی کو اندر لانے کا اشارہ کر گیا۔۔

صارم آج سیاہ پینٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا جبکہ نویرہ سفید پینٹ سلک براؤن ڈھیلی ڈھالی سی شرٹ کلائیوں سے آستینیں چڑھائے ہوئے کھلے بالوں میں لائٹ میک اپ کیے اور ہاتھ میں اپنا ہینڈ بیگ لیے ہوئے صارم کے ہمراہ گاڑی سے اتر کر اسکا پیچھا کرتے بنگلے کے لاؤنج تک پہنچی۔۔

تم یہاں بیٹھو میں سارے معاملات دیکھ کر آتا ہوں۔۔"وہ پینٹ کی" جیبوں میں ہاتھ ڈالے نویرہ کے ساتھ لاؤنج میں پہنچا اور نویرہ کو صوفے پر بیٹھا کر خود ایک کمرے کی جانب روانہ ہوا جبکہ نویرہ نے چاروں جانب نظریں پھیرتے گھر کا جائزہ لیا جو خالی اور کچھ سنسان سا تھا

جسمیں اب آہستہ آہستہ شام ڈھلنے کے باعث وحشت بھرا اندھیرہ بھی چھا رہا تھا۔۔

صارم نویرہ کو بیٹھا کر پینٹ کی جیب سے ہاتھ نکالتے روانہ ہوا جس کے باعث بے دھیانی میں اسکی جیب سے ایک بزنس کارڈ بھی زمین پر گرا لیکن صارم وہاں سے جا چکا تھا جبکہ نویرہ نے کارڈ اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کیا وہ ایک مشہور اسٹیٹ ایجنسی کا کارڈ تھا بظاہر نویرہ کو یہ بات بھی بہت عام سی لگی لیکن یہ قدرت کی جانب سے نویرہ کے لیے اشارہ تھا جسے وہ سمجھ نہیں پائی۔۔

دس منٹ گزرے تھے مگر صارم اسکے پاس نہیں آیا جس پر بلا آخر وہ خود اسے بزنس کارڈ دینے کے بہانے اسی کمرے کی جانب روانہ ہوئی جہاں صارم گیا تھا۔۔

"کہاں تھے تم۔۔؟؟ باقی سب کہاں ہیں میرے آنے سے پہلے تم لوگوں کو موجود ہونا چاہیے تھا کس بات کے پیسے دیتا ہوں میں تم لوگوں کو۔۔"

صارم کچھ غصیلے لہجے میں اپنے سامنے باڈی بلڈ ملازم سے مخاطب ہوا جبکہ نویرہ دروازے کے قریب جو نیم کھلا تھا کھڑی صارم کی باتیں سننے لگی آخر اسے اتنا غصہ کیوں آرہا تھا اور اُس کے باقی ملازمین کا یہاں ہونا کیوں ضروری ہے اسی سوچ میں الجھی نویرہ نے دروازے کے قریب کھڑے ہو کر مزید گفتگو سننے کا فیصلہ کیا۔۔

"صاحب آپ ٹینشن مت لیں کچھ ہی دیر میں سب کچھ ہو جائے۔۔""
ملازم صارم تسلی دیتا بولا اتنے میں صارم کے موبائل پر کال موصول

ہوئی جس کی ٹون کی جانب متوجہ ہوتا وہ پینٹ کی جیب سے موبائل نکالنے لگا۔۔

"چلو ٹھیک ہے تب تک میں نویرہ کو الجھائے رکھتا ہوں لیکن تم لوگ جلدی کرو۔۔"

"جی صاحب جی۔۔"

صارم ملازم کو اگلا حکم دیتا موبائل پر کال ریسیو کر گیا صارم کی باتیں اور گھر کا ماحول اب نویرہ کو کچھ مشکوک سا محسوس ہونے لگا۔۔

"ہیلو سرکار۔۔!! آپ نے زحمت کیوں کی۔۔؟؟ میں کچھ دیر میں کال کرنے والا تھا آپ کو۔۔ آج رات آپ کو اپنی بیوی کے ساتھ نہیں گزارنی پڑے گی کیونکہ میرا تحفہ اس وقت میری دسترس میں ہے اور

رات تک اسے آپ کی طرف بھی پہنچادوں گا۔۔"صارم خباثت سے اپنے گال کھینچے مسکراتے فون پر مقابل سے گویا ہوا۔۔

ٹھیک ہے۔۔بس انتظار نہیں ہو رہا اس لیے سوچا پوچھ لوں۔۔"""

مقابل بھاری آواز میں غلیظ ارادے سے بھرا جملہ ادا کرتے بولا یہ وہی اسٹیٹ ایجنسی کا مالک تھا جسکا بزنس کارڈ اس وقت دروازے پر کھڑی نویرہ کے ہاتھ میں تھا۔۔صارم نے اس ایجینسی کے مالک سے نویرہ کے ایک رات کا بھاری رقم کے عوض سودہ کیا تھا۔۔جس سے نویرہ انجان تھی۔۔

ہاہاہاہا انتظار کی گھڑیاں اب ختم ہونے کو ہیں بس آپ اپنی رقم تیار رکھیئے گا آج کی رات آپکی حسین بننے والی ہے۔۔"مقابل کی بات سنتے

صارم نے ایک وحشت بھرا قہقہہ لگایا جو پورے کمرے میں گونجا تھا نویرہ کے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑنے لگے وہ سوچ ہی رہی تھی کہ جو اسکا اس وقت گمان ہے خدانہ کرے کہ وہ سچ ہو لیکن وہ واقعی بری طرح پھنس چکی تھی۔۔

آج میرے پلان کی تکمیل کا اور نویرہ کی بربادی کا دن ہے۔۔" کال پر گفتگو ختم کرتے وہ موبائل جیب میں کھسکھا تا پہلے جملے خود سے مدھم گویا ہوا یہ سنتے ہی نویرہ کے پیروں سے زمین نکل گئی اسے اندازہ ہوا کہ آج وہ صارم پر بھروسہ کر کے بہت بڑی غلطی کر گئی ہے اسکی دھڑکنیں تیز ہوئی پیر لڑکھڑانے لگے جس پر وہ دروازے سے ہٹ کر دیوار سے ملحق خود کو سہارا دیتے کھڑی ہوئی۔۔

"تم اب تک یہی کھڑے ہو چلو شاباش شکل گم کرو اپنی اور کام پر لگ جاؤ تب تک میں اس آفت کو سنبھالتا ہوں۔۔"

موبائل جیب میں رکھتے وہ خود سے مسکرایا اور نظر اٹھا کر ملازم کو اپنے سامنے کھڑا پا کر اسے سخت لہجے میں گویا ہوا جس پر ملازم کمرے سے نکلنے لگا اسکی قدموں کی آہٹ سن کر نویرہ اس کمرے کی دیوار سے دوبارہ خود کو سنبھال کر صوفے کی جانب بڑھتی وہاں سہم کر بیٹھ گئی اس کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا لیکن دل اسے اب بھی یہی سمجھا رہا تھا کہ زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے یہاں سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی حل نکالا جا سکتا ہے۔۔

جی تو مس نویرہ آ گیا میں۔۔!!" کمرے سے ملازم کے جاتے ہی" صارم بھی لاؤنج میں داخل ہوتا نویرہ کے قریب پہنچتے گویا ہوا جو سہم

کر بیٹھی یک دم چونک کر تھوک نگلتی صارم کے چہرے کو دیکھنے لگی جو شکل سے مہذب اور معصوم جبکہ اندر سے شیطان اور حیوان تھا۔۔

و۔۔واشروم! واش روم نہیں مل رہا۔۔کہاں ہے۔۔؟"نویرہ خود کو سنبھالتے مدھم آواز میں صارم سے گویا ہوئی۔۔
چلو میں تمھیں دکھاتا ہوں۔۔"صارم دوبارہ صوفے سے کھڑا ہوتا" بولا جس پر وہ بھی اٹھتی صارم کے ہمراہ روانہ ہوئی۔۔

"!!یہ رہا۔۔تم جاؤ میں یہی ویٹ کروں گا تمھارا۔۔"
"نہیں تم جاؤ میں خود آجاؤں گی۔۔"

ٹھیک ہے۔۔"واش روم کے باہر نویرہ صارم کو واپس بھیجتی بولی،"
یہاں تک کہ اسے نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھ کر تسلی کرتے اب
خود واش روم میں داخل ہوئی۔۔

وہ پینٹ کی جیب میں موبائل رکھے ہوئے تھی جسے واش روم میں
داخل ہوتے ہی جیب سے نکال کر فوراً فیاض کو اپنی کرنٹ لوکیشن بھیجنے
کے بعد اب کال ملانے لگی جو کچھ ہی بیل جاتے ریسیو ہوا۔۔

ہیلو۔۔ہیلو فیاض کہاں ہو تم۔۔جہاں بھی ہو پلیز میری اس بھیجی ہوئی"
"!! لوکیشن پر جلدی سے پہنچ جاؤ مجھے تمھاری مدد کی ضرورت ہے۔۔
کال ریسیو ہوتے نویرہ نے بے ساختہ ایک ساعت میں مدد طلب کرتے
گویا ہوئی۔۔

نویرہ۔۔نویرہ میری بات سنو۔۔!!میں اس وقت شہر سے بہت دور ہوں میرا آنا ممکن نہیں ہے۔۔"فیاض کو نویرہ کی بات پر بہت حیرت زدہ ہوا اور افسوس بھرے لہجے میں انکار یہ جواب دیتا بولا۔۔

کیا۔۔!!"فیاض کے انکار پر اسکی آخری امید اب ٹوٹتی نظر آئی اور" یہاں سے نکلنا بھی اس کے لیے ممکن نہ تھا وہ مشکلات سے لڑنے والی مضبوط لڑکی تھی لیکن اب دھیرے دھیرے اسکے دل میں خوف بیٹھ رہا تھا۔۔

لیکن تم پریشان مت ہو میں کوشش کرتا ہوں تم بھی ایسا کرو پولیس کو" فون کرواور اگر کہو تو اظہر سے بھی بات کروں۔۔؟؟"فیاض اسے تسلی دیتا گویا ہوا۔۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں۔۔میں پولیس کو ہی کال کرلوں گی یہی" ٹھیک رہے گا۔۔"نویرہ کال پر گفتگو مختصر کرتے ہوئے کال منقطع کر گئی تھی۔۔

نویرہ میری بات۔۔ہیلو۔۔نویرہ۔۔یار کیا کروں چاہ کر بھی کچھ نہیں" کر پارہا اظہر کو کال کرتا ہوں اسکے بعد پولیس کو کال کرلوں گا۔۔"فیاض کال کٹنے کے صورت میں اسے پکارتا رہ گیا اور خود سے گویا ہوتا اب حل

تلاش کرنے کاارادہ کرنے لگااس کے پاس نویرہ کی لوکیشن آچکی تھی اس لیے وہ ہر حال میں نویرہ کی مدد کرنا چاہتا تھا۔۔

دوسری جانب صارم نے جو لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا نویرہ کے ہینڈ بیگ کو مسلسل دیکھتا اب اسے ٹٹولنے کاارادہ کیا وہ ہینڈ بیگ کو اٹھا کر چھاننے لگا جس پر اسے یہ معلوم ہوا کہ نویرہ کا موبائل اس ہینڈ بیگ میں موجود نہیں ہے یہ علم ہونا تھا کہ اب وہ شک میں مبتلا ہونے لگا کہ کہیں نویرہ واش روم میں کسی کو کال تو نہیں کر رہی اسی خیال کی حقیقت چھاننے کے لیے وہ دوبارہ واش روم کی جانب لپکا۔۔

ہیل۔۔ہیلو۔۔پولیس اسٹیشن۔۔!!ہیلو مجھے۔۔!!"نویرہ پولیس اسٹیشن کال کرنے میں مسلسل مصروف تھی یہاں تک کہ کال ریسیو

ہوئی اور وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی جسے دوسری جانب صارم نے بھی سن لیا جو واش روم تک پہنچ چکا تھا اور بے ساختہ دروازے کو بھاری جسامت سے دھکیلتا ہوا کنڈی توڑ کر نویرہ کو آگ برساتی آنکھوں دیکھتا موبائل فوراً اسکے ہاتھ چھین گیا۔۔

"خود کو بہت ہوشیار سمجھتی ہو۔۔؟ اکثر لوگوں کو اوور سمارٹنس گلے پڑ جاتی ہے سو بی کیئر فل بے بی۔۔" وہ نویرہ کا موبائل پاور آف کر کے جبڑا بھینچتے گویا ہوا اور سختی سے اسکی کلائی پکڑے اسے گھسیٹ کر واش روم سے باہر نکال گیا۔۔

"!!صارم چھوڑو مجھے۔۔"

اچھا ہی ہوا جو تم نے اندازہ لگا لیا کہ یہاں کوئی کانٹریکٹ سائن نہیں ہونے والا بلکہ یہاں تو وہ ہو گا جس پر تمھاری ساتوں پشتیں کانپ اٹھیں گی۔۔"

وہ مزاحمت کرتی چیخی جس پر وہ جواباً غرایا اور اسے لاؤنج تک گھسیٹے لے آیا۔۔

"تم ایک نہایت بغیرت گھٹیا اور دھوکے باز انسان ہو۔۔"

بالکل ٹھیک کہا لیکن آخری لفظ غلط بولی ہو۔۔انسان بھی نہیں ہوں میں۔۔حیوان ہوں۔۔!! اور میری حیوانیت تم آج کھل کر دیکھو گی۔۔!!"

نویرہ کے جملے پر صارم اسے کلائی سے تھامے اپنی جانب کھینچ کر سرگوشی نما بولا اسکے جملے سن کر اور اسکی حرکتیں دیکھ کر نویرہ کے حوصلے پست ہونے لگے وہ جان گئی تھی کہ اب یہاں سے وہ بچ کر کسی صورت نہیں نکل سکتی اسے آج اظہر کی یاد آئی تھی جسے اس نے اپنے مطلب کے لیے استعمال کیا تھا مگر کبھی اظہر نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا شاید اسی وجہ سے نویرہ صارم کو بھی اظہر سمجھ بیٹھی تھی لیکن اسکا یہ گمان غلط ثابت ہوا اور وہ اپنی لگائی آگ میں آج جلنے کو آئی تھی۔۔

✦

۔

۔

صارم کی دھمکی پر وہ طیش میں آتی اس کے گال پر ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کرتی اپنا ہاتھ چڑھا گئی۔۔

تمھاری ہمت بہت بڑھ گئی ہے، لگتا ہے تمھاری عقل ٹھکانے لگانے"

"میں اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے مجھے۔۔

صارم پر ہاتھ اٹھا کر نویرہ نے اس حیوان کی حیوانیت کو کھلی دعوت دی تھی جس کے نتیجے میں وہ نویرہ کے کمر میں ہاتھ ڈالے اسے خود کے قریب کرتا اس پر جھک کر زبردستی وحشتیں برساتا اسے بے بس کر گیا جو مزاحمت میں ہاتھ پیر چلاتی چیختی اسے خود سے دور کر رہی تھی جسکی آواز کی گونجیں اس گھر کے سناٹے بھرے ماحول کو مزید وحشتناک بنا رہی تھی نویرہ کو اندازہ ہو رہا تھا کہ صارم کو اسے مجبور بے بس کرنے میں محض ایک پل کی محنت درکار تھی اسے اپنی کی جانے والی بھروسے کی غلطی کا اب شدت سے احساس ہوا کہ کاش وہ اپنے مقصد کی لالچ میں یہاں نہ آتی۔۔

اس وحشت ناک ماحول میں وہ چیختی مدد کی پکاریں لگاتی روتی بلکتی چلا رہی تھی مگر اسکی مدد کرنے والا وہاں کوئی نہیں تھا اسے اپنے سارے راستے بند اور ساری امیدیں ختم ہوتی نظر آئی۔۔

اسکی مسلسل چیخوں کے سبب اب صارم یک دم اسے خود سے دور کرتا کسی ناکارہ شے کی مانند زمین پر پھینک گیا اور اسے حقارت بھری نگاہوں سے دیکھتے گہری مسکراہٹ لیے اپنے نچلے ہونٹ کو صاف کرنے لگا۔۔

"پلیز ممم۔۔ مجھ۔۔۔مجھے۔۔ جانے دو۔۔"
نویرہ زمین پر پڑی روتی اب پیچھے کی جانب کھسکنے لگی اور صارم اسکی جانب قدم بڑھائے جا رہا تھا۔۔

ایسے کیسے۔۔؟ چلو مجھے ایک اور تھپڑ مارو۔۔"وہ مسلسل قدم" بڑھائے گہری مسکراہٹ لیے گویا ہوا۔۔

ماروناں۔۔"وہ چیخا تھا جس پر نویرہ لرز اٹھی۔۔"

نہیں معاف کردو پلیز۔۔یہ ظلم مت کرو۔۔کیوں کر رہے ہو تم" ایسا۔۔"وہ التجاء کرتی بولی اسے لگا کہ اسکی التجاؤں پر صارم کو شاید تھوڑا رحم آجائے مگر یہ محض اسکا گمان ہی رہ گیا۔۔

تم بہت بھولی ہو نویرہ۔۔!تم نے ٹھیک سے اپنے حسن کا استعمال نہیں" کیا جو کہ اب میں کروں گا، تمھارا حسن مجھے مالا مال کر سکتا ہے۔۔!!"

وہ ایک گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھتا اسکی آنسو سے تر ٹھوڑی پکڑ کر اوپر کی

جانب کرتا سرگوشی نما گویا ہوا، اتنے میں اسکے باقی بلائے گئے پانچ ساتھی بھی وہاں لاؤنج میں پہنچے۔۔

تمھیں جتنے پیسے چاہیے میں دوں گی میں زندگی بھر تمھیں پیسے دیتی رہوں گی مگر مجھے چھوڑ دو جانے دو مجھے۔۔" وہ ارد گرد کھڑے ہٹے کٹے جوانوں کو دیکھ کر مزید سہمی اور صارم سے گویا ہوئی۔۔

نہیں میری جان۔۔!! تم اپنے ایک کانٹریکٹ پر جتنا پیسہ لیتی ہو میں" اس سے کئی گنا زیادہ صرف تمھاری ایک رات کے بدلے کما سکتا ہوں اور قسمت دیکھو تمھیں یہاں لائے ایک دن بھی نہیں ہوا اور مجھے پہلا کلائنٹ مل گیا جو تمھارے ایک رات کے بدلے مجھے بیس لاکھ دینے کو تیار ہے۔۔"

Zubi Novels Zone

وہ اسکے چہرے پر گہری نگاہیں ٹکائے خباثت سے مسکراتا اسکے قریب بیٹھ کر گویا ہوا، صارم کے جملے پر کرب اور پچھتاوے سے نویرہ نے آنکھیں میچیں جبکہ ارد گرد موجود تمام جوان خاموش بت بنے بے تاثر سے کھڑے صارم کے حکم کا انتظار کر رہے تھے جسے اشارہ کرتا اپنے کام کی جانب روانہ کر گیا یہ لوگ نویرہ کو ایجنسی کے مالک کے پاس لے جانے اور زبردستی نکاح کے پیپرز پر سائن لے کر ہمیشہ کے لیے صارم کی بندی بنانے والے تھے تاکہ وہ اپنے مقصد کے مطابق وقتاً فوقتاً نویرہ کو استعمال کرتا رہے۔۔

"ایسا مت کرو صارم میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں تمھارے پیر پکڑتی ہوں۔۔" وہ روتی اسکے آگے ہاتھ جوڑے پھر اسکے پیر پکڑے

اپنی آزادی کی بھیک مانگ رہی تھی جس پر صارم نے ایک وحشت بھرا قہقہہ لگاتا اس پر پھر سے جھکا جس سے نویرہ کی چیخیں دوبارہ برآمد ہوئی۔۔

"چلو بہت بکواس ہو گئی اب ہمیں اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہیے، پہلے تمھاری خوبصورتی کا لطف میں اٹھاؤں گا کیونکہ پہلا حق تو میرا بنتا ہے ناں پھر اس کے بعد تمہیں مہمانوں کے پاس مہمان نوازی کرنے بھیجوں گا۔۔ چلو بے بی۔۔"

وہ یک دم زمین سے اٹھتا گویا ہوا جس پر نویرہ پیچھے کی جانب کھسکتی کھڑی ہوتی بھاگنے کی کوشش کرنے لگی جسے محسوس کرتا صارم اسے کلائی سے پکڑ کر تھپڑ مارتے دوبارہ زمین پر گرا گیا۔۔

وہ کافی دیر سے نویرہ کو نرم مزاجی سے سنبھال رہا تھا لیکن اب نویرہ کا راہ فرار صارم کے اندر کا پھر حیوان جگا گیا وہ جبڑا بھینچتے نویرہ کے پیروں کو ہاتھوں میں تھامے کمرے کی جانب گھسیٹنے لگا جبکہ نویرہ چیختی چلاتی التجائیں کرتی مدد کی پکاریں لگا رہی تھی مگر وہاں موجود ملازمین کے آنکھوں کانوں پر گویا پردے پڑے تھے یہ ایک ایسا وحشت ناک ماحول تھا کہ اگر وہاں کوئی درد مند شخص موجود تو اسکی سانسیں رک جاتی۔۔

اللہ میں نے کبھی نہ تیری طرف رجوع کیا نہ تجھ سے کچھ مانگا مجھے" معاف فرما۔۔اللہ مجھے مانگنا نہیں آتا لیکن آج مجھے تیری مدد کی بہت ضرورت ہے کوئی معجزہ کر۔۔میں اکیلی ہوں میرا اس دنیا میں کوئی نہیں بچا جس پر میں بھروسہ کروں جسے پکاروں جسے مدد کی امید رکھوں۔۔یا اللہ تُو مجھے اکیلا مت چھوڑ، میں تجھ سے مدد کی بھیک مانگتی ہوں اگر تو نے

آج میری مدد کر دی تو میں اپنی زندگی تیرے لیے وقف کر دوں گی مولا مجھ پر رحم کر۔۔" وہ نم آنکھیں میچھے دل ہی دل میں آج پہلی بار اپنے رب سے مخاطب ہوئی تھی اس امید کے ساتھ کہ کوئی ہو نہ ہو اللہ رب العالمین اسکی مدد ضرور کرے گا۔۔

صارم اسے پیروں سے تھامے گھسیٹتے کمرے کی جانب لے آیا اور اندر سے دروازہ بند کرتا اسے بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کر گیا اس پر حیوانیت اور شیطانیت سوار تھی اور یوں ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ نویرہ کو نوچ کھانے میں ذرہ برابر نہ ہچکچائے گا۔۔

"نہیں نہیں صارم ایسا مت کرو۔۔ تمھیں خدا کا واسطہ ہے۔۔"

وہ ہاتھ جوڑے قدم پیچھے لیتی گڑ گڑاتی بولی جبکہ صارم کے چہرے پر وحشت بھری ایک فاتحانہ مسکراہٹ عیاں ہوئی۔۔وہ نویرہ کو کھلونا سمجھے اب اسکی التجاؤں کا بھی لطف لے رہا تھا آہستہ آہستہ قدم بڑھائے وہ اسکی جانب بڑھ رہا تھا کیونکہ اسے امید تھی کہ اب نویرہ مکمل اسکی دسترس میں ہے اور وہ جو جاہے اسکے ساتھ کر سکتا ہے بظاہر سماں ماحول اور حالات بھی صارم کے حق میں محسوس ہو رہے تھے جبکہ دوسری جانب نویرہ کو ہر بڑھتے قدم پر اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

اتنی محنت مت کرو۔۔آج تمہیں مجھ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔۔!!" وہ بڑھتے قدموں کے ساتھ نویرہ کو کمرے میں موجود ایک دیوار کی جانب وارڈروب سے ملحق کر گیا اور اپنی ہتھیلیوں کو

وارڈروب سے ٹکائے اسکے فرار کے راستے بند کرتا اپنی گردن اس پر جھکائے اسکی مزاحمت کے جواب میں سرگوشی نما بولا۔۔

یقیناً ایسا ہی ہوتا ہے جب ایک لڑکی اپنے رشتوں کو مذاق بے معنی سمجھتے ہوئے دولت اور ظاہری شہرت کو اہم سمجھا شروع کر دیتی ہے نویرہ آج ایسی کئیں لڑکیوں کی مثل تھی جو دولت اور اپنے بڑے بڑے خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اپنے گھر والوں کی عزت کی پرواہ کیے بغیر صارم جیسے گھٹیا لوگوں کا ہاتھ تھام کر چل پڑھتی ہیں جو بظاہر اسے سبز باغ دیکھاتا ہے لیکن اسکی صحبت جہنم سے بدتر ہوتی ثابت ہوتی ہے۔۔

صارم کی ہمت اب مزید بڑھتی جارہی تھی یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ کو نویرہ کے گریبان چاک کرنے کے لیے اٹھا گیا لیکن اسی لمحے کمرے کا دروازہ توڑنے کی آواز اس کے سماعتوں سے ٹکرائی جس کے نتیجے میں وہ گردن موڑے چونک کر دروازے کی جانب دیکھنے لگا نویرہ نے بھی اپنی میچھیں ہوئی آنکھیں واکی اور رکی ہوئی سانسوں کو بحال کرتے دروازے کی جانب دیکھا جہاں ہٹا کٹا گبرو جوان سبز رنگ بلیزر کوٹ سفید شرٹ اور اسکن کلر پینٹ پہنے چہرے پر غضب ناک غصہ سرخ آنکھیں اور پھولی ہوئی سانسیں لیے کمرے میں داخل ہوا۔۔

اللہ نے نویرہ کی پہلی بار دل سے مانگی ہوئی دعا کو قبول کیا اور اسے بچانے کے لیے رایان منور کو اسکے پاس پہنچایا۔۔ جسے دیکھ کر نویرہ آنکھیں پھاڑے اپنی سامنے اسکی موجودگی پر یقین کرنے کی کوشش کررہی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تھی۔۔ جتنی حیرت زدہ اس وقت نویرہ ہوئی اس سے کئی زیادہ صارم حیرت میں ڈوبا رایان کو دیکھ رہا تھا یہ سوچ کر کہ اس گھر کا راستہ تو کوئی نہیں جانتا اور یہ شہر سے کافی دور بھی ہے اگر نویرہ نے کال کی بھی ہے تب بھی یہاں رایان اتنی جلدی کیسے پہنچ گیا لیکن صارم یہ نہیں جانتا تھا کہ نویرہ نے تو اسے کال کی ہی نہیں بس یہ اس کی مانگی گئی دعا کا کرشمہ تھا اور بے شک رب العالمین ہر قسم کے معجزات پر قدرت رکھتا ہے۔۔

رایان دروازہ توڑنے کے بعد فوراً کمرے میں داخل ہوتا صارم کے قریب پہنچ کر ایک زوردار مکا اس کے منہ پر جڑتا اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا رایان کے ایک ہی وار کے سبب صارم کے نچلے لب سے خون برآمد ہوا۔۔

تمھاری اتنی ہمت۔۔" صارم کے جبڑے پر وار سے اب وہ رایان کا" گریبان پکڑتے اس پر غرایا جس کے سبب رایان جو پہلے سے غصے سے سرخ تھا اپنا گریباں چھڑا کر ایک اور وار کرتا صارم کو زمین بوس کر گیا۔۔

ساکت آنکھیں پھاڑے کھڑی رایان کو صارم سے نبٹتا دیکھ وہ لپک کر اس کے گلے لگ کر بے ساختہ رونے لگی تھی جبکہ صارم اب زمین پر بیٹھا رایان سے الجھنے کے بجائے اب فرار کا راستہ اختیار کرتے وہ زمین پر سائیڈ ٹیبل کی جانب کھسکتے شو پیس اٹھا کر کھڑا ہوا اور رایان پر وار کرتے فرار کی کوشش میں کمرے سے باہر نکلا مگر لاؤنج میں داخل ہوتے ہیں اسکی سانسیں اٹکی اور آنکھیں پھر حیرت کے مارے باہر کو آئی جب اس نے لاؤنج میں پولیس کو پایا جنھوں نے صارم کے تمام کارندوں کو اپنی

گرفت میں لے رکھا تھا اور اب صارم کو دیکھ کر اس کے پاس بھی کچھ اہلکار پہنچتے اسے ہتھکڑیاں پہنانے لگے جس پر صارم نے مزاحمت شروع کی جسے دیکھ کر وہاں موجود انسپکٹر بھاری قدم سے لمبے لمبے ڈاگ بھرتا باوقار انداز میں اسکے قریب پہنچا انسپکٹر کے قریب آتے ہی صارم چپ چاپ بنا مزاحمت کیے ہتھکڑیاں پہن کر اہلکاروں کے ہمراہ روانہ ہوا۔۔

صارم نے رایان کے سر پر وار کیا تھا جسے وہ ساکت کھڑا برداشت کر گیا باہر سے کوئی خون ظاہر نہ ہوا لیکن اسے درد کے سبب اندرونی چوٹ لگتی محسوس ہوئی۔۔

"!!نویرہ آپ ٹھیک ہیں۔۔"

وہ نویرہ کو خود سے الگ کرنے کی کوشش کرتے گویا ہوا جو اسکی کمر کو سختی سے گرفت میں لیے روئے جا رہی تھی نویرہ کا یوں رونا اور اسکے سینے پر سر رکھنا رایان کو مناسب نہیں لگ رہا تھا نویرہ کے آنسو اس کے دل پر کسی تیزاب کی مانند گر رہے تھے جس کے سبب وہ کچھ قوت لگاتا اسے چپ کرانے کی غرض سے اسے بازوؤں سے تھامے خود سے الگ کر گیا اور اسکے خوبصورت چہرے کو تکنے لگا جو مسلسل خوف کے مارے اب پیلا پڑ چکا تھا وہ اس قدر ڈری سہمی تھی گویا اگلے لمحے میں اسکی سانسیں اسکا ساتھ چھوڑ دیں گی دریں اثناء میں انسپکٹر بھی اسی کمرے میں صورت حال کا جائزہ لینے پہنچا۔۔

مس نویرہ۔۔!! آپ ٹھیک تو ہیں۔۔!!" رایان نے دوبارہ اسے " مودبانہ انداز میں مخاطب کیا جو اس وقت اپنے حواسوں میں نہ تھی۔۔

وہ۔۔وہ صارم۔۔وہ دوبارہ آجائے گا جلدی لے چلو یہاں سے۔۔" یہاں سے جلدی۔۔جلدی۔۔۔لے چلو مجھے۔۔۔مجھے مجھ۔۔"وہ اپنے لفظوں کو ٹھیک سے جوڑ بھی نا پائی تھی کہ اس پر مسلسل ڈر کے سبب غشی طاری ہوئی اور گرنے لگی جسے رایان نے اپنے ہاتھوں کا سہارا دے کر گرنے سے بچایا۔۔

"نویرہ۔۔!!نویرہ آنکھیں کھولیں۔۔!!"وہ اسکی بند آنکھوں کو دیکھتا کچھ پریشان سا گھبرا کر گویا ہوا اور اسکے چہرے کو تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا مگر ناکام ہوا جس کے باعث وہ اسے گود میں اٹھائے کمرے سے باہر آیا جبکہ انسپکٹر جو رایان کے عقب میں کھڑا تھا یہ منظر دیکھتے اس کے ساتھ کمرے سے باہر نکلا۔۔

تم اسے گھر یا ہاسپٹل لے جاؤ آگر کیس کے حوالے سے ہمیں تمھاری"

"ضرورت پڑی تو تمھیں کال کر کے بلالیں گے۔۔

"!تھینک یو سو مچ سر۔۔"

انسپکٹر نویرہ کی حالت دیکھ کر رایان کو ہدایت دے گیا جس پر رایان اثبات میں سر ہلاتے مشکورانہ انداز میں گویا ہوا اور صوفے سے اسکا سامان موبائل اور ہینڈ بیگ اٹھائے نویرہ کو گود میں لیے دوڑ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھا اور اسے پیچھے سیٹ پر لیٹا کر ہاسپٹل کا رخ کر گیا جہاں وہ طویل مسافت طے کرنے کے بعد پہنچے اور اسکا علاج شروع کیا گیا۔۔

رایان ہاسپٹل میں اسکے وارڈ کے باہر چکر کاٹ رہا تھا یقیناً کہتے ہیں کہ جو مشکل ترین وقت میں آپ کے ساتھ ہو وہی آپکا مخلص اور سچا ساتھی

ہے رنگ برنگی لوگوں سے بھری اس پوری دنیا میں نویرہ کے ساتھ اس وقت اس ایک شخص کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔

کاش کہ وہ اپنی آنکھوں سے اس وقت رایان کے چہرے کی پریشانی، اسکی نم آنکھیں اور اسکی اندرونی کیفیت کو دیکھ پاتی تو کبھی اسے ایک پل کے لیے بھی خود سے دور کرنے کا نہ سوچ سکتی۔۔

مس نویرہ کے ساتھ آپ ہیں۔۔؟؟"لیڈی ڈاکٹر وارڈ میں نویرہ کے کمرے سے نکل کر رایان کو دیکھتے سوالیہ گویا ہوئی۔۔

جی جی کیسی ہیں وہ اب۔۔ کیا انہیں ہوش آیا۔۔"وہ پریشانی کے عالم" میں ڈاکٹر سے سوال کرتا بولا۔۔

جی انہیں ہوش آچکا ہے ہم نے کچھ دوائیں بھی دی ہیں انہیں سو اب وہ بہتر ہیں۔۔" ڈاکٹر نے رایان کو مطمئن کرتے جواب دیا۔۔

"کیا میں مل سکتا ہوں اور انھیں گھر لے جا سکتا ہوں ابھی۔۔"

جی مل سکتے ہیں اور گھر بھی لے جا سکتے ہیں بٹ جانے سے پہلے آپ کو" "کچھ فارمیلیٹیز پوری کرنی ہوں گی۔۔

"ضرور۔۔بہت شکریہ ڈاکٹر۔۔"

Zubi Novels Zone

وہ ڈاکٹر سے گفتگو مختصر کرتا ان کی اجازت پر اب نویرہ کی جانب روانہ ہوا جو بیڈ پر لیٹی آنکھیں نیم وا کیے بے حال سی محسوس ہو رہی تھی رایان اسکی کھلی آنکھیں پا کر مطمئن ہوا اور اسکے جان میں جان بحال ہوئی وہ

چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکے بیڈ کے قریب موجود کرسی کی جانب بڑھا۔۔

"کیسی ہیں آپ نویرہ۔۔؟" وہ بیٹھنے سے قبل فکریہ لہجے میں نویرہ سے مخاطب ہوا۔۔

"وہ وہ وہ پھر سے آ جائے گا۔۔" نویرہ رایان کو سامنے پاتے ہی آج کے ہونے والے حادثے کے بارے میں سوچنے لگی جسکا خیال آتے وہ بیڈ پر آٹھ بیٹھی اور رایان کا ہاتھ تھماتے بے ساختہ بولی جبکہ اسکے چہرے پر پھر سے بے انتہا خوف عیاں ہونے لگا۔۔

نہیں آئے گا۔۔ کوئی نہیں آئے گا وہ غلیظ اور بغیرت اب سلاخوں کے پیچھے ہے۔۔ آپ مطمئن رہیں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔" وہ نویرہ کے چہرے پر خوف دیکھتا اسے مطمیئن کرتے گویا ہوا۔۔

"! نہیں وہ آجائے گا، پھر سے آئے گا، نہیں چھوڑے گا مجھے۔۔"

"آپ میری بات سنیں۔۔"

"اب تو اُسے اور بھی غصہ آیا ہو گا، اب بالکل نہیں چھوڑے گا مجھے۔۔"

"کچھ نہیں ہو گا میں ہوں ناں آپ کے ساتھ۔۔"

وہ رایان کی باتوں کو سنے اور ان پر توجہ دیے بغیر مسلسل ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی اسکا دماغ اب بھی اسی بنگلے کے وحشت ناک مناظر میں

اٹکا ہوا تھا جس کے سبب ارد گرد کا ماحول اس پر اثر انداز نہیں ہو پا رہا تھا نہ ہی اسے ارد گرد کی کوئی خبر تھی۔۔

"وہ بہت خطرناک ہے وہ نہیں چھوڑے گا، نہیں چھوڑے۔۔۔"

نویرہ ہوش میں آئیے۔۔ میں کہہ رہا ہوں ناں کچھ نہیں ہو گا، وہ اب سلاخوں کے پیچھے ہے اور آگر دوبارہ آیا بھی تو اُسے پہلے میرا سامنا کرنا پڑے گا، یہ اس کے لیے آسان نہیں ہے، اُسے پتا ہے کہ وہ میرے سامنے آیا تو جان لے لوں گا اسکی، آپ خود کو اذیت نہ دیں پر سکون رہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔"

وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر جنجھوڑتے غرایا اور خیالات سے باہر نکال کر اسے تسلی دیتے گویا ہوا جس پر وہ ساکت خاموش اسکی باتیں سننے لگی اور اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔۔

"رایان مجھے اکیلا مت چھوڑنا، میرے پاس ہی رہو ورنہ وہ۔۔وہ۔۔" میں کہیں جا رہا لیکن آپ رونا بند کریں آپ سے بات کرنی ہے۔۔"

"پلیز رونا بند کریں۔۔

وہ روتے التجاء کرتی بولی اسے لگا کہ صارم کی طرح ہر کوئی پتھر دل حیوان ہو گا جو شاید اسکی التجاؤں پر بھی آسانی سے نہ مانے جبکہ رایان اسے تسلی دیتے ہلکان ہو چکا تھا۔۔

دیکھیں اب ڈاکٹر نے اجازت دی ہے کہ آپ کو یہاں سے گھر لے" "جایا جاسکتا ہے تو میں نے سوچ۔۔۔

"نہیں نہیں مجھے کہیں نہیں جانا۔۔"

وہ رایان کی بات پھر سے مکمل سنے بغیر نفی میں سر ہلاتے بولی۔۔

"میری بات سنیں۔۔ہم یہاں بلاوجہ نہیں رہ سکتے اور اگر رہیں گے بھی تو آخر کب تک۔۔؟اس لیے میں نے سوچا ہے آپ کو اپنے گھر لے چلوں وہاں میری والدہ اور میری چھوٹی بہنیں آپ کا خیال رکھیں گی جب تک آپ مکمل ٹھیک نہیں ہو جاتیں لیکن آپ سے پوچھے بغیر میں کوئی فیصلہ نہیں لوں گا تو آپ بتائیں کہ آپ میرے ساتھ جانا چاہتی ہیں یا کہیں اور ڈراپ کر دوں آپ کو۔۔" وہ بڑے تحمل اور نرم مزاجی سے بولا تھا گویا کسی چھوٹے بچے سے مخاطب ہو۔۔

"تمھارے ساتھ جاؤں گی۔۔"کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے اپنے فیصلے سے رایان کو آگاہ کیا جو کافی دیر سے خاموش اور تحمل سے بیٹھا اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔

"ٹھیک ہے آپ یہی بیٹھیں میں امی کو کال کر لیتا ہوں۔۔"

وہ پینٹ کی جیب سے موبائل نکالتے گویا ہوا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔نویرہ جو ایک بار بھروسہ کر کے دھوکا کھا چکی تھی اس بار بھی محتاط رہنے کا سوچتی رایان کے ارادوں سے واقف ہونے کے لیے وہ بیڈ سے اتری اور کمرے کے دروازے کے قریب کھڑی ہو کر اسکی گفتگو سننے لگی کہ آیا وہ اعتبار کے قابل ہے اس کے ساتھ جایا جاسکتا ہے یا نہیں۔۔

ہیلو امی۔۔ہاں آج کچھ ضروری کام تھا اس لیے گھر پہنچنے میں تھوڑی" دیری ہو جائے گی مگر میرے ساتھ نویرہ بھی آنے والی ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان کے لیے کھانے پینے کا کچھ بندوبست کر لیں تو بہت بہتر

ہو جائے گا۔۔" وہ والدہ کو نویرہ کی آمد سے آگاہ کرتا بولا جو دروازے کے دوسری جانب کھڑی نویرہ بھی سن رہی تھی جس سے وہ اپنے رایان کے ہمراہ جانے کے فیصلے پر مطمئن ہوئی۔۔

نویرہ؟ وہ تمھارے ساتھ کیوں، بیٹا اسے کیوں لے کر آرہے ہو۔۔ وہ"

"!!تو۔۔

امی میں تفصیل سے آپ کو گھر آکر سب کچھ بتاؤں گا بس ہم ابھی"

"ہاسپٹل سے گھر ہی آرہے ہیں۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

اسکی والدہ نویرہ کے ذکر پر چونکی تھی کیونکہ وہ واقف تھی کہ یہ وہی لڑکی ہے جسے اپنی دولت اور اپنے حسن کا غرور تھا اور اسی تکبر میں وہ کچھ ماہ قبل اسکے جگر کے ٹکڑے کا جگر چیر گئی تھی اسکی محبت کے سبب

عزت نفس کو مجروح کر گئی تھی لیکن رایان سب کچھ بھول کر اپنی والدہ سے گفتگو مختصر کرتا پینٹ کی جیب میں دوبارہ موبائل کھسکھاتا کمرے کی جانب بڑھا۔۔

آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں۔۔"وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی" دروازے کے قریب نویرہ کو کھڑا دیکھ کر تعجب سے سوال کرنے لگا۔۔

چلیں۔۔"نویرہ نے اسکے سوال کو نظرانداز کرتے اپنا لفظ بولی اب" اس کے چہرے پر خوف کے بجائے تھوڑا اطمینان تھا۔۔

"جی جی چلتے ہیں ایک سیکنڈ۔۔"

یہ کہتا رایان اپنا بلیزر کوٹ اتار کر اس کے شانوں پر ڈالتے اسے پہنا کر اب اس سے ایک قدم آگے ہوتا بڑھا کیونکہ اسے نویرہ کو سہارا دینا یا چھونا مناسب نہیں لگتا تھا لیکن جب وہ پیچھے سے لڑکھڑائی تب مجبوراً اسے بازوؤں سے تھماتے ہاسپٹل سے روانہ ہوا۔۔

ہاسپٹل کے باہر کھڑی اسکی گاڑی میں اسے سوار کرتا وہ اپنے گھر کی جانب روانہ ہوا رات ہو چکی تھی انکے درمیان گہری خاموشی کا رقص تھا نویرہ اپنے ساتھ ہونے والے تمام واقعات کو ذہن میں لے کر سوچ رہی تھی جبکہ رایان خاموشی سے گاڑی کو سڑک پر دوڑاتا اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

وہ اپنی گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کرتا ایک فلیٹ کے دروازے پر پہنچا ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے دوسرے سے دروازے پر دستک دیتا اب دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا دو دستک کے بعد دروازے پر نفیس سے ہلکے زرد رنگ شلوار قمیض اور سر پر دوپٹہ ٹکائے خاتون رایان کی والدہ فرخندہ بیگم حاضر ہوئیں اور نویرہ کو تکنے لگی۔۔

"!!اسلام و علیکم امی۔۔"

"آسلام و علیکم۔۔"

رایان نے اپنی والدہ کو دروازے پر پا کر سلام کرتے مخاطب کیا جسے نوٹس کرتی نویرہ بھی سلام کرتے بولی اس نے کافی سالوں بعد یوں کسی کو سلام کیا تھا یہاں تک کہ اسنے اپنا آخری سلام کب کیا تھا اسے یاد ہی

نہیں تھا جبکہ رایان کے چہرے پر زیر لب ہلکی تبسم ظاہر ہوئی یہ سوچ کر کہ اب نویرہ کے حواس اب ٹھیک کام کر رہے ہیں۔۔

"وا علیکم اسلام اندر آؤ۔۔"

"بیٹا طبعیت ٹھیک ہے تمھاری۔۔"

"جی بہتر ہے۔۔"

فرخندہ بیگم اپنے بیٹے کی خاطر سب کچھ فراموش کر کے نویرہ سے نرم لہجے میں مخاطب ہوئی تھی۔۔

میں نے کمرا ٹھیک کروا دیا ہے تم اسے وہیں لے جاؤ کچھ آرام کر لے" تب تک کھانا بھی لے آتی ہوں میں۔۔" فرخندہ بیگم کے پیچھے سے اسکی چھوٹی بیٹی ثانیہ بھی آتی نظر آئی لمبی قد کاٹھ کی سانولی رنگت کی حامل

اٹھارہ سالہ لڑکی جو والدہ کی طرح ہی شلوار قمیض اور نفاست سے سر کو دوپٹے کے ذریعے ڈھانپی ہوئی تھی۔۔ جس سے والدہ مخاطب ہوتے نویرہ کو اسکے ساتھ بھیجنے لگی۔۔

نویرہ نے پہلی بار اسے گھر میں قدم رکھا تھا جسے وہ اب حیرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی یہ تین کمروں پر مشتمل چھوٹا سا فلیٹ تھا جہاں ہر شے نفاست پسندی کی عکاس تھی گھر کے حالات رایان منور کے متوسط طبقے سے تعلق کو بیان کر رہے تھے رایان بچپن سے والد منور شاہ کی شفقت سے محروم ہو چکا تھا کیونکہ وہ اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے تھے اور والدہ نے بھی اِسی میں اللہ کی رضا جان کر دوسری شادی کا فیصلہ نہ کرتے خود کو اپنے اکلوتے بیٹے اور تین بیٹیوں کے لیے وقف کیا۔۔

فرخندہ بیگم تعلیم یافتہ ہونے کے سبب ملازمت کے ذریعے اپنے بچوں کا پیٹ پالتی تھی اور انھیں یونہی غربت میں بھی عزت کی زندگی دے گئی تھی اور رفتہ رفتہ اسی عالم میں فرخندہ بیگم کی اولادیں بڑی ہوئی فرخندہ بیگم اپنی بڑی بیٹی یعنی رایان کی بڑی بہن ریحانہ کو شادی کر کے رخصت کر گئی تھی اور رایان کو بھی وہ پڑھا لکھا کر بہترین ملازمت کے قابل بنا گئی جبکہ دو بیٹیاں ثانیہ اور لائبہ ابھی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف تھیں۔۔

"اور رایان بیٹا تم بھی کپڑے بدل کر کچھ کھالو۔۔"

جی امی۔۔"ثانیہ نویرہ کو لے کر کمرے کا رخ گئی جبکہ والدہ رایان کو" اگلی ہدایت دیتی کچن کی جانب روانہ ہوئی۔۔

ـ

رات نویرہ کی منور شاہ کے گھر جاگ کر خوف اور سوچوں میں گزری تھی اگلے دن کی اب صبح ہوئی رسماً وہ تمام لوگوں کے ساتھ ناشتے کی میز پر بیٹھی تھی مگر حلق سے زیادہ کچھ نہ اتار سکی اور واپس اپنے کمرے میں آگئی وہ چھوٹا سا کمرہ جو منورہ شاہ کے گھر کا گیسٹ روم تھا نویرہ کو وہی ٹھہرایا گیا تھا نفیس اور مختصر سے سامان پر مشتمل جس کے بستر کے سامنے ہی بالکونی تھی داہنی جانب بیٹھنے کے لیے صوفے ساتھ کچھ فاصلے پر الماری تھی جبکہ باہنی جانب دروازہ، نویرہ اِسی کمرے کے بستر پر بیٹھی آج بھی گہری سوچ میں گم تھی اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی جس کے کچھ لمحوں بعد رایان کمرے میں داخل ہوا۔۔

رایان بھاری چوڑی جسامت پر لائٹ بلو شرٹ اور سفید پینٹ پہنے کہنیوں تک آستینیں چڑھائے جیل سے سیٹ کیے سیاہ بال پیر و میں سیاہ چمکتے جوتے ہاتھ میں گھڑی گندمی رنگ خوبصورت چہرے پر تراشی گئی گہری سیاہ داڑھی اور براؤن گہری آنکھیں وہ بلاشبہ آج سادگی میں بھی بے حد خوبرو لگ رہا تھا۔۔ جسے دیکھ کر وہ کچھ حیرت زدہ ہوئی۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

آئی ہوپ میں نے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا ہو گا۔۔" وہ دروازہ کھلا" چوڑے مدھم سی آواز میں کہتا چھوٹے چھوٹے قدم لیے کمرے میں داخل ہوا۔۔

بالکل نہیں میں تمھارا ہی انتظار کر رہی تھی اچھا ہوا تم آ گئے۔۔! آؤ" بیٹھو۔۔" وہ رایان کو آتا دیکھ گویا ہوئی جس کے اشارے پر وہ کمرے میں موجود صوفے پر براجمان ہوا۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔۔؟"

پہلے سے بہتر ہے میں جاننا چاہتی تھی کہ تم کل اس بنگلے پر کیسے پہنچے۔۔؟"نویرہ کے ذہن میں کل سے جو سوال گردش کر رہا تھا وہ اب رایان کو پا کر مزید وقت ضائع کیے بنا زبان پر لے آئی۔۔

"آپ اب اِسے اتفاق کہہ لیجئے کہ شام کا وقت تھا اور میں نے فیاض بھائی کو کال ملائی اس سے کچھ ضروری کام تھا مجھے لیکن انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ میری کال سے قبل پولیس کو کال ملانے والے تھے تو میں نے خیریت دریافت کی جس پر انہوں نے آپکا بتایا اور میں لوکیشن کے حساب سے آپ کے قریب تھا اس لیے میں نے فیاض سے مشورہ کرتے فوراً پولیس کو ساتھ لے کر اس جگہ کا رخ کیا اللہ کا شکر ہے کہ ہم ٹھیک وقت پر پہنچ گئے۔۔"

رایان تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔۔میں نے کتنا برا کیا" تمھارے ساتھ اور تم نے۔۔واقعی تمھارا دل بہت بڑا ہے۔۔"وہ اسکی بیان کردہ صورتحال پر حیرت زدہ ہوئی کہ اس نے اپنی زندگی میں جس شخص کو بری طرح ٹھکرایا مشکل وقت میں وہی بنا کسی غرض کے اس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

آپ شرمندہ کر رہی ہیں۔۔مجھے بس علم ہوا تو پھر آپ کو بچانا میرا" فرض تھا۔۔

کتنی عجیب بات ہے ناں رایان کہ بھروسہ اتنا خطرناک ہے لیکن پھر" بھی یہ فرض ہے انسان کو زندگی میں کسی نہ کسی پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیونکہ انسان اکیلے زندگی نہیں گزار سکتا نہ ہی اکیلے اس کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔۔"

بالکل اعتبار تو کرنا پڑتا ہے۔۔" وہ سر اثبات میں ہل گیا۔۔"

میں نے تم پر بھروسہ کیا لیکن تمھارے پاس موقع تھا تم کل مجھ سے پاسٹ کا بدلا لے سکتے تھے جو میں نے تمھارے ساتھ کیا تھا۔۔" وہ ماضی میں رایان کے ساتھ کیے گئے اپنے رویے کو یاد کرتی بولی۔۔

نہیں! میں مر جاؤں گا لیکن آپ کو کبھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا" میرے خون میں دھوکا دینا شامل نہیں ہے کیونکہ مجھے میرے اللہ سے ڈر لگتا ہے۔۔"

اللہ۔۔!!"رایان کے جملے میں وہ اسکے آخری لفظ پر اٹکی یقیناً جلد یا بدیر اس کے لیے بھی ہدایات کا راستہ کھلنے جا رہا تھا۔۔

ہاں اللہ۔۔جو رب العالمین ہے۔۔!! جو ہر شے پر قادر ہے جو سننے والا، جاننے والا، علم رکھنے والا سب کا خالق ہے۔۔"وہ کچھ وضاحت میں بولا۔۔

ہاں وہ واقعی سننے والا ہے، وہ واقعی ریسپانڈ کرتا ہے۔۔! میں نے مانگا تھا۔۔! کل پہلی بار اس سے مانگا تھا اور اس نے مجھے دیا۔۔اس نے مجھے سیفٹی دی۔۔مجھے بچایا۔۔!"

رایان کی وضاحت پر نویرہ کو کل اپنی مانگی گئی دعا یاد آئی جس پر وہ اپنے لفظوں میں اٹک اٹک کر اپنے جذبات ظاہر کرتی حیرت بھرے انداز میں بولی اس کے جزبات ناقابلِ بیان تھے وہ رب کی توصیف میں بہت کچھ کہنا چاہتی تھی وہ اپنے کل کے واقعے اور اس معجزے پر اپنی اِس وقت کی کیفیت کو لفظوں میں بیان کرنا چاہتی تھی مگر ناکام تھی۔۔

"بے شک وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے بس کامل یقین، اعتبار یعنی بھروسے کی ضرورت ہے۔۔" رایان لبوں پر تبسّم ظاہر کیے جواباً گویا ہوا۔۔

میں نے یہاں آنے کے لئے تم پر جو اعتبار کیا اصل میں میں نے اللہ پر "
اعتبار کیا میں خود کو اسکے حوالے کر کے تمھارے ساتھ آئی اور تم واقعی
"اعتبار کے قابل نکلے۔۔

وہ اب بھی اسی طرح حیرت میں ڈوبی بولی۔۔

میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا مگر رب کے لیے آپ کے دل"
"میں اس یقین کو دیکھ کر مجھے اچھا لگا۔۔

تھینکس ویسے تم کہیں جا رہے ہو۔۔؟"نویرہ رایان کے تیار حلیے کی"
جانب دھیان کرتی بات کا رُخ بدل کر سوال کرنے لگی۔۔

جی آفس جارہاہوں۔۔آپ بتائیں۔۔؟؟"وہ نویرہ سے ڈھکے چھپے الفاظ میں اسکی مرضی پوچھ رہا تھا۔۔

بس جلدی واپس آنا۔۔"نویرہ نے اپنے الفاظ سے ظاہر کیا کہ وہ آج کا دن بھی یہی گزارنا چاہتی ہے شاید وہ اب تک کچھ صدمے میں تھی اور یہاں خود کو محفوظ تصور کر رہی تھی۔۔

جی ٹھیک ہے آپ فکر نہ کریں آپ سے ایک کال کی دوری پر ہوں" کوئی بھی مسلہ ہو مجھے کال کرلیجیے گا۔۔"وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہو کر گویا ہوتا نویرہ کو تسلی دینے لگا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔

اپنا خیال رکھیے گا چلتا ہوں خدا حافظ۔۔"وہ مؤدبانہ انداز میں کہتا" کمرے سے روانہ ہوا۔۔

"نہیں آئے گا۔۔کوئی نہیں آئے گا وہ غلیظ اور بغیرت اب سلاخوں کے پیچھے ہے۔۔آپ مطمئن رہیں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔"

"میں کہہ رہا ہوں ناں کچھ نہیں ہو گا، وہ اب سلاخوں کے پیچھے ہے اور اگر دوبارہ آیا بھی تو اُسے پہلے میرا سامنا کرنا پڑے گا، یہ اس کے لیے آسان نہیں ہے، اُسے پتا ہے کہ وہ میرے سامنے آیا تو جان لے لوں گا اسکی۔۔"

"آپ شرمندہ کر رہی ہیں۔۔مجھے بس علم ہوا تو پھر آپ کو بچانا میرا فرض تھا۔۔"

نہیں! میں مر جاؤں گا لیکن آپ کو کبھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا"(
میرے خون میں دھوکا دینا شامل نہیں ہے کیونکہ مجھے میرے اللہ سے
ڈر لگتا ہے۔۔")

وہ رایان کے جاتے اسکے کل کے اور آج کے کہے جملوں پر سوچنے کے لیے مجبور سی ہو گئی تھی۔۔رایان کو لے کر اسکی سوچ بدل رہی تھی اسے رایان کو جاننے کا موقع ملا تھا وہ اپنے اقدام سے نویرہ کے دل میں نہ چاہتے ہوئے بھی جگہ بنا رہا تھا۔۔جبکہ نویرہ کے کل کا دن اسکی زندگی کا رخ موڑ گیا تھا اسے ایک نئے انداز سے نئی زندگی ملی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

پولیس اسٹیشن کے لاک اپ میں مقید فرمان سلیم کو اظہر سے ملے آج ایک دن ہوا تھا وہ کل پوری رات قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے میں مصروف رہا تھا جبکہ آج ظہر کی نماز ادا کرتا وہ پھر سے بیٹھا قرآن کے مطالعے میں مصروف تھا دوسری جانب جلال اپنے ملازم کے ہمراہ فرمان کی خیریت دریافت کرنے آج پولیس اسٹیشن پہنچا تھا اس کی تمام کی گئی محنت اور کوششیں بے کار ثابت ہوئی تھی وہ فرمان کو پولیس اسٹیشن سے چھڑانے میں ناکام تھا۔۔

مشر لالا آپ یہاں۔۔" وہ اپنے لاک اپ کے پاس جلال کو کھڑا دیکھ" کر حیران ہوتا خود بھی زمین سے اٹھا اور اس کے قریب پہنچا۔۔

یہ کہہ رہے ہیں کہ تمھیں ایک دن بعد آزادی ملے گی خوشی کی بات" ہے یہ۔۔!!" وہ انسپکٹر کی جانب اشارہ کرتا بولا جس پر فرمان نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

جی بالکل کل ملے گی اور میں یہاں سے سیدھا اپنے گھر جانا چاہتا" ہوں۔۔" فرمان نے سلیم ہاؤس جانے کا ارادہ ظاہر کیا جسے جلال سمجھنے سے قاصر تھا۔۔

ہاں میری جان ہم اپنے گھر ہی چلیں گے۔۔ تمھاری آمد کی خوشی میں" "ہم نے دعوت اور جشن کا اہتمام کیا ہے۔۔

نہیں لالا میں آپنے گھر جانا چاہتا ہوں بابا سے ملنا چاہتا ہوں۔۔" وہ اپنی سابقہ جملے کی وضاحت میں بولا جسے سن کر جلال حیرت میں ڈوبا اور اس پر یہ بات یک سر ناگوار گزری۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔اچھی طرح جانتے ہو اس نے تمھیں تمھارے حق سے محروم کیا تھا وہ بڑا سا گھر اس نے ماہین کے نام پر کیا تھا اس کے علاوہ بھی کتنی زیادتیاں کی ہیں تمھارے ساتھ سب کچھ بھول گئے ہو۔۔؟"

جلال طیش میں آتا فرمان کو سیلم خان کی وہ زیادتیاں گنوانے لگا جو اس نے کبھی کی ہی نہیں تھی وہ گھر اب بھی ماہین کے نہیں بلکہ سیلم خان

کے نام پر تھا لیکن فرمان اس بات کو ماننے سے اور یقین کرنے سے قاصر تھا۔۔

یہ وہی گھر تھا جس پر جلال نے فرمان کو بھڑکایا تھا اور فرمان نے اپنے والد پر ماہین کے مقابلے میں اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے والد سے گھر اپنے نام کروانے کی کوشش کی تھی اور گھر ہاتھ لگتے ہی اپنے گھر والوں کو گھر سے بے دخل کر دیا تھا۔۔

"لالا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر ان سب کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے میرے پاس اور مجھے ایک مرتبہ مل کر ان سے بات کرنی چاہیے کیونکہ وہ میرے سگے رشتے ہیں ایسے رشتے جنکا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔۔" فرمان نرمی سے بولا وہ اب بھی اپنے ارادے پر قائم تھا اور یہ

فرمان کی سوچ میں تبدیلی اظہر کی ہدایت کا نتیجہ تھی جس سے جلال فلحال ناواقف تھا۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو مگر تمہیں یہ خیال اچانک کیسے آیا۔۔؟" جلال تعجب سے وجہ تلاشتے بولا۔۔

اظہر جہانگیر نے مجھے سمجھایا ہے لالا۔۔!! اور وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔" بلا آخر فرمان کے لبوں پر اظہر کا نام آیا جو کہ جلال کو مزید طیش دلا گیا۔۔

کیا مطلب وہ موسیقار؟؟ وہ تم سے ملنے آیا تھا؟؟ کب آیا؟؟ اور کیا کہا اس نے؟؟ وہ تو تمھارا دشمن تھا۔۔

کل آیا تھا وہ۔۔یہ قرآن اور یہ کچھ سامان لے کر۔۔اس نے مجھے "
ٹھیک راہ پر لانے کی اور میری اصلاح کی کوشش کی حالانکہ اُسے اس
"سے کوئی فائدہ یا نقصان نہیں تھا۔۔

فرمان لاک اپ میں اپنے چھوٹے سے بینچ پر موجود قرآن جائے نماز اور
کچھ سامان کی جانب اشارہ کرتا اظہر کی تعریف میں بولا۔۔فرمان جس کا
اظہر کے نام پر خون کھولتا تھا آج وہ اس کے قصیدے پڑھ رہا تھا اور یہ
بات جلال کو ہضم نہ ہو پا رہی تھی۔۔

"بے وقوف انسان۔۔!! اصلاح کی تمہیں نہیں اسے ضرورت ہے تم"
نے کونسے گناہ کیے ہیں جو تمھیں راہ راست پر لانے چلا تھا وہ۔۔گناہگار
تو وہ خود ہے جس قدر وہ معروف ہے اتنا ہی گناہوں میں ڈوبا ہوا ایسے

لوگوں کا نہ کوئی دین ہوتا ہے نہ ایمان۔۔ناجانے کتنی لڑکیوں سے اسکا ناجائز تعلق ہوگا موسیقی جیسے گناہ پر حرام کا پیسہ کماتا ہے تم سے کئی گنا زیادہ گناہ گار ہے وہ۔۔انسان دوسروں کو تب ہی تلقین کرتا ہے جب خود اس پر عمل کر رہا ہو۔۔وہ تمھاری اصلاح کی کوشش نہیں کر رہا بس اپنے دشمن کو بڑی نرمی اور بڑے آرام سے اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔"

جلال اسے تفصیل سے اظہر جیسے شخص اور پیشے سے وابستگی اختیار کرنے والوں کی مثالیں دے کر فرمان کے دل میں آہستہ آہستہ دوبارہ زہر اتارنے لگا۔۔

ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لالا وہ خود بھی مجھ سے زیادہ گناہ گار ہے۔۔"فرمان کے جملے سے جلال کو اندازہ ہوا کہ اسکا وار کام کر گیا ہے۔۔

فرمان جو ہدایت اور اصلاح کی جانب ابھی محض ایک ہی قدم بڑھا پایا تھا جلال اسے روک کر پھر سے بھٹکانے میں ایک بار پھر کامیاب ہوا۔۔

"تمھارا مسئلہ یہ ہے کہ تم لوگوں کی باتوں میں جلدی آجاتے ہو اس لیے تمھیں سمجھانا ضروری تھا۔۔اچھا ہوا جو تم نے سب کچھ مجھے بتا دیا۔۔"جلال سلاخوں سے اپنا ہاتھ گزار کر اسکا کندھا تھپتھپاتے مسکرا کر بولا اسکی آج پھر جیت ہوئی تھی یقیناً کمزور ایمان والے لوگ جلال جیسے شیطان کو جتوا دیتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ رب کی جانب سے

انکا ایمان آزمائش سے گزارا جارہا ہے، نہیں جانتے کہ انکے ایمان کو آزمائشوں کی کسوٹی پر پرکھا جارہا ہے۔۔

"اب کل ہم اپنے ہی گھر چلیں گے ٹھیک ہے۔۔!!"
"جی بالکل وہی چلیں گے۔۔"
جلال اسے اپنے گھر جانے پر رضامند کر گیا تھا۔۔

فرمان جیسے بہت سے لوگ جو دوسروں کی کہی باتوں کو اپنی ذاتی زندگی پر مسلط کرتے ہیں اور اپنی مرضی سے زیادہ دوسروں کی مرضی کو اپنی زندگی میں ترجیح دیتے ہیں وہ خسارے میں رہتے ہیں۔۔ اصلاح اور راہ راست پر آنا بھی آسان نہیں اور نہ ہی یہ کوئی عام بات ہے یہ نہایت خوش بختی کی بات ہے اور یہ نیک عمل بھی رب کی طرف سے خوش

بخت لوگوں کے حصے میں آتا ہے ان کے مقدر جاگ اُٹھتے ہیں جو وقت پر اپنی اصلاح کر کے رب کو راضی کر لیتے ہیں۔۔

اسی لیے کہتے ہیں کہ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جسے رب اپنی ہدایات سے ہم کنار فرمائے۔۔اللہ ہم سب کی موت سے قبل اصلاح فرمائے اور ہم سے راضی ہو جائے آمین۔۔

Zubi Novels Zone

-------------سونی رائٹس-------------

سہ پہر ہو چکی تھی اظہر جہانگیر اپنے اہم کام سے جلدی فارغ ہو کر گھر آ چکا تھا بھاری جسامت پر سفید شرٹ اور شرٹ پر سلور رنگ جیکٹ اور

سیاہ رنگ پینٹ پہنے بکھرے بالوں کے ساتھ ملازم کے پیغام پر وہ دادی صالحہ بیگم کے کمرے کے دروازے پر دستک دیتا داخل ہوا۔۔

اسلام و علیکم دادی آپ نے مجھے بلایا تھا۔۔"کمرے میں داخل ہوتے" وہ مودبانہ انداز میں بولا۔۔

واعلیکم اسلام بیٹا تم سے ضروری بات کرنی ہے آؤ میرے پاس" "بیٹھو۔۔۔

صالحہ بیگم جو صوفے پر بیٹھی نفیس سے ہلکے سبز رنگ کاٹن کا کڑھائی دار تھری پیس سوٹ سر پر دوپٹہ ٹکائے کندھوں پر شال لیے آنکھوں پر نظر کا عینک چڑھائے کتاب پڑھنے میں مصروف تھی اظہر کی آواز سن کر گردن اٹھائے خوش مزاجی سے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کر گئی۔۔

جی دادی کہیں سب کچھ ٹھیک ہے۔۔؟؟"وہ فکریہ لہجے میں بولا۔۔"

ہاں میری جان سب ٹھیک ہے بس میں چاہتی ہوں کہ تم اور ماہین اپنی" زندگی کی باقاعدہ شروعات کرو۔۔میں دیکھ رہی ہوں کہ ماہین آہستہ آہستہ اپنی تمھاری جانب مائل ہو رہی ہے اور یہ اچھی بات ہے اس لیے "آج مجھے تم سے کچھ اہم باتیں کرنی ہیں۔۔

Zubi Novels Zone

کیسی باتیں۔۔"وہ تعجب سے بولا اس نے یوں اچانک صالحہ بیگم کی" جانب سے ماہین کے ذکر کا تصور نہیں کیا تھا۔۔

پہلے مجھے ایک سوال کا جواب دو کہ تمہیں ماہین میں پہلے کی نسبت کوئی" "تبدیلی نظر آتی ہے۔۔؟

جی میں نے یہی محسوس کیا کہ وہ میرا زیادہ خیال رکھنے لگی ہے۔۔"وہ سر اثبات میں ہلاتے صالحہ بیگم کے سوال پر گویا ہوا۔۔

بالکل اور تمھیں اس خیال رکھنے کی وجہ کا علم ہے۔۔؟"وہ پھر مسکراتے سوال کرنے لگی۔۔

نہیں دادی کیا وجہ ہو سکتی ہے کیا آپ جانتی ہیں۔۔؟"وہ آئی برو اچکاتے سوالیہ بولا اسے صالحہ بیگم کی باتیں سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

"!!ہاں اس کی وجہ ہے محبت۔۔!!وہ تم سے محبت کرنے لگی ہے۔۔"

کیا۔۔؟دادی یہ محض آپکا اندازہ ہوگا اور کچھ نہیں۔۔وہ اور محبت "
۔۔؟"اظہر صالحہ بیگم کی بات پر یک دم چونکا اور انکار کر گیا۔۔

آ گر میں کہوں کہ یہ میرا اندازہ نہیں بلکہ اس نے خود کہا تھا تو پھر مانو "
گے۔۔؟" یہ کہتے صالحہ بیگم پھر سے گہرا مسکرائی۔۔

اوریلی۔۔اُس نے آپ سے خود کہا۔۔؟واؤ آئی کین ناٹ بیلیو۔۔"
میں تو اُسے سیدھا سادہ سمجھتا تھا وہ تو بہت رومانٹک نکلی۔۔"وہ حیران
ہوتا تمسخرانہ انداز میں مسکرایا جسے سن کر صالحہ بیگم نے اسے بازوؤں پر
مارتے اسے اپنے جملے درست کرنے کا اشارہ کر گئی جس پر اظہر بھی مختصر
سا قہقہہ لگا گیا۔۔

فضول باتیں مت کرو اس نے ڈھکے چھپے لفظوں میں کہا تھا اور تمھاری" دادی اتنی بھی کم عقل نہیں ہے کہ باتوں کی گہرائی نہ سمجھ سکے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے ہیں میں نے۔۔ عمر کا تجربہ ہے۔۔! انسان کو اسکی آنکھوں سے پہچان لیتی ہوں۔۔"

ارے دادی آپ ناراض کیوں ہو رہی ہیں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ" غلط ہوں گی لیکن بس میرے لیے اس بات پر یقین کرنا تھوڑا مشکل ہے۔۔" وہ اپنی مسکراہٹ سمیٹ کر وضاحت میں بولا۔۔

دیکھو اظہر ماہین ایک سلجھی ہوئی بہترین لڑکی ہے لیکن اسکی اکیلے کی" محنت سے یا خیال رکھنے سے کچھ نہیں ہو گا تمھیں بھی اسکی جانب قدم بڑھانے ہونگے۔۔"

لیکن میں اسکا خیال تو رکھتا ہوں اسے کبھی کچھ برا بھلا نہیں کہا میں "
"!!نے۔۔

محض لفظ کافی نہیں ہوتے تم صرف لفظی مہربانیاں کرتے ہو اس "
پر۔۔میں نے محسوس کیا ہے کہ تم نے اب تک اسے اسکے حق سے
محروم رکھا ہے شاید تم نے اب تک اسے بیوی تسلیم نہیں کیا اور بیوی کو
اسکے حق سے محروم رکھنا بھی گناہ ہے میرے بچے۔۔" وہ اسے واضح
الفاظ میں ہدایت دیتی بولی جسے اظہر غور سے سن رہا تھا۔۔

میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ تم دونوں کی زندگی میں راحت آئے اس "
رشتے کو مقصد ملے، منزل ملے کیونکہ اس وقت تم دونوں بھٹکے بھٹکے

سے لگتے ہو اور ازدواجی رشتے ایسے نہیں نبھائے جاتے آگر تم نے اسکی جانب کشش نہیں کی تو ایک وقت ایک ایسا آئے گا کہ وہ بھی اپنی کوششوں سے منہ موڑ کر تھک ہار کر بیٹھ جائے گی جو خطرناک ہو گا، تم سمجھ رہے ہو ناں۔۔"

"جی جی دادی میں سب سمجھ رہا ہوں آپ فکر نہ کریں اسکی کوششوں کو ضائع نہیں ہونے دوں گا۔۔ جتنا مجھ سے ممکن ہو گا میں اسکے حقوق ادا کروں گا۔۔" اظہر صالحہ بیگم کی باتوں پر انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اسے مطمیئن کرتا بولا۔۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔" وہ اظہر کے ہاتھ پر شفقت سے بوسہ دیتی اطمینان سے بولی۔۔

"شکریہ دادی اب اجازت چاہوں گا۔۔"

"کہاں جا رہے ہو۔۔"

اب آپ نے یہ جو محبت کی بریکنگ نیوز سنائی ہے اس پر میرا کوئی ری ایکشن تو بنتا ہے بس وہی ری ایکشن دینے جارہا ہوں۔۔" وہ گہرا مسکراتے بولا جس پر صالحہ بیگم بھی مسکرائی۔۔

"امید کرتی ہوں تمہارا رد عمل مثبت اور ماہین کے حق میں ہو گا۔۔"

جی دادی ایسا ہی ہے۔۔" صالحہ بیگم کے جملے پر وہ سر اثبات میں ہلاتے جواباً بولا اور کمرے سے رخصت ہوتا گھر سے روانہ ہوا۔۔

صالحہ بیگم کی باتیں اور ماہین کا اظہار محبت اب اظہر کو اسکی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لیے آسانی پیدا کر گیا تھا، جس کے فیصلے کی راہیں ماہین کی محبت نے ہموار کی تھیں۔۔وہ صالحہ بیگم کی باتوں پر آج ہی عمل درآمد کرنے کو تیار تھا جس کے لیے اسکے دل نے اسے رضامند کیا تھا یہ وہی دل تھا جس میں کہیں نہ کہیں ماہین کے لیے بھی محبت پوشیدہ تھی جِسے وہ اب تک سمجھ نہ پایا تھا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

--------------سونی رائٹس--------------

صالحہ بیگم کی گفتگو کے بعد اب شام ہونے ہوتے اظہر جہانگیر دوبارہ گھر کا رخ کر گیا اور اپنے ہاتھوں میں پیچھے پھولوں کا بکے چھپاتا کمرے میں

داخل ہوا کمرے میں ارد گرد نظریں دوڑاتا اسے بلا آخر ڈریسنگ روم میں ماہین کی موجودگی محسوس ہوئی۔۔

"ماہین۔۔؟؟"

"جی۔۔؟"

وہ اسے پکارتا ڈریسنگ روم سے باہر نکالنے میں کامیاب ہوا۔۔ماہین کو آج حیرت ہوئی کہ اظہر جہانگیر نے پہلی بار اسے اسکے نام سے پکارا تھا۔۔

"یہاں آؤ۔"

وہ سفید فراک پہنے اور اس سے ہم رنگ حجاب لگائے میک اپ سے پاک خوبصورت چہرے پر تعجب لیے وہ اظہر کے قریب آئی جس کی آمد

پر اظہر اپنے ہاتھ میں پیچھے چھپائے بکے کو سامنے لاتا ماہین کو تھما گیا جو مختلف تازہ خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا تھا جس کی بھینی بھینی خوشبو اظہر اور ماہین محسوس کر رہے تھے۔۔

"یہ پھول تو واقعی بہت خوبصورت ہیں۔۔" وہ بکے کو حیرت سے تکتے بولی۔۔

"یہ تمھارے لیے ہیں۔۔" وہ پیچھے ہاتھ باندھے اسکے چہرے پر نظر ٹکائے خماری لہجے میں بولا۔۔

"میرے لیے۔۔! کیوں۔۔؟" وہ بکے سے نظر اٹھا کر تعجب سے بولی۔۔

بس میرا دل کیا کہ اس خوبصورت لڑکی کو یہ خوبصورت پھول دیے "جائیں تو کیسے لگے یہ تمھیں۔۔

"یہ واقعی بہت خوبصورت ہیں بہت شکریہ آپ کا۔۔"

صرف شکریہ سے کام نہیں چلے گا۔۔"وہ معنی خیز الفاظ میں ایک قدم" اسکی جانب بڑھاتے بولا۔۔

کک کیا مطلب۔۔"وہ اظہر کے ذو معنی الفاظ اور بولنے کا انداز" محسوس کرتے کچھ سہمی اور قدم پیچھے لیتی بولی۔۔

ہاہاہاہا گھبراؤ مت۔۔ مطالب صرف یہ ہے کہ مجھے ایک سوال کا سمپل سمپل اور سچ میں جواب چاہیے، اوکے۔۔!"ماہین کے سہمے انداز پر وہ قہقہہ لگائے اسے مطمیئن کرنے لگا۔۔

جی پوچھیں۔۔؟"وہ مدھم سا گویا ہوئی۔۔"

ایک بریکنگ نیوز مجھ تک پہنچی ہے۔۔ جو تم سے کنفرم کرنا چاہتا ہوں۔۔"وہ سرگوشی نما کہتا اس پر چہرہ جھکائے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے قریب ہوا جسے وہ خاموش تعجب بھری نگاہوں پر بھنویں اٹھائے سن رہی تھی۔۔

مجھے پتا لگا ہے کہ۔۔! میری بلی کو مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔! کیا یہ سچ ہے۔۔؟" وہ مسکرا کر اپنا دوسرا جملہ سرگوشی نما بولا جس پر ماہین کے تاثرات یک دم بدلے چہرے پر ہوائیاں اڑتے نظر آئیں، دل میں دھڑکن کی رفتار تیز ہوئی اور آنکھیں جو اظہر کے چہرے پر ٹکی تھی جملہ سنتے فوراً جھکی۔۔

ککک کیا؟ اایس ایسا کچھ نہیں ہے!! اپ۔آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔" وہ لڑکھڑاتی آواز میں نظریں چراتے بولی۔۔

اوریلی۔۔یعنی تم ایسے ایکسپٹ نہیں کرو گی۔۔اوکے نو پرابلم۔۔ پھر" مجھے اپنے طریقے سے کنفیس کروانا پڑے گا۔۔ سوچ لو مسز اظہر جہانگیر۔۔ آ گر میں اپنے پر آیا تو مشکل ہو جائے گی۔۔اور تم تو جانتی ہو

کہ میں پاگل ہوں۔۔!!" وہ اپنی دو انگلیوں سے اسکی ٹھوڑی اوپر کرتے اسکی نظریں خود کی جانب کرتا معنی خیز الفاظ میں بولا۔۔

آپ دھمکی دے رہے ہیں مجھے۔۔۔؟؟" وہ تھوک نگلتی مدھم آواز" میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے بولی۔۔

نہیں دھمکی نہیں دے رہا اصل میں یہ خبر مجھے دادی سے ملی ہے اب" یہ مت کہنا کہ دادی جھوٹ بول رہی تھی۔۔کیونکہ جھوٹ نہ تم بولتی "ہو نہ ان پر جھوٹ کا الزام لگا سکتی ہو۔۔

اظہر پھر سے پیچھے ہاتھ باندھے نرم مزاجی سے گویا ہوتے ہوئے بھی ماہین کو بری طرح پھنسا گیا تھا جس پر اب ماہین کے پاس کوئی بہانا بھی نہ تھا اور نہ وہ جھوٹ کہہ سکتی تھی مجبوراً اب اسے سچ کو تسلیم کرنا ہی تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"توبتاؤ پھر۔۔کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔؟"

وہ مدھم سی آواز اور خمار آلودہ لہجے میں اسکے چہرے پر گہری نگاہیں ٹکائے دوبارہ مخاطب ہوا جس پر ماہین کچھ دیر تک خاموش تھی اور پھر نظریں جھکائے مدھم سے سر اثبات میں ہلا گئی۔۔

"ہاہاہا کم آن یار اتنا وقت لگا دیا یہ بتانے میں۔۔اپنے ہی شوہر سے محبت کرتی ہو اور اسے ہی بتانے میں تمھاری جان جا رہی تھی۔۔"ماہین کے سر ہلانے پر وہ خوشی سے سرشار قہقہہ لگاتے اسے بازوؤں سے تھامے بے ساختہ حیرت سے بولا۔۔

"!!آپ غصہ کرتے۔۔"

اس میں غصہ کرنے والی کونسی بات ہے یہ فیلینگز کسی کے بس میں "
" تھوڑی ہوتی ہیں۔۔

آپ سے ایک سوال کروں۔۔"ماہین اظہر سے سوال کی اجازت "
طلب کرتی گویا ہوئی جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتے اسے اجازت دے
گیا۔۔

آپ تو مجھ سے محبت نہیں کرتے اور نہ ہی آپ میرے ساتھ رہنا "
"چاہتے ہیں تو پھر آپ کی اس خوشی کی وجہ جان سکتی ہوں۔۔؟
ماہین نے سوال کی اجازت لینے کے بعد تعجب سے گویا ہوئی جس پر اظہر
کے زیر لب تبسم ظاہر ہونے لگی اور وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اسکے

ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیتا اسے اسکا پہلا حق دے کر آج بطور اپنی زوجہ تسلیم کر گیا تھا۔۔

"ماہین میں جھوٹ نہیں کہوں گا محبت کا تو پتا نہیں لیکن تم مجھے اچھی لگتی ہو۔۔ تمھارا میرا خیال رکھنے کی اور تمھاری موجودگی کی عادت سی ہو گئی اور کہتے ہیں کہ عادت محبت سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے تو تمھیں چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لیے اس فکر سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جاؤ، اور میں آج یہ وعدہ کرتا ہوں کہ تمھارے تمام حق ادا کرنے کی پوری کوشش کروں گا بس آج سے اس سفر کی شروعات میں مجھے تمھارا ساتھ درکار ہے۔۔ کیا میرا ساتھ دو گی۔۔؟"

وہ اسکا چہرہ اپنے بھاری ہاتھوں میں تھامے اسے اپنی زندگی کے حوالے سے مطمئین کرتا اپنا فیصلے اور وعدے سے آگاہ کر گیا جس کے آخری

سوال پر ماہین اپنی خوبصورت سبز آنکھوں میں نمی لیے سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔اس کے اثبات میں سر ہلاتے ہی اظہر ایک بار پھر مسکراتے اسکے آنسو صاف کرتا اسے سینے سے لگا گیا۔۔

آج اظہر جہانگیر کو ماہین کے اظہار محبت سے یہ احساس ہوا تھا کہ وہ جس محبت کے پیچھے جنونیت کی حدیں پار کرتا سر گرداں پھر رہا تھا وہ نویرہ صرف اپنے مطلب پیسے اور شہرت کی خاطر اظہر کا استعمال کر رہی تھی جبکہ دوسری جانب وہ خوبصورت دوشیزہ جو اس کی ملازمہ سے اس کے نکاح تک کا سفر طے کرتی اس کے ہر لہجے کو سہتی بلا غرض جو اسکا خیال رکھ رہی تھی اس لڑکی کی جانب کبھی اظہر نے دھیان ہی نہیں دیا اپنی جنونیت میں وہ اس قدر غرق تھا کہ اسکی محبت کے اصل حقدار کو وہ جان ہی نہیں سکا۔۔

انسان کی یہی فطرت ہے خدا کی جانب سے دی گئی ان گنت بے مول نعمتوں کا شکر اسکا شمار اور اسکا خیال بھول کر ایک ایسی چیز کی تمنا میں غفلت بھری زندگی گزارتا ہے جس کی خواہش اس کے خود کے لیے نفع بخش نہیں ہوتی۔۔

✦

۔

۔

شام ہوئی تھی اپنے قول کے مطابق رایان آفس سے جلدی گھر لوٹا تھا اور اپنے گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنے فلیٹ کے مختصر سے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی نویرہ کو سب سے پہلے دیکھا جو رایان کی بہنوں کے

ساتھ ہنسی مذاق میں مشغول تھی جس سے ظاہر تھا کہ وہ ایک ہی دن
میں رایان کے گھر والوں کے ساتھ گھل مل گئی ہے۔۔
مگر رایان نویرہ کے گھلنے ملنے سے زیادہ اس کے سراپے کو دیکھ کر حیرت
زدہ ہوا تھا اس نے آج پہلی بار شلوار قمیض پہنی تھی فیروزی رنگ کاٹن
کا سادہ سا لباس سنہری چمکتے بالوں کی چٹیا باندھے اور گلے میں دوپٹہ
ڈالے ہوئے تھی اسے یہ لباس رایان کہ بہن نے ہی دیا تھا اور اصرار
کرتے پہنایا تھا چھوٹے بڑے بال ہونے کے سبب اسکی چٹیا سے نکلتے
لٹ۔۔وہ آج بنا سجے سنورے بلا کی حسین لگ رہی تھی اور اسکے
سراپے پر یہ ثقافتی رنگ اسکے حسن کو مزید چار چاند لگا رہا تھا رایان کو
اندازہ تھا کہ یوں کسی نامحرم کو آنکھ بھر کے مسلسل دیکھنا مناسب نہیں
ہے مگر چونکہ وہ اس نازک دوشیزہ کا یہ روپ وہ پہلی بار دیکھ پایا تھا اس

لیے حیرت کے مارے اسکی آنکھیں نویرہ کے علاوہ کہیں اور پڑنے پر رضامند نہ تھیں۔۔

رایان کے کھوئے ہوئے ساکت وجود پر اب اس کی والدہ کی حیرت بھری نظر پڑی کیونکہ رایان صرف دروازے کے اندر تک ہی آ پایا تھا اس کے بعد وہیں کھڑا رہ گیا۔۔

رایان تم کب آئے اور یہ دروازے کے پاس کیوں کھڑے ہو۔۔؟"""
والدہ اسے تعجب بھری نگاہوں سے دیکھ کر مخاطب کرتی یک دم اسے خیالات سے باہر کھینچ لائی۔۔لفظ رایان پر نویرہ بھی چونکتے بھنویں اٹھا کر گردن موڑے اپنا دھیان دروازے کے قریب کھڑے اسی خوبرو نوجوان کی جانب کر گئی جو فلحال بہانا تلاش کرنے میں مصروف تھا۔۔

"جی وہ اصل میں۔۔وہ۔۔میں کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔"

جو بھی سوچ رہے تھے اسے فلحال رہنے دو اور جاؤ اپنا لیپ ٹاپ بیگ" رکھو فریش ہو جاؤ کچھ آرام کر لو پھر ساتھ میں کھانا کھائیں گے۔۔"

والدہ کچھ لمحوں تک اسکے جواب کی منتظر تھی جسکا جواب ملتے ہی فوراً بات کاٹتی اسے اگلا حکم دے گئی جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتے دل میں شکر کا کلمہ پڑھتا فوراًاپنے کمرے کی جانب لپکا اور پل میں سب کی نظروں سے اوجھل ہوا۔۔

کیا کر رہے ہو رایان بابو۔۔وہ مس نویرہ ہیں۔۔میرے لیے غیر" ہیں۔۔اُسے کیسے اس طرح دیکھ سکتا ہوں۔۔وہ تو پہلے ہی حقیر جانتی "ہیں مجھے،اس کے باوجود بھی ایسی حرکتیں کیسے کر سکتا ہوں میں۔۔

وہ کمرے میں داخل ہو کر صوفے پر اپنا بیگ پھینکتا سر پٹختے افسوس میں خود کو کوستے بولا تھا اور یہ تہیہ کر گیا تھا کہ اب وہ نویرہ کے کسی روپ پر نہیں بہکے گا مگر یہ اس کے لیے ہر گز آسان نہیں تھا۔۔

کچھ لمحے بعد وہ فریش ہونے کی غرض سے خود کو باتھ روم میں بند کر گیا اور کچھ ہی دیر میں سادی سی سیاہ ہالف سلیوز ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر پہنے گیلے بالوں سمیت وہ باتھ روم سے باہر آیا، اس ٹی شرٹ میں اسکے پھولے مسلز اور چوڑی جسامت واضح نمایاں تھی ٹاول سے اپنے بال سکھاتا اپنا حلیہ سنوار کر وہ کمرے سے باہر نکلا یہ سوچ بنا کہ اسے والدہ نے کچھ آرام کا حکم بھی دے رکھا تھا۔۔

السلام و علیکم۔۔!!"وہ اپنے کمرے سے نکلتے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا"
اور بھاری آواز میں سب کو مخاطب کرتا گویا ہوا جہاں نویرہ اور رایان کی
بہنیں موجود تھیں۔۔

وعلیکم السلام۔۔بھائی آپ جلدی آ گئے۔۔"لاؤنج میں موجود تینوں"
نے اسے جواب دیا اور ثانیہ تعجب سے بھائی کے جلدی نمودار ہونے پر
گویا ہوئی۔۔

"ہاں بس تمھارے ہاتھ کی چائے مس کر رہا تھا۔۔بنا دو گی۔۔؟"
بالکل بھائی ابھی لے کر آتی ہوں۔۔"وہ ثانیہ کو بہانا بنا کر مرکز نگاہ"
سے رخصت کر گیا اب لاؤنج میں نویرہ اور لائبہ موجود تھیں۔۔

مس نویرہ کیسی ہیں آپ۔۔ طبیعت کیسی ہے اب آپکی۔۔۔؟" وہ ثانیہ کے جاتے اب نویرہ سے مخاطب ہوا جواب خاموش لائبہ کے ہمراہ بیٹھی تھی۔۔

بالکل ٹھیک ہوں۔۔ تھینکس تو آل آف یو اینڈ میں نے ڈسائیڈ کیا ہے" کہ آج ڈنر آپ سب کے ساتھ کرنے کے بعد اپنے گھر چلی جاؤں۔۔!!" وہ بلا آخر چوبیس گھنٹے رایان کے گھر گزارنے کے بعد اب اپنا فیصلہ سناتی گھر کے کچھ افراد کو مطمئن کچھ کو غمگین کر گئی۔۔

فرخندہ بیگم جو اس وقت کچن میں تھیں اگر نویرہ کی یہ بات سنتی تو یقیناً مطمیئن اور خوش ہوتی کیونکہ وہ یہی گمان لیے ہوئے تھیں کہ اس کی موجودگی رایان کے لیے کس قدر ازیت ناک ہے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں نہیں آپی ایک دن اور رک جائیں ناں پلیز۔۔"نویرہ کے فیصلے پر" لائبہ غمگیں ہوئی تھی اور اسے رکنے کے لیے اصرار کرتی بولی۔۔

پاسبل نہیں ہے جانا پڑے گا آج ہی۔۔"نویرہ سرد لہجے میں سر نفی" میں ہلاتے بولی کے لہجے سے واضح تھا کہ وہ مزید یہاں نہیں رکنا چاہتی۔۔

آر یو شور آپ آج ہی جانا چاہتی ہیں۔۔ میرا مطلب ہے آپکی طبعیت" اجازت دے رہی ہے آپ اپنا خیال رکھ پائیں گی۔۔؟"نویرہ کی جانب سے جس شخص کو ٹھکرایا گیا تھا وہ اب بھی اسکی فکر میں ہر شے سے بے نیاز ہوتا بولا اسے شاید یہ یاد ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی ماضی کی ہی نویرہ ہے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یس رایان آئی ایم ابیسیلوٹلی فائین۔۔!!"وہ سر اثبات میں ہلا کر" اسے مطمیئن کرتی بولی۔۔

ہاں آپی کچھ دن رک جائیں ہمیں آچھا لگے گا۔۔"ثانیہ بھی جو چائے" کے کپ ٹرے میں لاتی انکی بحث سن کر بہن کی حمایت میں بولی۔۔

آپ جانا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے لیکن پھر میری ایک شرط ہے" ۔۔۔!!"رایان کے اس جملے پر لاؤنج میں موجود تینوں افراد حیران ہوتے سوچ میں پڑ گئے کہ بھلا ان کے جانے پر کیا شرائط؟ بھائی ایسے تو نہ تھے۔۔

کیسی شرط۔۔؟"وہ متعجب انداز سے بولی۔۔"

شرط یہ ہے کہ کھانے کے بعد ہم سب گھر والے آئسکریم کھانے" چلیں گے اور پھر وہیں سے ہم سب آپ کو آپ کے گھر ڈراپ کر دیں گے۔۔!!"

"ہاہاہاہا او کے ڈن۔۔"

اسکی شرط سے یہ بات واضح تھی کہ وہ نویرہ کو اچھی یادوں کے ساتھ اپنے گھر بھیجنا چاہتا تھا تاکہ کافی حد تک وہ اس حادثے کو بھلانے میں کامیاب ہو جائے۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اگلا دن چڑھا تھا اور اپنے فیصلے کے مطابق اظہر جہانگیر آج فرمان کو رہائی دلوانے والا تھا لیکن دستاویز پر اظہر کے دستخط کئے بغیر فرمان کو آزادی ملنا ممکن نہ تھی اسی وجہ سے جلال بھی صبح سویرے پولیس اسٹیشن آکر واپس خالی ہاتھ لوٹا تھا کیونکہ کاغذات پر اظہر کے دستخط موجود نہیں تھے۔۔

آج اظہر جہانگیر پھر سے اُسی خفیہ لباس ہوڈی اور ماسک میں پولیس اسٹیشن کا رخ کر گیا تھا اور باوقار انداز میں انسپکٹر ماجد کے ڈسک پر پہنچا جو ٹیبل پر پین مارتا گہری سوچ میں گم تھا۔۔

السلام و علیکم سر۔۔" وہ اپنی آواز سے انسپکٹر ماجد کا دھیان یک دم اپنی جانب کرنے میں کامیاب ہوا اور خود ٹیبل کے قریب موجود کرسی پر بیٹھا۔۔

و علیکم السلام اظہر صاحب۔۔" انسپکٹر ماجد اسکی آواز سن کر اس سے مصافحہ کرتا جواباً۔۔

سر میں فرمان سلیم سے مل کر اسکا آخری مواقف سن کر اسے رہا کرنا چاہتا ہوں۔۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

تو پہلے سائن کرو گے یا اس سے بات۔۔؟" انسپکٹر اسکا فیصلہ سمجھنے سے قاصر تھا اس لیے سوال کرتا بولا اسے لگا کہ شاید اظہر آج بھی فرمان کو

رہائی نہ دلوائے اور کیس کو سنجیدہ کر دے اگر ایسا ہوا تو انسپکٹر ماجد پل میں مجرمین کو ان کے سامنے لا کھڑا کر دے گا۔۔

پہلے سائن کروں گا کیونکہ جو بھی ہو اسے رہائی آج ہی دینی ہے ورنہ " اظہر جہانگیر اپنے قول کا پاسدار ثابت نہ ہو پائے گا۔۔" اظہر کا بیان انسپکٹر ماجد کی توقعات کے بر خلاف نکلا تھا جس پر انسپکٹر نے بھی خاموشی اور رضامندی اختیار کی۔۔

ٹھیک ہے تمھارے لیے یہ پیپرز میں نے نکال کر رکھے ہیں انہی پر" سائن کرنا ہے یہاں۔۔" وہ فائل اظہر جہانگیر کے سامنے کھول کر اسے پین پکڑتے دستخط کی خالی جگہ پر انگلی رکھے گویا ہوا جس پر اظہر سر اثبات میں ہلا کر پین تھامتے فائل میں موجود پیپرز پر دستخط کرتے فرمان کی

آزادی کا پروانہ جاری کر گیا جو اظہر جہانگیر کے لیے بہت بڑے پچھتاوے کا سبب بننے جا رہا تھا۔۔

"انھیں قیدی سے ملوا دو جنہیں ابھی رہائی ملنے والی ہے فرمان سیلم سے۔۔!!"اظہر نے دستخط کے بعد انسپکٹر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جسے سمجھ کر فوراً انسپکٹر ماجد اہلکار کو حکم دیتا اظہر کو فرمان سے ملنے روانہ کر گیا۔۔

"فرمان کیسے ہو۔۔؟"اظہر جہانگیر اپنی سابقہ ملاقات کے نتیجے میں آج فرمان کے سدھرنے کی امید لیے خوش مزاجی سے سلاخوں کے قریب پہنچ کر گویا ہوا جو لاک اپ میں بینچ پر بے صبری سے اپنی آزادی کے

انتظار میں بیٹھا تھا اظہر کی آواز سن کر چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ ظاہر کیے سلاخوں کی دوسری جانب اس کے قریب پہنچا۔۔

"تو آخر کار تم آ ہی گئے۔۔ بڑی دیر کر دی پہنچنے میں۔۔۔!!" وہ کچھ اکڑتے ہوئے لہجے میں اظہر سے بولا تھا گویا وہ معروف پر وقار اور اکڑ کو جوتی کی نوک پر رکھنے والا اظہر جہانگیر خان اس وقت اس منافق دو کوڑی کے شخص کا غلام ہو۔۔

"آئی ایم ریلی سوری کہ میں لیٹ ہو گیا اور تمھیں یہاں کچھ دن بند رکھنا پڑا اس کے لیے بھی ریلی سوری۔۔ !! But as you know میں یہاں تمھیں رکوا کر صرف اور صرف۔۔!!"

اصلاح کا موقع اور وقت دینا چاہتے تھے۔۔ جانتا ہوں۔۔ اچھی طرح" جانتا ہوں۔۔ لیکن افسوس تمھاری یہ چال ضائع ہو گئی۔۔!!"

اظہر جو اسکی منافقت سے انجان تھا مخلصی میں اسے اپنا چھوٹا بھائی سمجھے اپنے کیے پر شرمندگی ظاہر کر رہا تھا اس نے اپنی بات مکمل نہ کی تھی کی فرمان نے اسکی بات کاٹتے شاطرانہ انداز میں بولا۔۔

کیا مطلب۔۔؟" اظہر جو اس کے لہجے اور بیان کو سمجھ نہ پایا تھا تعجب" سے گویا ہوا۔۔

اگر ہدایات دینے کا اتنا ہی شوق ہے ناں تمھیں اظہر جہانگیر خان، تو" موسیقی چھوڑ کر تبلیغ شروع کر دو لیکن ساتھ ہی تمھیں ایک مفت کا مشورہ دیتا چلوں کہ دوسروں کو ہدایات دینے سے پہلے خود بھی اس پر

Zubi Novels Zone

عمل کرنا ہوتا ہے۔۔" وہ نہایت بد تمیزی سے کہتا اظہر جھانگیر کی مروت اسکی کوششیں اور کاوشیں اسکے منہ پر مارتا بولا۔۔

مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم میری باتوں کو ہوا میں اڑا گئے ہو۔۔ تمھیں" اپنے عمل کا جواب دینا ہے اور مجھے اپنے عمل کا۔۔ تو تمھیں کم از کم یہ سوچنا چاہیے تھا کہ میں نے خلاف فطرت کوئی بات نہیں کی نہ کچھ غلط "کہا اگر مان لیتے تو تمھارا ہی فائدہ۔۔

جھانگیر صاحب۔۔۔!! یہی تو میں بھی سمجھا رہا ہوں آپ کو کہ آپکی" اپنی قبر ہو گی اور میری اپنی۔۔ اس لیے مجھے بھاشن دینے کے بجائے اپنی آخرت کی فکر کیجیے۔۔!! بلکہ دنیا کی فکر بھی تھوڑی کر لیجیے گا کیونکہ یہاں سے نکلتے تو میں تمہیں ہر گز نہیں بخشوں گا۔۔۔ اپنے جیل میں

رہنے کا، مارنے کا گھر چھیننے کا، سب کا حساب لوں گا تم سے۔۔" وہ اظہر بات کاٹے متکبرانہ انداز میں بولا اور آخری الفاظ میں جبڑا بھینچتے اظہر کو دھمکانے لگا۔۔

فرمان کی باتوں سے اظہر کو اس بات کا اندازہ لگانے میں دیر نہ ہوئی تھی کہ فرمان کیوں سامنے موجود حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہے اور اسے علم ہوا کہ اسکی آنکھوں پر اس قدر سخت پٹی بندھی ہے۔۔

ہممم انٹرسٹنگ۔۔!! میرے دستخط پر آزاد ہو کر مجھ سے ہی بدلا" لوگے چلو جیسی تمھاری مرضی۔۔ دستخط کر لیا ہے میں نے آزادی مبارک، دعا ہے کہ اللہ تمھیں ہدایت کے ساتھ عقل دے۔۔" اظہر فرمان کے لہجے پر افسوس سے مسکرایا اور اسکا کندھا تھپتھپاتے دعا دیتے

وہ دوبارہ پلٹ کر انسپکٹر ماجد کے ڈیسک کی جانب روانہ ہوا جسکے روانہ ہوتے اسکی پشت کو فرمان آنکھوں میں نفرت اور حسد کی آگ لیے دیکھ رہا تھا۔۔

اظہر انسپکٹر کی جانب رواں تھا کہ اتنے میں اسکی پینٹ کی جیب میں موبائل بجنا شروع ہوا جسے سن کر اظہر کے بڑھتے قدم رکے اور جیب سے موبائل نکال کر اسے تکتے مسکرایا کال گھر کے لیڈ لائن سے تھی لیکن اسے اندازہ ہوا کہ اسکی زوجہ محترمہ کا اس وقت پریشانی اور بے چینی سے حال خراب ہے تو کال بھی اسی کی ہو گی۔۔

ہیلو۔۔؟" وہ کال ریسیو کرتے گویا ہوا۔۔"

کیاہوا؟لالامانے۔۔؟؟لالاکوچھڑادیاآپ نے۔۔؟؟"اسکے گمان" کے مطابق ماہین کی کال پر موجود تھی جو کال لگتے ہی بے ساختہ سوالات کر گئی۔۔

ہاں ہاں تمھارے لالاجی کو تو چھڑادیا ہے۔۔ مگر افسوس سے کہنا پڑ رہا" ہے کہ میں بھی اسے راہ راست پر لانے میں کامیاب نہیں ہو پایا۔۔آج آزادی ملتے ہی اس نے میرا دیا گیا سامان اور تمھارا تحفہ واپس کر دیا "!!مجھے۔۔۔وہ سارا سامان سامنے ٹیبل پر رکھا مجھے نظر آرہا ہے۔۔

کیا۔۔لالا تو ہماری سوچ سے زیادہ سنگدل نکلے قرآن کا تحفہ بھلا کون" "واپس کرتا ہے یہ تو بدبختی ہوئی۔۔

ماہین کو اظہر کی بات پر حیرت ہوئی اور اسے تحفہ واپس کرنے والی بات ناقابلِ یقین سی لگی۔۔

اس عمل اور لہجے سے یہی اندازہ لگا پایا ہوں کہ اس میں انا اور غرور" بہت ہے اس لیے وہ اظہر جہانگیر کے گھر سے دیا ہوا کوئی سامان نہیں لینا چاہتا بھلے پھر وہ قرآن ہی کیوں نہ ہو بٹ مجھے معاف کر دینا پلیز۔۔اپنی کی گئی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا میں۔۔مجھے لگا تھا کہ شاید وہ مان "جائے گا۔۔

نہیں ایسا مت کہیں آپ نے کوشش کی یہی بہت بڑی بات ہے۔۔""
آج اظہر جہانگیر اپنی زندگی میں پہلی بار کسی چیز کو کرنے میں ناکام ہوا تھا جس کی اسے پشیمانی تھی اور جس پر ماہین نے اسے تسلی دی۔۔۔

ہمم تھینکس۔۔!! ابھی میں فون رکھ رہا ہوں کیونکہ انسپکٹر میرا ویٹ" "کر رہے ہیں کچھ لیگل پروسیس کمپلیٹ کر کے گھر ہی آ رہا ہوں۔۔

وہ اسے حالات سے آگاہ کرتا گفتگو مختصر کر کے کال کٹ کر گیا تھا جبکہ فرمان کو انسپکٹر ماجد نے بلا کر اسکا موبائل دیگر چیزیں دے کر رخصت کیا جہاں اسے گزرتے اسکا سامنا پھر راستے میں اظہر سے ہوا جو انسپکٹر کے ڈسک کی جانب پینٹ کی جیب میں موبائل کھسکھا تا روانہ ہو رہا تھا جسے دیکھ کر فرمان نے پھر سے جبڑا بھینچتے نظر پھیر کر گزرا اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہاں سے رخصت ہونے کا سفر اسے کس منزل تک پہنچانے والا ہے۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اظہر اپنا کام ختم کرتا پولیس نے سے گھر پہنچا تھا اور لاؤنج کے صوفے پر اطمینان سے براجمان موبائل پر اسکرولینگ میں مصروف تھا کہ اتنے میں ماہین بھی جو سلور رنگ فراک بمع حجاب پہنے ہوئی تھی کچن سے نکلتے اسے دیکھ کر حیران ہوئی کیونکہ اب سے کچھ دیر پہلے وہ فون پر اپنی مصروفیت کا کہہ کر کال منقطع کر گیا تھا اور اب یہاں موجود ہے۔۔

آپ کب آئے۔۔؟"وہ صوفے کے قریب پہنچ کر تعجب سے گویا" ہوئی جس کی آواز پر چونک کر وہ گردن اٹھائے اپنے سامنے کھڑی اس دوشیزہ کو تکنے لگا جو پرکشش نگاہوں میں تعجب لے کر کھڑی تھی۔۔

کہا تھا میں نے کہ تھوڑی دیر میں پہنچ جاؤں گا سو آگیا۔۔کیوں تم مجھے "مس کر رہی تھی۔۔؟"

وہ اسکے سراپے پر پورے استحقاق سے گہری نظر ڈالتے بولا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

مس کرنے والی کونسی بات ہے آپ تھوڑی دیر کے لیے گئے تھے" واپس تو آنا ہی تھا۔۔"وہ اسکے کھڑے ہونے پر دو قدم پیچھے لیتی بولی۔۔

Zubi Novels Zone

ہاں اگر نہ آتا تو۔۔؟"وہ ایک قدم مزید بڑھائے خماری لہجے میں اسے" مخاطب کر گیا۔۔

بری بات ہے۔۔ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔کیوں نہ آتے۔۔"وہ برہمی سے بولی۔۔

تمھیں پرواہ ہے میری۔۔؟"وہ ایک قدم مزید بڑھتے گویا ہوا۔۔"

اس سوال کی امید نہیں تھی آپ سے۔۔"وہ نظر پھیرتے شکوہ کناں" لہجے میں پھر بولی جسے سن کر اظہر کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ رینگی۔۔

میں جاننا چاہتا ہوں کہ کتنی پرواہ ہے۔۔!"وہ مسکراتے ایک قدم" مزید بڑھا جس سے اب ماہین کو اظہر کی نیت پر شک ہونے لگا تھا۔۔

"ا۔ایپپ۔آپ کیا کک۔کر رہے ہیں۔۔"

کچھ بھی تو نہیں۔۔" وہ ماہین کی گھبراہٹ بھرے سوال پر بے نیاز سا" بولا وہ بنا اسے چھوئے محض اسکی جانب قدم بڑھا رہا تھا، اسکا قدم بڑھانا بھی ماہین کے دل کو حلق تک پہنچا گیا تھا انہی لمحوں میں ایک بار پھر اظہر کا موبائل کال کے موصول ہونے پر بجنا شروع ہوا جو اس وقت اظہر کے ہاتھ میں مقید تھا۔۔

رنگ ٹون سن کر اسکا دھیان اپنے موبائل کی جانب ہوا جسے تکتے اسکی اسکرین پر ماہین کے والد سلیم خان کا ہی نام چمکا جس کے باعث کال ریسیو کرنا اب اظہر پر فرض تھا۔۔

ہیلو آنکل کیسے ہیں آپ۔۔" وہ کال اٹینڈ کرتا موبائل کان سے لگائے" پر اطمینان لہجے میں گویا ہوا۔۔

کیا۔۔؟؟ کہاں ہیں آپ اس وقت ؟ٹھیک ہے آپ پریشان مت "ہوں آنکل پلیز آپ پریشان مت ہوں ہم آتے ہیں۔۔

مقابل کی بات نے اظہر کے چہرے کی ہوائیاں اڑا دی تھی جبکہ ماہین بھی کال پر گفتگو کے دوران اظہر کے بدلتے تاثرات دیکھ کر پریشان ہوئی۔۔

اظہر نے اپنی بات میں فون پر مقابل کو تسلی دیتے گفتگو کا اختتام کیا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ماہین ایک بری خبر ہے۔۔"اظہر پینٹ کی جیب میں موبائل ڈالتے" ماہین سے گویا ہوا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کیسی خبر بیٹا سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔؟"فرحانہ بیگم جو کچن سے باہر آئی تھی اظہر کا جملہ سن کر بے ساختہ بولی تو ماہین کے چہرے پر بھی پریشان کے تاثرات گہرے ہوتے چلے گئے۔۔

خبر یہ ہے کہ فرمان پولیس اسٹیشن سے گھر جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ" میں۔۔ہم سب کو چھوڑ گیا ہے۔۔ unfortunately he is no more۔۔"

"کیا۔۔!۔۔"

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔"

اظہر کی خبر سن کر ماہین کو شدید دھچکا لگا وہ آنکھیں پھاڑے شدید حیرت میں منہ سے محض ایک لفظ ادا کر پائی تھی اس پر گویا یہ خبر پہاڑ کی مانند

گری تھی۔۔اسکے پیر لڑکھڑانے لگے چہرے کی ہوائیاں اڑی دھڑکنیں تیز ہوئی جبکہ فرحانہ بیگم بھی فوراً اظہر کے قریب پہنچی اور ماہین کو سہارا دینے لگی۔۔

"ماہین بیٹا خود کو سنبھالو۔۔"

ماہین ہمیں فوراً سلیم آنکل کی طرف روانہ ہونا ہے۔۔"اظہر اسے اپنے ساتھ روانہ کرنے کا ارادہ کرتا گویا ہوا۔۔

آج سلیم خان کا اکلوتا اثاثہ اسے چھوڑ گیا تھا بھلے وہ اپنے والدین سے بد گمان تھا لیکن زندہ تھا اور یہ بات بھی اسکے والدین کے لئے کافی تھی۔۔ مگر فرمان کا اس دنیا سے رخصت ہونا سلیم خان کے گھرانے میں آج صف ماتم بچھا گیا ہے۔۔بس یہی انسان کی حقیقت ہے یہی اسکی زندگی کی

حقیقت ہے کہ اگلے لمحے کی اسے خبر نہیں کب کہاں کس موڑ پہ اسکی زندگی کا اختتام ہو جائے یہ کوئی نہیں جانتا جو لمحے میسر ہیں بس وہی غنیمت ہے۔۔

وہ تحفہ جو ماہین نے اپنے بھائی کو دیا تھا اصل میں وہ ہدایات کا راستہ تھا اور اظہر کی کہی باتیں اسکے لئے اصلاح کا باعث تھی لیکن فرمان نے ہر اصلاح ہر ہدایت کو ٹھکرا کر گمراہی کا راستہ اپنایا تھا یہ جانے بنا کہ وہ ایک بے بس انسان ہے جسکی روح کا جسم سے رشتہ ایک تنکے سے بھی کمزور اور غیر یقینی ہے جو کب ٹوٹ جائے خبر بھی نہ ہو۔۔

انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں نہ غم ہے نہ خوشی ہے نہ زندگی نہ موت سانسیں بھی رب کے رحم و کرم پر ہیں ایک پل ہے اور اگلے لمحے

نہیں۔۔ مٹی سے بنا انسان اچھی طرح جانتا ہے کہ اسے بھی اس مٹی کی نذر ہونا ہے اسے پتا ہے کہ موت آنی ہے اسے پتا ہے کہ روز محشر برپا ہونا ہے پھر بھی سب کچھ جانتے ہوئے یہی انسان خود کو خدا سمجھنے لگ جاتا ہے غرور و تکبر کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے اسی غرور کے نتیجے میں ہدایات اصلاح کو ناکارہ غیر ضروری اور حقیر سمجھ کر رد کر دیتا ہے مگر حقیقت میں اللہ ہی ایسے لوگوں کو اپنی ہدایت کا مستحق نہیں سمجھتا ان کے دلوں میں رب کی جانب سے ہی مہر لگی ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ اپنے اتنے بڑے خسارے سے انجان رہتے ہیں یہاں تک کہ موت انہیں آ گھیرتی ہے۔۔ آج یہی سب فرمان کے ساتھ ہوا جو انہی لوگوں کی مثال ہے جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے۔۔

بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے، چاہے تم انہیں "
ڈراؤ، یا نہ ڈراؤ، وہ ایمان لانے کے نہیں۔۔
اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا
ٹوپ ہے، اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔۔"(البقرۃ آیات: 6,7)
" یہ لوگ جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ
نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے"(البقرۃ آیت: 16)

--------------سونی رائٹس--------------

نویرہ کوراایان کے گھر سے اپنے گھر آئے اب ایک ہفتہ ہو چکا تھا لیکن
وہاں گزارے محض چوبیس گھنٹوں کے اثرات اب بھی اس پر نمایاں
تھے اسے اب اپنے گھر میں اکیلا پن بور کرتا جا رہا تھا نہ ہی اسکا کام کرنے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں کوئی دل لگتا تھا یوں معلوم ہوتا تھا گویا وہ خود کو کہیں رایان کے پاس ہی چھوڑ آئی ہو مگر رایان نے بھی تین دن نویرہ سے اسکا حال پوچھنے کے بعد اب رابطہ چھوڑ دیا تھا کہ کہیں نویرہ پر اسکا رابطہ ناگوار نہ گزرے لیکن اسے کیا خبر تھی کہ اسکا رابطہ نہ کرنا اب نویرہ کو بے چین کر رہا تھا۔۔

آج کے دن کی بھی دوپہر ہوئی تھی مگر نویرہ کمرے سے باہر نہ نکلی تھی ڈھلی ڈھالی سی گلابی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے بال کی سادی پونی باندھے وہ بستر پر ٹیک لگائے ہوئے ہاتھ میں میگزین لیے وہ خیالوں میں گم تھی۔۔

وہ آج بھی رایان کے گھر گزارے جانے والے چوبیس گھنٹوں کے بارے میں سوچ رہی تھی اس نے کبھی اس طرح ہنسی خوشی فیملی لائف نہیں گزاری تھی کیونکہ اسکی فیملی کے حوالے سے تجربات اچھے نہیں تھے یہی وجہ ہے کہ وہ شادی سے بھی اکثر دور بھاگتی تھی لیکن جب اس نے خاندانی زندگی کو اب قریب سے دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ خاندان اچھا بھی ہوتا ہے خاندان تحفظ سکون اور خوشی کا زریعہ بھی بن سکتا ہے۔۔

اسے ناجانے کیوں اب رایان کی یاد بھی آ رہی تھی اسکے کہے جملے، اسکا نویرہ کو بچانا، وہ سب کچھ یاد کرتی آج بھی اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور تھی۔۔

کافی دیر سے خیالات کے بھنور میں ڈوبی اس صنف نازک کو اسکے موبائل کی فون کال نے خیالات سے باہر نکالا جو سائیڈ ٹیبل پر پڑا اب بجنا شروع ہوا تھا جس پر وہ اٹھ بیٹھی اور موبائل سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر کال ریسیو کرتی کان سے لگا گئی۔۔

ہیلو مس نویرہ۔۔آپ دس دن سے شوٹنگ پر نہیں آ رہی۔۔اور "کلائنٹ مسٹر صارم بھی ہم نے سنا ہے اریسٹ ہو گئے ہیں۔۔؟؟"

فون کال ریسیو ہونے پر ہی مقابل نے اس سے اسکے کام کے متعلق سوال کیا مقابل ایک کمپنی مینجمنٹ کا کرتا دھرتا تھا جسکی ملاقات صارم نے ہی نویرہ سے کروائی تھی اور اسے کام دلوایا تھا۔۔

صارم کے متعلق ذکر پر نویرہ کے ذہن میں پھر سے اس بنگلے کا بھیانک منظر گردش کرنے لگا تھا جس سے وہ شدید خوف کھاتی تھی ذکر سنتے اسکے ماتھے پر پسینے چمکنے لگے تھے دل سینے میں ہچکولے کھاتا باہر آنے کو بے تاب ہوا نویرہ نے مقابل کو اسکے جملے اور سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔

"مس نویرہ یہ سب کیا چل رہا ہے اگر آپ لوگ اپنی لائف میں اسٹیبل نہیں تھے تو ڈیل سائن کیوں کی۔۔ ہماری کمپنی کا وقت ضائع کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔" نویرہ کی خاموشی پر وہ شخص دوبارہ اب پہلے سے سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

مم۔۔میں کام نہیں کرنا چاہتی۔۔!!" وہ بے ساختہ گفتگو ختم کرنے کی غرض سے گویا ہوئی۔۔

تو پھر ہمیں مجبوراً کانٹریکٹ توڑنا پڑے گا۔۔" مقابل طیش میں آتا" بولا۔۔

"توڑ دیجیے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔"

ٹھیک ہے تو آپ کو ہماری ایڈوانس پیمنٹ واپس کرنی پڑے گی اور" فائن بھی بھرنا پڑے گا ایک ہفتے کے اندر اندر۔۔۔!" مقابل اسے پھنسانا چاہتا تھا اور کام کے لیے مجبور کرنا چاہتا تھا اسے لگتا تھا کہ نویرہ جو پیسے کو عزیز رکھتی ہے کبھی بھی رقم واپس دینے پر راضی نہیں ہو گی اور مجبوراً اسے کام ہی کرنا پڑے گا۔۔

اوکے ڈونٹ وری آئی ول پے۔۔!!" وہ پھر بیزاری سے بولی اسے یہ معمالات رفع دفع کرنے تھے لیکن یہ بات مقابل کو ذرا حیران کر گئی تھی کیونکہ اسکے تصور کے برعکس رد عمل آیا تھا مگر اسے بھی اپنا مفاد عزیز تھا رقم کی تسلی ملتے ہی اس نے گفتگو مختصر کرتے کال کاٹ دی اور نویرہ جس نے کال کٹتے ہی سکون کا سانس بھرا تھا بیڈ پر موبائل یک دم پھینکتے اپنا سر پکڑ گئی۔۔اسے بنگلے کا وہ منظر دوبارہ پریشان کرنے لگا تھا لیکن ساتھ ہی اس کے عذاب سے نجات کا ذریعہ رایان بھی یاد آیا تھا۔۔

("آپ مطمئن رہیں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔)

میں کہہ رہا ہوں ناں کچھ نہیں ہوگا وہ اب سلاخوں کے پیچھے ہے اور")
آگر دوبارہ آیا بھی تو اسے پہلے میرا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ اس کے لیے
آسان نہیں ہے اسے پتا ہے کہ وہ میرے سامنے آیا تو جان لے لوں گا
اسکی")۔۔

رایان کی سابقہ تسلیاں آج پھر نویرہ کی پریشانی کو کم کر گئی تھی لیکن وہ
اپنے اس کیفیت پر بھی برہم تھی۔۔

اب یہ فضول انسان مجھے دن رات کیوں یاد آتا رہتا ہے۔۔ہاں ہوگیا"
جو ہونا تھا۔۔ کر دیا احسان۔۔ بچا لیا مجھے۔۔ لیکن اسکا مطلب یہ تو نہیں
کہ تم میرے ذہن پر سوار ہو جاؤ گے مسٹر رایان منور اپنے ذہن پر سوار
"ہونے کا حق میں کسی کو نہیں دیتی۔۔ تو پھر تم کیوں۔۔۔؟

وہ تکیہ اٹھا کر گود میں رکھتے خود کو کوستے برہمی میں گویا ہوئی تھی اور اگلے ہی لمحے رایان کو ڈانٹنے کی غرض سے کال ملا گئی جہاں کچھ بیلز جانے پر اسنے فوراً کال دوبارہ کاٹی تھی۔۔

اہمم۔۔یہ کیا کر رہی ہوں میں۔۔؟؟"وہ کال کاٹتے خود پر برہم" ہوتی چیخی تھی اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ وہ انجانے میں اسے کال کر رہی ہے لیکن چونکہ کال کر چکی تھی اس لیے اسے اب جواباً رایان کی کال موصول ہوئی جسے دیکھتے ہی اس نے آنکھیں میچتے موبائل اٹھایا اور نہ چاہتے ہوئے اسے کال ریسیو کرنی پڑی۔۔

السلام و علیکم۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔"رایان اپنے آفس کیبن میں کرسی" پر بیٹھا ہاتھ میں پین گھماتے دوسرے ہاتھ میں موبائل کان سے لگائے گویا ہوا اسکی آواز سنتے ہی نویرہ خود پر برہمی کو یک دم فراموش کر گئی۔۔

ہیلو کہاں ہو اس وقت۔۔"وہ اسکا جملہ نظرانداز کرتی یک ساعت" بولی۔۔

جی ظاہر سی بات ہے آفس میں، آپ نے کال کی سب خیریت ہے؟" ۔۔"وہ مودبانہ انداز میں گویا ہوا۔۔

اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ جب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا تبھی میں" تمھیں یاد کروں گی۔۔؟"وہ برہمی سے بولی۔۔

ہاہاہا آپ ناراض کیوں ہو رہی ہیں، اچھا ہی ہوا جو آپ نے کال کی میں "بھی آپ کو ایک خبر سنانا چاہتا ہوں جو ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے باس نے سنائی۔۔!" وہ مختصر قہقہہ لگاتے پر مسرت لہجے میں گویا ہوا۔۔

"ہمم۔۔اوکے بتاؤ پھر کیا خبر ہے۔۔؟"

خبر یہ ہے کہ میں اگلے ہفتے پیرس جا رہا ہوں۔۔اپنے کاروبار اور کریئر" کے لیے باس نے سارا اارینجمٹ کر دیا ہے۔۔!!" وہ خوشی سے سرشار ہوتا نویرہ کو اپنی خوش خبری سنا گیا جو نویرہ کے لیے بری خبر تھی۔۔

کیا۔۔؟؟وا۔۔واپس کب آؤ گے۔۔"خبر سن کر اسے اچھا نہیں لگا" اسکے چہرے کے تاثرات سرد پڑنے لگے وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی ہوئی تھی۔۔

شاید کبھی نہیں۔۔!!وہیں سیٹل ہونے کا ارادہ ہے کچھ مہینے گزار لوں پھر گھر والوں کو بھی بلا لوں گا۔۔وہ لوگ تو راضی نہیں ہیں کیونکہ ان کے دل میں حب الوطنی کا جذبہ بہت زیادہ ہے لیکن میں نے انھیں یہ کہہ کر راضی کیا ہے کہ پیسہ نہ ہو تو لوگ عزت نہیں کرتے لیکن اگر پیسہ ہو تو محبتیں بھی مل جایا کرتی ہیں۔۔"وہ سرد لہجے میں گویا ہوا اسکے آخری جملوں میں طنز کی آمیزش تھی جو نویرہ کے لیے ہی تھی۔۔

رایان اگر تم میرے پاسٹ میں کہے گئے لفظوں کی وجہ سے جا رہے ہو تو ایم ریلی سوری۔۔پلیز ایسا مت کرو تم جس طرح کہو گے اس طرح سب کے سامنے تم سے معافی مانگنے کے لیے تیار ہوں بٹ پلیز۔۔"

نویرہ اس کے طنز کو سمجھ چکی تھی جس پر وہ جواباً گویا ہوئی۔۔

نہیں نہیں میں آپ کی وجہ سے نہیں جارہا اپنی وجہ سے جارہا ہوں" یہاں رہوں گا تو تکلیف اور مشقتوں میں ہی رہوں گا مگر حاصل کچھ نہیں اس لیے وہاں جانے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ فیصلہ میں نے کئی سال پہلے کیا تھا اللہ کے کرم سے اب جا کر کوششیں رنگ لائی ہیں اور جانے کے اسباب بنے ہیں۔۔"

رایان نے اپنی بات مکمل کی لیکن مقابل کی جانب سے اسے کوئی جواب نہ ملا جس سے اسے اندازہ ہوا کہ شاید وہ اپنی خبر سے مقابل کو اداس کر

گیا ہے لیکن اداس تو اس وقت نویرہ کے لیے بہت چھوٹا لفظ تھا وہ بر ہم تھی افسردہ تھی غصہ تھی اسے اپنی کیفیت پر نہ ضبط تھا اور نہ ہی اس کیفیت کی سمجھ تھی۔۔

میں آپ سے رابطے میں رہوں گا اور کبھی کبھی پاکستان بھی آجایا" کروں گا کبھی آپ وہاں آجانا۔۔"نویرہ کی خاموشی پر وہ اسے تسلی دیتا گویا ہوا تھا۔۔

ہمم اوکے آل دی بیسٹ فوریور فیوچر۔۔!!"جبکہ نویرہ سرد لہجے میں" اپنا آخری جملہ کہتی کال کٹ کر گئی تھی۔۔اور اسی دوران اسکی آنکھ سے آنسو گر کر گود میں رکھے تکیے میں جذب ہوا تھا اسے آج پھر اکیلا کر دیا

گیا تھا اسے اپنی تقدیر سے اب شکوے ہونے لگے کہ اسکی زندگی اکیلی کیوں ہے کوئی اسکا مستقل ساتھی کیوں نہیں بنتا۔۔

کال کاٹتے اپنا ضبط کھو کر روتی خود کو بستر پر گرا گئی نویرہ کی آنکھیں آج کسی دوسرے کے لیے نم ہوئی تھیں وہ پہلی بار کسی کی رخصتی کا سن کر اس قدر رنجیدہ ہوئی تھی۔۔ کسی سے اسکا دل آج پہلی بار لگا تھا اور وہ بھی ساتھ چھوڑنے والا تھا مگر اسے احساس تھا کہ یہ اسکی خود کی غلطی ہے اسنے ہی رایان کو اس موڑ پر لا کر کھڑا کیا ہے۔۔ ماضی میں اس نے رایان منور کو دھتکارا تھا اسکی محبت کو بھرے بازار میں رسوا کیا تھا اور آج یہ سب اسی کا نتیجہ تھا۔۔

✦

ـ

سیلم خان کے گھر سے آئے ماہین کو دو دن ہوئے تھے مگر وہ اب بھی اپنے بھائی کی وفات پر سوگوار تھی جسے اظہر جہانگیر خان نے بھی محسوس کیا تھا آج بھی وہ اپنے کمرے میں ہلکا زرد رنگ فراک بمع حجاب پہنے افسردہ گھٹنوں میں سر دیے بستر پر بیٹھی تھی سہ پہر کا وقت ہوا تھا اظہر اپنے کام کے اختتام پر اب گھر پہنچا تھا سادہ سی سفید ٹی شرٹ پر سبز کوٹ اور جینز کی پینٹ پہنے ماتھے پر بکھرے بال لیے وہ لاؤنج میں اپنی والدہ سے مختصر سی گفتگو کر کے کمرے میں داخل ہوا۔۔

دروازے کی آہٹ بھی ماہین کا دھیان نہ بھٹکا سکی تھی جبکہ اظہر ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لئے کمرے میں پہنچا اور دبے دبے سے قدم لے کر صوفے کی ٹیبل پر ٹرے رکھتے ماہین کو دیکھنے لگا، آج بھی ماہین افسردہ

تھی ایک اسی لڑکی جو چٹان کی مانند تھی کسی چیز سے نہ ٹوٹی تھی اظہر جھانگیر کے ہر رویے کو سہہ گئی تھی اپنے گھر کے بگڑتے حالات والد کی بیماری پر بھی اسکے اعصاب کمزور نہ پڑے تھے تو بھلا پھر وہ آج کیوں اس طرح تھی وہ بھی ایک ایسے بھائی کے لیے جس نے پلٹ کر اسے دیکھا تک نہیں جس نے اپنے آخری وقت میں بھی ماہین کو اسکا اتنا قیمتی اور مقدس تحفہ واپس کر دیا تھا۔۔اظہر ماہین کو تکتے اسی کے بارے میں سوچتے یہ بات سمجھنے سے قاصر تھا۔۔

خیریت ہے ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔"وہ صوفے سے بیڈ کی جانب" بڑھتا بولا اسکی مردانہ رعب دار آواز کمرے میں گھری خاموشی کو چیرتی درودیوار سے ٹکراتے ہوئے گونجی اور ماہین کو خیالات سے یک دم باہر کھینچ لائی۔۔

"کچھ نہیں آپ کب آئے۔۔؟"وہ سر اٹھا اظہر کو اپنے قریب پا کر مدھم سے سرد لہجے میں اسے مخاطب کرتے بولی جواب بیڈ پر اسکے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں امی نے بتایا کہ تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔!!"وہ اسکے مرجھائے ہوئے چہرے پر نگاہیں ٹکائے کچھ برہمی سے بولا تھا جس پر ماہین نے اپنی نظریں پھیر لیں۔۔

"بھوک نہیں لگی۔۔"وہ افسردہ لہجے میں بولی جسے سن کر اظہر کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ چاہتا تو اپنا غصہ ابھی اسے دکھا کر زبردستی کھانا کھلا

سکتا تھا مگر اسے ماہین کی افسردگی کی وجہ کا علم تھا اس لیے اظہر نے بھی تحمل سے کام لیا۔۔

"کم آن یار ماہین حد ہوتی ہے کھانا چھوڑنا کہاں کی سمجھداری ہے۔۔؟" مانتا ہوں اپنے بھائی کو مس کر رہی ہو بٹ خود کو سزا دینا کیا یہ ٹھیک بات ہے۔۔؟"

اسے تسلیاں دینا نہیں آتی تھی لیکن ماہین کے لیے وہ کوشش کر رہا تھا کہ اسے تحمل سے ہی راضی کیا جائے۔۔

"آپ جانتے کہ لالا کے ساتھ میرا بچپن کس قدر خوبصورت گزرا۔۔" وہ میری ہر خواہش پوری کرنے کو تیار رہتے تھے۔۔وہ خود سکول جانے سے پہلے مجھے چھوڑنے جاتے تھے چوتھی کلاس سے لے کر میٹرک تک

وہ مجھے ہمیشہ سکول چھوڑنا اور لینے آتے تھے مجھے لگتا تھا کہ میرے ساتھ "میرے لالا ہیں تو مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔۔

وہ اپنے بچپن میں کھوتی افسوس میں بولی تھی اسی دوران اسکے آنکھوں سے آنسو بھی گرے تھے۔۔

یعنی بچپن میں وہ اچھے تھے۔۔ تو اس کا مطلب ہے کہ بدگمانی بڑے بڑے خوبصورت تعلقات کو ایک لمحے میں برباد کر دیتی ہے شاید اس لیے اللہ تعالیٰ سورۃ حجرات میں فرماتے ہیں کہ بدگمانیوں سے بچو۔۔"

وہ اظہر کے سامنے رو رہی تھی مگر اس نے ماہین کو خاموش نہیں کیا شاید وہ اس لیے اسے رونے دے رہا تھا تا کہ اسکے دل کا بوجھ کچھ کم ہو سکے۔۔

"وہ بے شک مگر مجھے بہت امید تھی کہ لالا کے دل میں جو بدگمانی ہے وہ جلد دور ہو جائے گی اور مجھے میرے پہلے والے لالا ایک بار پھر سے واپس ملیں گے۔۔ مگر ملنے کے بجائے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سب سے دور چلے گئے۔۔"

"ماہین قدرت کے فیصلوں کے آگے ہم سب بے بس ہیں ہمیں سمجھنا چاہیے اور خود کو راضی کرنا چاہیے اب تمھارے بھائی کا واپس آنا تو ممکن نہیں ہے مگر ہم اس کے لیے دعا کر سکتے ہیں یہی اسکے کام آئے گا۔۔" وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے تسلی دیتا مدھم لہجے میں بولا۔۔

مجھے لالا کے لیے بہت ڈر لگتا ہے انھوں نے اپنی جانب آتی ہدایت کو" ٹھکرایا، اللہ اس کے معاملات میں آسانی فرمائے۔۔"اپنا جملہ مکمل کرتے ماہین نے غضب الٰہی کا سوچ کر کرب سے آنکھیں میچیں اور اظہر کے ہاتھوں پر گرفت کو مضبوط کر گئی مگر آنسو اب بھی نہ تھمے تھے۔۔

آمین، بس تم اور تمھاری فیملی نے اسکے رویے پر اُسے معاف کر دیا تو" "!! یقیناً اس کے معاملات میں آسانی ہو گی تم پریشان مت ہو۔۔

ان شاءاللہ۔۔"اظہر کی تسلیوں پر وہ اپنی سبز رنگ پر اسرار آنکھیں وا" کیے اسکے خوبصورت چہرے کو تکنے لگی وہ کیا تھا اور ماہین نے اسے کیا بنا دیا تھا۔۔

اب پلیز یہ کھانالایاہوں تمھارے لیے اسے کھالوآج سے پہلے میں" نے کبھی کسی کے لیے فوڈڈیلیوری سروس کاکام نہیں کیاہے تم واحد ہو جس کے لیے میں کچن سے کھانالایاہوں۔۔"اظہراس کے پرکشش چہرے سے آنسوصاف کرتاسرگوشی نماٹیبل پررکھ ٹرے کی جانب اشارہ کرتاشریرسے اندازمیں بولاتاکہ ماہین کادھیان بھٹکاسکے۔۔

آپ احسان کیوں جتارہے ہیں نہ لاتے توبہتر تھاویسے بھی ٹھنڈاہوچکا" ہوگا۔۔"وہ اسکے شریرلہجے کوسمجھتی نخرے سے بولی تھی۔۔

اوریلی۔۔!آگرتم نے ابھی یہ کھانانہ کھایاتوپھرمجھ سے گلہ مت کرنا" کیونکہ میں اس طرح کھلاؤگاکہ بھوک تومرجائے گی مگرپیٹ نہیں بھرے گا۔۔"

اظہر اسکی ٹھوڑی پکڑ کر اوپر کرتا معنی خیز الفاظ بولا جس پر ماہین خاموشی اختیار کر گئی جو اظہر نے اسکی رضامندی جان کر بستر سے اٹھتا ٹیبل کی جانب بڑھا اور ٹرے اٹھا کر دوبارہ آتا بستر پر اس کے سامنے رکھ گیا جبکہ خود ڈریسنگ روم کی جانب ہو کر اپنے لیے آرام دہ کپڑوں کی تلاش میں روانہ ہوا۔۔

Zubi Novels Zone

--------------سونی رائٹس--------------

نویرہ لائٹ بلو ٹخنوں تک آتی شرٹ اور سفید ٹراؤزر پہنے اپنے سنہری بالوں کو کھلا رکھے بغیر میک اپ کے بھی خوبصورت لگ رہی تھی اپنے کمرے میں صوفے پر لیٹی آج بھی درسی ہدایت کی کتاب پڑھنے میں

مصروف تھی وہ اس قدر کتاب پڑھنے میں محو تھی کہ ٹیبل پر پڑی اسکی گرم کافی کا مگ بھی ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔

نویرہ نے اس حادثے کے بعد اپنی زندگی میں کافی بدلاؤ لایا تھا، اسکا زیادہ تر وقت اپنے اس خاموشی کمرے میں اکیلے ہی گزرتا تھا جہاں اگر کوئی مستقل رہے تو اکتا جائے مگر وہ اکیلے پن کی عادی تھی۔۔

اس نے ماڈلنگ کا کام بھی چھوڑ دیا تھا جو اسکا جنون تھا مگر اس نے اپنے پروردگار سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگر اس حادثے میں رب العالمین کے کرم سے محفوظ رہی تو اپنا راستہ رب کی رضا کی جانب اختیار کرے گی اور اسی جانب گامزن رہے گی یہ اسکی ہدایت کے جانب پہلا قدم تھا اس جو اس نے بڑھایا تھا۔۔

اب اس کے صوفے کے قریب ٹیبل پر رکھا موبائل بجا تھا جسے سن کر وہ جو لیٹی تھی فوراً اٹھ بیٹھی اور موبائل اٹھا کر کال ریسیو کیے اسے کان سے لگا گئی۔۔۔

ہائے ہاؤ آر یو ہو ثانیہ۔۔؟؟" وہ کتاب ٹیبل پر رکھے مقابل سے فون پر گویا ہوئی۔۔

میں ٹھیک ہوں بٹ آپی ہم سب جا رہے ہیں آپ کو بھائی نے بتایا" ہو گا۔۔" دوسری جانب فون پر رایان کی بہن ثانیہ تھی جو اپنے گھر کے لاؤنج میں بیٹھی خفگی اداس سے لہجے میں بولی تھی۔۔

کہاں؟ پیرس۔۔؟" نویرہ بھنویں اٹھاتی حیرت سے گویا ہوئی۔۔"

"نہیں آپی ہم ماموں کے یہاں جارہے ہیں بھائی تو اکیلے پیرس جائیں گے پھر جب وہ وہاں سیٹل ہو جائیں گے تو ہمیں بلالیں گے۔۔!!"

ہمم ماموں کے گھر رکنے کا آئیڈیا اچھا ہے۔۔" وہ رایان کے پیرس جانے کے ذکر کو نظر انداز کر گئی تھی کیونکہ وہ مزید اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔

"آپی مجھے امید تھی کہ آپ ہم سے اور بھائی سے ملنے آئیں گی بٹ آپ تو پہلی بار کے بعد ہمارے گھر دوبارہ آئے ہی نہیں۔۔" ثانیہ سرد لہجے میں شکوہ کرتی گویا ہوئی اور نویرہ کا دھیان پھر سے رایان کی جانب کر گئی۔۔

ریلی سوری ثانیہ میں بزی تھی۔۔"نویرہ نے بہانا بنایا تھا جس پر ثانیہ "

خاموشی اختیار کیئے اپنی اداسی کا اظہار کر گئی۔۔

بٹ لسن ابھی رایان کو پیرس جانے دو اس کے بعد میں تمھارے گھر"

آؤں گی سب سے ملنے۔۔ مجھ سے مل کر ہی ماموں کی طرف جانا

اوکے۔۔"ثانیہ کی خاموشی پر نویرہ اسے مطمئن کرتی بولی تھی۔۔۔

"اوکے۔۔"

رایان کب جارہا ہے۔۔"اس کے دل کے مسلسل اصرار پہ وہ مجبوراً"

جملہ زباں پر لاتی ثانیہ سے گویا ہوئی۔۔

وہ آج شام کو ہی نکلنے والے ہیں۔۔ ہم سب اُسے ائیر پورٹ چھوڑنے جائیں گے آپ بھی ہوتی تو اچھا ہوتا۔۔ آپ کچھ وقت نکالیں ناں آپی۔۔ آنے کی کوشش کریں ناں پلیز۔۔" نویرہ کے جملے پر ثانیہ دوبارہ اس سے گزارشی لہجے میں اصرار کر گئی۔۔

"ہاں۔۔ میں۔۔ میں ٹرائی کرتی ہوں ڈونٹ وری۔ ابھی مجھے کچھ کام ہے تو میں بعد میں بات کروں گی اوکے۔۔"

اوکے۔۔" وہ ثانیہ کے دوبارہ اصرار پر ہڑبڑائی تھی اور گفتگو مختصر کرتے کال کٹ کر گئی۔۔

وہ بالکل اپنے ذہن کو رایان کی جانب متوجہ نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے آخری بار اس سے ملنا بھی نہیں چاہتی تھی اسے اندازہ تھا کہ آگر وہ

رایان کو دیکھے گی تو اسے رخصت کرنا اس کے لیے مزید اذیت ناک ہوگا حتیٰ کہ نویرہ کو اس منظر پر اس کی سانسیں رک جانے کا بھی خدشہ لاحق تھا مگر وہ اس اذیت کی وجہ اور اپنے جذبات سے اب بھی لاعلم تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اسلام آباد کی سرزمین پر شام ڈھلنے کو آئی تھی وہ اب بھی اپنے کمرے میں موجود تھی مگر رایان کے ملک چھوڑنے کے خیالات اسکے ذہن پر حالت بری طرح سوار تھے وہ اب بھی اسی کشمکش میں تھی اسکے دماغ نے اسے رایان منور کے پاس بھی بھٹکنے سے منع کیا تھا کیونکہ اس انا کی ماری کو رایان کا یوں جانا ناگوار گزرا تھا جبکہ دوسری جانب دل نے بھی

ضدلگار کھی تھی کہ اس بار اگر اسے نہ روکا تو ساری زندگی اس سے نہیں مل پاؤ گی ایک شخص کو اتنی آسانی سے کیسے کھو سکتی ہو جو تم سے محبّت کرتا ہے جو تمھیں بچانے کے لیے اپنا کوئی نفع نقصان نہیں سوچتا جو مخلص ہے ہر لحاظ سے صرف مخلص!!۔۔

وہ دل وہ دماغ کے بیچ اس عجب سی جنگ میں پریشان ہو چکی تھی دوسری جانب آہستہ آہستہ گزرتے لمحوں کے ساتھ اس کی مٹھی میں ریت کی مانند رایان بھی اس کی زندگی سے پھسلتا بہت دور جا رہا تھا۔۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اسکی دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی بے چینی اور اضطراب میں اضافہ ہو رہا تھا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ آج اسے آخر ہو کیا رہا ہے پہلی بار وہ کسی کے جانے پر اس قدر بے چین کیوں ہے، وہ کیوں چاہتی ہے کہ یہ شخص اس سے دور نہ جائے، اپنے

کمرے میں چکر کاٹتی ذہن میں الجھے خیالات سے اکتا کر سر پکڑتی وہ صوفے پر آبیٹھی ثانیہ کے بتائے گئے وقت میں اب نویرہ کے پاس رایان کو روکنے کے لیے محض ایک گھنٹہ باقی تھا۔۔

وہ اسے روکنا نہیں چاہتی تھی آنکھیں میچھے اس نے گہری سانس اندر کھینچی، اسے اپنے دل سے جواب چاہیے تھا کہ وہ کیوں رایان کو روکنے پر تلا ہے۔۔

چند ہی لمحوں بعد آنکھیں یک دم واکیے وہ صوفے سے اٹھی اور اپنا کوٹ پہنے گاڑی کی چابی اور موبائل لیے وہ کمرے سے پھر تیلے انداز میں روانہ ہوئی شاید وہ اپنے دل کا جواب جان گئی تھی شاید اس نے آج اپنی دل کی سنی تھی، وہ رایان کو روکنے نکلی تھی مگر اب وقت بہت ہی کم رہ گیا تھا۔۔

وہ دوڑتے کمرے سے لان کا سفر طے کرتی اپنی گاڑی میں سوار ہو کر بنگلے سے روانہ ہوئی، سوار ہوتے ہی اس نے رایان کو کالز ملائی تھی جو وہ نہیں اٹھا رہا تھا اسے اندازہ تھا کہ اب اس کے پاس رایان کو روکنے کے لیے وقت نہ ہونے کے برابر ہے لیکن وہ بھی ضدی تھی۔۔رایان کے بعد اس نے ثانیہ کو کال ملائی تھی جو کچھ بیلز پر ہی اٹھا گئی تھی۔۔

"ہیلو آپی۔۔؟"

ہائے ثانیہ لسن کہاں ہو تم لوگ اس وقت اور بھائی کہاں ہیں" تمھارے۔۔؟"اس نے فون ریسیو ہوتے ہی موبائل کو اسپیکر پر ڈال رکھا تھا اور ثانیہ کے مخاطب ہونے پر فوراً بولی تھی اسی دوران اسنے گھر سے گاڑی بھی نکالی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

بھائی ابھی گھر پر ہیں ہم لوگ بس ائیر پورٹ کے لیے نکل رہے ہیں" آپ نے آنا تھا کیا۔۔؟" ثانیہ اسے سوالیہ گویا ہوئی۔۔

"او کے اُس سے میری۔۔ ہیلو۔۔ ہیلو ثانیہ۔۔ اہہہ۔۔"

اس سے پہلے کی وہ ثانیہ کے جواب کا میں مزید کچھ کہتی اس لاپرواہ لڑکی کے موبائل کی بیٹری ختم ہوئی تھی اور موبائل فوراً بند ہو چکا تھا جس سے اس کی بات وہیں ادھوری رہ گئی اپنی وہ خود پر چلاتی غصے سے موبائل دوسری برابر والی سیٹ پر پھینک گئی لیکن اس دو لمحوں کی گفتگو سے اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ رایان اس وقت گھر پر ہی ہے۔۔

وہ تیزی کے ساتھ گاڑی کو سڑکوں پر دوڑاتی اس نے ثانیہ کے بتائے گئے جواب کے نتیجے میں سب سے پہلے منور ہاؤس جانے کا فیصلہ کیا۔۔

وہ تیزی کے ساتھ گزرتے ان لمحات سے مقابلہ کرتی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی آج اس نے پہلی بار صرف دل کی سنی تھی کیونکہ آج اسکا دل ضد لگائے بیٹھا تھا اور آگر آج وہ اسکی نہ سنتی تو یقیناً ساری زندگی اسکا دل اس بات پر نویرہ سے بدلا لیتا۔۔

نم آنکھیں، تیز دھڑکنیں، جزبات میں ہلچل حلق میں کچھ اٹکتی سانسیں اور مضطرب سی کیفیت لیے وہ عین وقت سے کچھ لمحوں کی تاخیر پر رایان کے فلیٹ پہنچی اگر وقت کے حساب سے دیکھا جاتا تو رایان اب ائیرپورٹ روانہ ہونے کا وقت تھا شاید وہ نویرہ کو اب گھر پر نہ ملتا لیکن

پھر بھی نویرہ کے دل میں انجانی سی امید تھی جس امید پر وہ پارکنگ ایریا میں گاڑی کھڑی کرتی فلیٹ تک پہنچنے کیلئے لفٹ کی جانب دوڑتے ہوئے بڑھی تھی کہ سامنے اسے ایک بھاری مردانہ وجود اس کی جانب بڑھتا نظر آیا جو اپنی چوڑی جسامت پر سرخ اور بلو امتزاجی رنگ پر چکور پیٹرن نما شرٹ اور جینز کی پینٹ پہنے ماتھے پر بکھرے بال آستینیں چڑھائے ہاتھ میں گھڑی پیروں میں بلو جوگرز پہنے ہوئے تھا، وہ رایان منور ہی تھا جو سوالیہ نگاہوں سے ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا آخر وہ اتنے دنوں بعد یہاں کیوں آئی ہے وہ بھی آج کے دن ایسے آخری لمحات میں۔۔؟ ذہن میں یہی لیے وہ پریشان ہوا۔۔ان دونوں کے علاوہ پارکنگ ایریا میں کوئی نہ تھا بس وہ دونوں تھے ان کے بیچ خاموشی تھی دونوں کے چہروں پر حیرت تھی اور ارد گرد مدھم روشنی میں ساکت کھڑی گاڑیاں تھی۔۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں سب۔۔سب کچھ ٹھیک ہے ناں۔۔؟""""

رایان اپنے اور نویرہ کے بیچ میں موجود خاموشی کو ختم کرتا پہل میں بولا تھا لیکن یوں محسوس ہوا گویا نویرہ موجودہ لمحوں میں موجود نہیں تھی بس اسکا وجود تھا جو بے حرکت ساکت سا سوچوں کے گہرے بھنور میں غرق کھڑا تھا اسکی نم آنکھیں پلک جھپکائے بنا رایان کے چہرے پر ٹکی تھیں وہ یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ بلاآخر جس کے پیچھے اس نے اتنی ہاؤ بھگت کی وہ اب اسکے سامنے کھڑا ہے۔۔

اسکی خاموشی اور اس کی آنکھ سے گرتا آنسو رایان کو مزید پریشان کر گیا۔۔

آپ کچھ کہہ کیوں نہیں رہی کیا ہوا ہے۔۔؟"اسکا دوبارہ پوچھا گیا"

سوال نویرہ کے اس وقت ساکت جود کو حرکت کے قابل بنا گیا تھا وہ دوڑتی اپنے اور رایان کے بیچ کا فاصلہ ختم کرتی اس کے قریب پہنچی۔۔

سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو۔۔؟؟"وہ قریب پہنچتے ہی اسے سینے پر زور دیے بری طرح پیچھے کی جانب دھکیلتی برہمی سے بولی۔۔

ہاں۔۔؟"وہ نویرہ کی اچانک حرکت پر تعجب سے ظاہر کرنے لگا۔۔"

اتنا ایٹیٹیوڈ کہاں سے آگیا تم میں، کہ میری کالز بھی ریسیو نہیں ہو رہی تھی تم سے۔۔"اس نے رایان کو ایک بار پھر دھکیلتے ہوئے کہا جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب قدم لے رہا تھا وہ نویرہ کی برہمی اور ایسی غصیلی کیفیات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔

"وہ میرا موبائل، شاید وہ بھی اوپر۔۔!"

رایان کو نویرہ کی بات پر خیال آیا کہ وہ اپنا فون بھی اوپر ہی بھول گیا ہے لیکن وہ یہ بات نویرہ کے سامنے کہتے ہوئے مکمل نہیں کر پایا تھا کہ نویرہ نے سختی سے فوراً اسکا گریبان پکڑ لیا۔۔

"ڈفر مجھے چھوڑ کر جا رہے تھے ہاں۔۔؟ اتنے سیلفش کب سے ہو گئے تم۔۔؟ کب سے تم نے رشتوں پر پیسے کو امپورٹنس دینا شروع کر دی۔۔؟"

نویرہ نے اسکا گریبان پکڑے اسکی بات کاٹ کر غصے میں کہا جس پر رایان نے آنکھیں پھاڑے تھوک نگلا آج اسے نویرہ واقعی شدید غصے میں محسوس ہو رہی تھی۔۔

"اگر اتنا ہی ضروری تھا جانا تو کیوں بچایا مجھے وہی مر جانے دیتے۔۔" وہ نم آنکھیں اور غصے سے سرخ چہرہ لیے دوبارہ اسے پیچھے دھکیل کر غرائی ۔۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں ایسا کیسے کر سکتا ہوں میں۔۔" وہ اپنے مسلسل پیچھے قدم لیتے ہوئے لڑکھڑاتے وجود کو سنبھالتے نویرہ کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوشش میں بولا۔۔

"تو یہ کیا کر رہے ہو؟ یہ تو اُس سے بھی زیادہ ہرٹ کر رہا ہے مجھے۔۔ یہاں سے جانے کا فیصلہ کرتے میرے بارے میں ایک بار بھی نہیں

سوچاناں۔۔کہ میرا کیا ہوگا۔۔؟"وہ آواز پست کیئے اب شکوہ کناں لہجے میں بولی تھی جس کے جملوں پر رایان پھر حیرت زدہ ہوا۔۔

"کہاں رہ گئے بھائی۔۔؟ایک تو بیگ گھر بھول آئے اوپر سے وقت کی بھی کوئی قدر نہیں۔۔فون بھی نہیں لگ رہا انکا۔۔امی ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔"پارکنگ ایریا میں ایک کونے پر کھڑی رایان منور کی گاڑی میں ائیرپورٹ روانگی کے لیے اسکا خاندان سوار اسکی آمد کا منتظر تھا جہاں گاڑی میں لائبہ کے ہمراہ پیچھے سیٹ پر بیٹھی ثانیہ موبائل کان سے لگائے رایان پر برہمی ظاہر کرتی والدہ سے مخاطب ہوتی بولی۔۔

"آرے وہ دیکھو ثانیہ یہ تو نویرہ آپی نہیں ہیں۔۔؟بھائی سے لڑ رہی ہیں شاید۔۔"لائبہ کی نظر پارکنگ ایریا میں گاڑیوں سے گزرتی ہوئی دور

کونے میں واقع لفٹ کی جانب کھڑی نویرہ پر پڑی جو غصیلہ چہرہ لیے رایان کے ساتھ بحث میں مصروف تھی وہ دکھیلتے دکھیلتے رایان کو اس جانب لے آئی جہاں سے رایان کی گاڑی میں سوار تمام افراد اب اسے دور سے ہی سہی مگر دیکھ پا رہے تھے۔۔

کیا۔۔؟؟ کہاں پر۔۔؟" لائبہ کی بات پر والدہ کی توجہ بھی لائبہ کی" جانب مبذول ہوئی جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھی سر پر دوپٹہ ٹکائے شال اوڑھے ہوئے تھی۔۔

وہ وہاں لفٹ والی سائیڈ پر۔۔!!" لائبہ اپنی والدہ اور بڑی بہن کا" دھیان بالآخر نشاندھی پر رایان کی جانب کر گئی تھی لیکن اسکی پشت تھی

Zubi Novels Zone

جس کے باعث وہ لوگ اب بھی ٹھیک سے ان دونوں کو نہ دیکھ پا رہے تھے۔۔

ہاں تم نے ٹھیک کہا نویرہ آپی کچھ غصے میں لگ رہی ہیں شاید۔۔"ثانیہ" بامشکل ماتھے پر بل ڈالے رایان اور نویرہ کو بحث کرتے دیکھ کر لائبہ کی بات سے متفق ہوئی۔۔

کیا ہمیں چل کر انھیں دیکھنا چاہیے۔۔! شاید ہم ان کی صلح کرا لیں۔۔؟؟"گاڑی میں سوار لائبہ نے بہن اور والدہ کو مخاطب کرتے سوال کیا۔۔
"نہیں۔۔تم لوگ یہی بیٹھو میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔"

لائبہ کی بات یک دم کاٹتے والدہ اپنی دونوں بیٹیوں کو سرد لہجے میں حکم دیتی بولی جس پر دونوں نے سر اثبات میں ہلائے اور والدہ گاڑی سے نکل کر رایان کی جانب روانہ ہوئی۔۔

"مجھے بچایا ہے ناں تم نے تو اب بھگتو، اور اب تم ساری زندگی بھگتو گے۔۔ تمھیں یہاں رکنا پڑے گا تمھیں اب ساری زندگی مجھے جھیلنا پڑے گا، اب میں کہی نہیں جانے دوں گی تمہیں آگر جانے کا خیال بھی آیا تو جان لے لوں گی تمھاری۔۔"

وہ اپنے چہرے پر آنسو رگڑتے رایان پر دبی دبی غرائی تھی جسے وہ ساکت سا حیرت میں ڈوبا دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا۔۔ کیا مطلب آپ مجھے کیوں روکنا چاہتی ہیں۔۔؟"

وہ مدھم سی آواز میں بلاآخر سوال کی جسارت کر گیا۔۔

"کیونکہ اسٹوپڈ، ڈفر، ایڈیٹ، بے وقوف انسان، میں اب نہیں رہ سکتی تمھارے بغیر مجھے تم چاہیے ہو ہر حال میں ہر قیمت پر صرف تم۔۔ مجھے تمھاری ضرورت ہے۔۔ میں سب کچھ چھوڑنے کو تیار ہوں لیکن تمہیں نہیں چھوڑ سکتی سمجھے۔۔"

اسکے سوال پر نویرہ غصے سے دوبارہ اسکا گریبان پکڑے اپنی دل میں چھپی کیفیت کو الجھے الجھے انداز میں بیان کر گئی تھی اس دوران اس کی آنکھوں سے آنسو پھر گرے تھے لیکن رایان اسکا کیا حال تھا اسے تو اب خبر ہی نہ تھی اسکی سانسیں گویا مدھم پڑ گئیں اسکی آنکھوں نے پلک جھپکانا چھوڑ دیا نویرہ کے جملے اسے ساکت کر گئے وہ ارد گرد ماحول سے تو

کیا خود سے بھی بے نیاز ہو گیا تھا اسکی روح کہیں اسے پیچھے چھوٹتی محسوس ہوئی اسے اپنا دل بھی اپنے وجود کی طرح ساکت معلوم ہوا۔۔

"کہیں نہیں جاؤ گے تم۔۔ مجھ سے دور کبھی نہیں۔۔ کہیں بھی نہیں۔۔ ایک پل کے لیے بھی نہیں۔۔" نویرہ اسکے گریبان پر پہلے سے زیادہ مضبوط پکڑ برقرار رکھے اسے جنجھوڑتے غرائی جس کے جنجھوڑنے پر رایان کا وجود کچھ حرکت کے قابل ہوا اور وہ حقیقی دنیا سے ہم کنار ہوا اسکی آنکھ نے پلک جھپکائی اسے محسوس ہوا کہ نویرہ اسکے بے حد قریب ہے جو آج سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا لیکن آج سے پہلے نویرہ نے کبھی ایسے جملے بھی نہیں کہے تھے۔۔

"آپ۔۔؟ آپ۔۔؟؟"

تم کہیں نہیں جارہے اوکے۔۔ورنہ۔۔"رایان بامشکل منہ سے" الفاظ ادا کرنے کے قابل ہوا تھا کہ نویرہ نے اسکی بات کاٹ کر اسکا ارادہ جاننے کی کوشش کرتی بولی تھی۔۔

نہیں نہیں کہیں نہیں جارہا میں آپ پلیز رونا بند کریں۔۔"وہ بس" نویرہ کو اسکے غرض کا آدھا ادھورا جواب دے گیا جس پر نویرہ اسکا گریبان اپنی ہتھیلیوں کی گرفت سے آزاد کرتی اس سے دو قدم پیچھے ہوئی جبکہ رایان اسکے کہے گئے جملوں پر نہ کچھ جواب دے پا رہا تھا اور نہ کچھ کہنے کے قابل رہا تھا۔۔

رایان سے جواب حاصل کرنے کے بعد اس ضدی لڑکی کا غصہ کچھ کم ہوا اور یوں ان کے بحث کا بھی اختتام ہوا، معاملات ٹھنڈے پڑے ہی

تھے کہ والدہ فرخندہ بیگم پارکنگ ایریا میں ایک پلر کی جانب سے برآمد ہوئی گویا وہ یہی چھپی انکی گفتگو سن رہی ہو۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔" والدہ تعجب سے دونوں کو مخاطب کرتی بولی" تھی جسے دیکھ رایان ایک بار پھر حیرت زدہ ہوا۔۔ جبکہ نویرہ اپنے حواس بحال کرتی اپنے آنکھوں میں آنسو چھپانے لگی۔۔

Zubi Novels Zone

"وہ امی اصل میں۔۔"

رایان ہمیں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے تم کیا کر رہے ہو۔۔ چلو" جلدی۔۔!!" والدہ کے سوال پر رایان کو کوئی جواب نہ سوجھا تھا وہ لفظوں کو ترتیب دیتا کوئی جملہ بنانے ہی لگا تھا کہ والدہ نے مسکراہٹ دبائے اسے اپنے ساتھ روانہ ہونے کا حکم دیا جسے سن کر نویرہ کی حالت

پھر سے غیر ہونے لگی وہ آنکھیں پھاڑے رایان کو دیکھتے مدھم سے نفی میں سر ہلا رہی تھی جسے والدہ نے بھی محسوس کیا۔۔

امی میں۔۔میں نہیں جا سکتا، سوری۔۔"کش مکش کا شکار بلا آخر معذرت خوانہ انداز میں والدہ کو انکار کرتے اپنا ارادہ ترک کر گیا۔۔
کیوں نہیں جا سکتے۔۔؟"والدہ انجان بنتی بھنویں اچکاتے سوالیہ گویا ہوئی۔۔

کیونکہ۔۔اصل میں وہ۔۔نویرہ کو یہاں کیس کے سلسلے میں میری ضرورت ہے۔۔اس لیے۔۔"رایان نے بہانا بنایا تھا اور آخری الفاظ میں نظریں چرا گیا رایان کے جملے پر نویرہ نے تو کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا

مگر والدہ مسکراتے سر اثبات میں ہلاتے رایان کے قریب پہنچی اور اسکا کان مروڑ گئی۔۔

"اوئے کھوتے اتنی صفائی سے جھوٹ بول رہا ہے ہاں۔۔وہ بھی میرے سامنے۔۔!!" والدہ اسکا کان مروڑتے ڈانٹتے بولی تھی جبکہ رایان آنکھیں میچھے والدہ کی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔۔

"جھوٹ؟" والدہ نے اسکے کان کو اپنی انگلیوں کی گرفت سے آزادی دلائی جس پر وہ رایان نے آنکھیں واکی اور وہ کان جو سرخ ہو چکا تھا مسلتے اپنی والدہ سے تعجب ظاہر کرنے لگا۔۔

ساری باتیں سن لی ہیں میں نے۔۔اظہار محبت کیا ہے اس نے اور تو" کھوتا اسے جواب دینے کے بجائے اُلٹا جھوٹ بول رہا ہے۔۔"فرخندہ بیگم نے دونوں کا پول کھول کر انہی کے سامنے رکھا تھا جس پر وہ آنکھیں میچھتے سر جھکا گیا جبکہ نویرہ نے بھی شرمندگی کے مارے نظریں چرائی تھیں اس لمحے نویرہ کی شرمندگی کا یہ عالم تھا کہ کہیں بس زمین کھل جائے اور وہ اس میں سما جائے۔۔

کہیں نہیں جائے گا اب یہ۔۔تو فکر نہ کر۔۔"والدہ نویرہ کے قریب" پہنچ کر اسکے بازوؤں کو تھامے تسلی دیتی گلے لگا گئی آج پہلی بار کسی بزرگ کی محبت اور شفقت پا کر نویرہ کی آنکھیں پھر نم ہوئیں تھیں۔۔

"!!تھینک یو۔۔"

نہیں میرا بچہ رونا بند کرو۔۔ہم اوپر جا رہے ہیں تم بھی لوگ بھی" آؤ۔۔"نویرہ کے جواب میں فرخندہ بیگم اسے خود سے الگ کرتی اپنے ہاتھ سے اسکے خوبصورت چہرے پر آنسو پونچھتے گویا ہوئی اور رایان کا دھیان نویرہ کی جانب کرنے کے لیے اسے پیٹھ پر تھپڑ مارتے روانہ ہوئی۔۔

والدہ کے جاتے اب ان دونوں کے بیچ عجب سی خاموشی تھی رایان شرمندہ اور حیرت کی تصویر بنے ذہن میں بے شمار سوچیں لیے خاموش نویرہ کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اس تھوڑی سی دیر میں سب کچھ ایسا ہو چکا تھا جس کی نہ کبھی اسے امید تھی اور اسکے تصور میں تھا۔۔جبکہ نویرہ خاموش اسکے جواب سننے کی منتظر تھی کہ اسکی سابقہ تمام باتوں پر اب آخر رایان منور کا کیا ردعمل سامنے آنے والا ہے۔۔

"اپنی ماں کے کہنے پر بھی تم خاموش رہے میرے جواب میں بھی تم نے کچھ نہیں کہا! کس چیز کا انتظار ہے تمھیں کہہ دو جو میں سننا چاہتی ہوں یا پھر مجھے کوئی غلط فہمی ہے۔۔؟" مسلسل رایان کی خاموشی پر نویرہ اسے ڈھکے چھپے الفاظ میں گویا ہوئی۔۔

وہ نویرہ کے جملے پر نظر اٹھائے اسکے چہرے پر ٹکا گیا جو اس وقت رونے اور غصے کے سبب سرخ ہوا تھا۔۔

"بہت۔ بہت کچھ ہے۔۔ کہنے کو۔۔ لیکن مجھے تھوڑا یقین ہو لینے دو کہ میں کوئی خواب نہیں دیکھ رہا۔۔" وہ نویرہ کو تکتے سرگوشی نما بولا تھا رایان کی آنکھوں میں اب بھی پہلے جیسی حیرت عیاں تھی۔۔

یقین نہیں آرہا مجھے کہ آپ اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہیں وہ بھی۔۔"

"مجھ جیسے۔۔۔

میری نظر میں تم سے بہتر انسان اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔"اس" سے پہلے کے رایان اپنی شخصیت کو حقیر کہنے کی گستاخی کرتا نویرہ نے اسکی بات ایک بار پھر کاٹ کر اس کی جانب قدم بڑھاتے اسکی تعریف میں بولی۔۔

Zubi Novels Zone

"مجھے احساس ہوا ہے کہ پیسہ سب کچھ نہیں ہوتا اور یہ احساس مجھے اس دن ہوا جس دن تمھارے گھر تمھاری فیملی کے ساتھ میں نے وقت گزارا تھا۔۔"

مجھے احساس ہوا کہ پیسے سے خلوص، محبت، سکون، رشتے نہیں" خریدے جاسکتے یہ صرف آسائش خریدنے کے کام آتا ہے لیکن کیا فائد ایسی آسائش کا جہاں انسان اکیلا ہو؟ پیسے سے خوشی نہیں خریدی جاسکتی یہ بنانی پڑتی ہے یہ خوشیاں ہمیں مخلص رشتوں کے ساتھ رہ کر بنانے کو ملتی ہیں خوشی کا گہرا تعلق رشتے سے ہے پیسے سے نہیں۔۔مجھے احساس ہوا کہ اتنی دولت کے باجود میری کوئی خود کی فیملی نہیں اور میں کس قدر اکیلی ہوں۔۔ "

"آپ بالکل اکیلی نہیں ہیں۔۔میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں یہ میری فیملی آپ کی فیملی ہے۔۔میں آج بھی آپ سے پہلے سے کئی زیادہ محبت کرتا ہوں جو ناقابلِ اختتام ہے جو تاحیات ہے جو صرف آپ کے لیے

ہیں جو بڑھے گی لیکن کبھی کم نہ ہو گی ایسی محبت کرتا ہوں میں آپ سے۔۔"

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اپنے اظہار بھرے لفظوں سے اسکے دل کو سکون اور اطمینان بخش گیا۔۔

"یہ کہنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی۔۔۔" نویرہ نے اسے اظہار پر مسکراتے برہمی سے جواب دیا۔۔

"کیونکہ کہنے کا صحیح وقت ابھی آیا ہے۔۔!!" وہ مسکراتے سرگوشی کر گیا۔۔

"رایان مجھ سے شادی کرو گے۔۔۔؟"نویرہ اسکے ہاتھ تھماتے اس سے اپنی زندگی سے جوڑنے کی پیشکش کر گئی تھی جسے سن کر وہ حیران ہوتا نویرہ کی نم آنکھوں میں دیکھنے لگا جن میں وہ قبولیت کی امید لیے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

"مس نویرہ کے علاوہ کسی اور سے یہ رشتہ جوڑنے کا کبھی سوچا ہی نہیں میں نے۔۔۔"وہ اسکے ہاتھوں پر گرفت کو مضبوط کرتا مسکرایا اور اسکی پیشکش قبول کر گیا تھا جس پر نویرہ بھی مسکرائی تھی۔۔

یہ انوکھی محبت کی طرح اپنے نوعیت کی انوکھی پیش کش تھی جو پارکنگ ایریا میں ایک امیرزادی کی جانب سے ہوئی تھی جس کی پیشکش کو اس متوسط طبقے کے خوبرو شہزادے نے قبول کیا تھا۔۔

ـ

ـ

وہ نویرہ سے گفتگو کا اختتام کر کے لفٹ لیتا اپنے فلیٹ پہنچا اسکی زندگی کا نیا سفر شروع ہوا تھا مگر یہ وہ سفر نہیں تھا جس کی اسے امید تھی وہ پیرس نہیں جا پایا تھا لیکن اس کی زندگی پھر بھی حسین بننے والی تھی۔۔

خوشی سے سرشار وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا جہاں والدہ اس کی منتظر تھی مگر رایان کو اکیلے پا کر وہ حیران ہوتی دروازے کے قریب پہنچی۔۔

اوئے تُو اکیلے کیوں آگیا اوپر۔۔اُسے کہاں چھوڑ آیا ہے۔۔؟" والدہ کو امید تھی کہ رایان نویرہ کو ساتھ لے کر آنے والا ہے لیکن اب اسے اکیلا دیکھ کر وہ تعجب سے سوال کر گئی تھی۔۔

"امی وہ اپنے گھر چلی گئی ہیں۔۔"

آرے ہم سے ملے بغیر کیوں۔۔؟" ثانیہ بھی رایان کا جملہ سن کر کمرے سے ہوتی اس کے قریب پہنچتے اپنا حصہ ڈال گئی تھی۔۔

کیوں چلی گئی اپنے گھر۔۔؟ تُو نے اسے کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کہہ دیا۔۔؟؟"

"!!نہیں امی وہ نکاح کا کہہ رہی ہیں۔۔ کل۔۔"

کیا۔۔ایک منٹ ایک منٹ یہ چل کیا رہا ہے اچانک نکاح۔۔ کس" سے؟؟"ثانیہ جو معمالات سے انجان تھی نویرہ کے نکاح کے پیغام پر والدہ سے زیادہ چونکتی حیران ہوئی تھی۔۔

ثانیہ تھوڑا خاموش رہ۔۔اتنی جلدی ٹھیک نہیں ہے رایان ہو سکتا ہے" وہ صرف جذبات میں یہ فیصلہ لے رہی ہو بعد میں اسے پچھتاؤا ہو کیونکہ اسکی اور ہماری زندگی میں بہت فرق ہے۔۔"

نہیں امی مجھے آج اس سے بات کرتے اندازہ ہوا وہ کوئی جزبات میں یہ" فیصلہ نہیں کر رہی۔۔"

ہمم تجھے اسکا فیصلہ غلط کیسے لگے گا تُو تو چاہتا ہی یہی تھا۔۔" والدہ کے" جملے پر رایان نے نظریں چرائی تھیں جس سے ثانیہ کو بھی معمالات کا اندازہ ہوا اور وہ مسکرا گئی۔۔

"امی کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔"

اوہو مس نویرہ سے شادی۔۔ بھائی آپ نے تو کبھی بھنک بھی نہ پڑنے" دی کہ آپ انھیں پسند کرتے ہیں۔۔ چھپے رستم نکلے آپ تو۔۔"ثانیہ اپنے بھائی کے کندھے پر کہنی ٹکائے اسے شریر لہجے میں گویا ہوئی تھی جس پر رایان نے مسکراتے ہلکے سے نفی میں سر ہلایا۔۔

میرا بچہ اللہ تجھے ہمیشہ اسی طرح خوش رکھے۔۔ چل بتا پھر اسکا ہاتھ" مانگنا ہو تو اس معمالات میں کس سے بات کریں۔۔؟؟"فرخندہ بیگم

باتوں باتوں میں اب اس مدعے پر آئی تھی جس نے رایان کو سوچ میں پڑنے کے لیے مجبور کر دیا تھا۔۔

"امی اسکا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اسکی ماں اور بھائی اسے چھوڑ کر شاید بیرونی ملک شفٹ ہیں۔۔ایسا سرپرست اسکا کوئی نہیں ہے جس سے اس طرح کے اہم فیصلوں پر بات کی جائے وہ اپنا ہر اہم فیصلہ خود لیتی ہے۔۔"وہ کچھ لمحے سوچ میں پڑتے سرد لہجے میں والدہ کو مخاطب کرتے گویا ہوا۔۔

"چل ٹھیک ہے میرا بچہ تُو پریشان مت ہو سب سے اہم تو تم دونوں کی رضامندی تھی جب وہ ہو گیا تو باقی کوئی بھی معاملات اتنے مشکل نہیں ہیں سب ہو جائے گا۔۔"وہ رایان کے سرد لہجے کو محسوس کرتی اسکا

کندھا تھپتھپاتے اسے تسلی دینے لگی جس پر رایان نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

جیسے تیسے شام گزرتے اب اگلے دن کا آغاز ہوا تھا جو رایان کی زندگی کا سب سے اہم دن ثابت ہونے والا تھا جس کے لیے وہ صبح سویرے ہی ہاؤ بھگت میں مصروف ہوا تھا کیونکہ آج ہی نویرہ کے خواہش کے مطابق اسے اپنی زندگی میں لانا تھا جو رایان کے لیے وقت کم اور مقابلہ سخت والا معاملہ بن چکا تھا۔۔

رایان کا گھرانہ اپنے چھوٹے سے اس گھر کو سجاوٹ کے چار چاند لگانے میں مصروف تھا جبکہ رایان نے آن لائن جوڑے کا آرڈر منتخب کرنے میں مصروف تھا صبح کے نو بجے تھے والدہ کچن میں مصروف ناشتہ کا اہتمام کر رہی تھیں کہ اسی دوران گھر کی ڈور بیل بجی تھی جسے سن کر رایان ہی لاؤنج کے صوفے سے اٹھتے دروازہ کھولنے کے لیے روانہ ہوا۔۔

دروازے کھولتے اس نے فیاض کو پایا تھا جو ہاتھ میں کچھ سامان لیے دروازہ کھلنے پر مسکراتے بنا کچھ کہے گھر کے اندر داخل ہوا۔۔

"السلام و علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ۔۔"

"وعلیکم اسلام فیاض بیٹا آؤ بیٹھو۔۔"

"جی جی میں بیٹھنے ہی تو آیا ہوں۔۔"

فیاض گھر میں داخل ہوتے کچن کی جانب نظر کرتا فرخندہ بیگم سے شریر لہجے میں مخاطب ہو کر رایان کو نظر انداز کرتے لاؤنج میں صوفے پر براجمان ہوا جسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھتا رایان دروازہ بند کیے لاؤنج میں پہنچا تھا۔۔

ادھر میں بھی رہتا ہوں مجھے بھی پوچھ لے۔۔" رایان صوفے پر اس کے قریب براجمان ہوتا برہمی سے گویا ہوا تھا جس پر فیاض نے دانت ظاہر کیئے۔۔

ہاں تم سے تو اچھی طرح پوچھوں گا اچھی طرح خبر لوں گا لیکن ابھی "نہیں ابھی تو میں نے سنا ہے تم آج شادی کرنے جا رہے ہو۔۔؟؟" وہ ماتھے پر بل ڈالے اگلے جملے میں انجان بنتے سوال کرنے لگا جس کی ٹون

سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے آج کے دن کے معاملات کا پہلے سے علم ہے
۔۔

نویرہ نے بتایا ہو گا یقیناً۔۔!!"رایان اسکا لہجہ بھانپتے بولا۔۔"
ہاں مگر مجھے تیرے سے یہ امید نہیں تھی۔۔"فیاض شکوہ کناں"
نظروں سے بولا تھا۔۔
کیا۔۔شادی کرنے کی۔۔؟؟"رایان اسکے جملے پر تعجب کا ڈھونگ"
کرتا بولا۔۔
مجھے نہ بتانے کی۔۔یہ خبر تُجھے سب سے پہلے مجھے بتانی چاہیے"
"تھی۔۔

بھائی آج بتانے والا تھا لیکن تو میرے بتانے سے پہلے یہاں پہنچ گیا"
۔۔

ظاہر ہے مجھے تو آنا ہی تھا ناراضگیاں بعد میں سمیٹیں گے آج تیرا دن" ہے بالکل فکر نہ کر ساری تیاریاں مجھ پر چھوڑ دے۔۔اور ایک بات اور کہ میں اور میری فیملی نویرہ کی طرف سے ہیں کیونکہ نویرہ کو میں اپنی چھوٹی بہن مانتا ہوں۔۔"فیاض آتے ہی اسکی ساری بچی کچی پریشانیاں دور کر گیا تھا جس سے رایان کو اندازہ ہوا تھا کہ زندگی میں ایک مخلص دوست کا ہونا بھی کس قدر ضروری ہے۔۔

دل جیت لیا بھائی۔۔"رایان نے اسکا کندھا تھپتھپاتے مسکرا کر کہا اور" یقیناً اسکے دل سے فیاض کے لیے دعائیں نکلی تھیں۔۔

آؤ بھئی ناشتہ کر لو پھر کرنا سارے کام۔۔"فرخندہ بیگم کچن کے قریب ڈائننگ ٹیبل پر ناشتے کے برتن ترتیب سے رکھتی فیاض کو مخاطب کر گئی تھی۔۔

میں نے تو ناشتہ کر لیا ہے مگر چلو ایک بار اور سہی۔۔"وہ رایان کی جانب دیکھتا اپنی جگہ سے اٹھا جس کے جملے پر رایان بھی مسکراتے سر اثبات میں ہلانے لگا تھا اور دونوں ڈائننگ ٹیبل پر پہنچے تھے۔۔

اپنی اپنی جگہوں پر براجمان ہوتے انھوں نے ناشتہ کیا جس کے بعد فیاض سہ پہر تک رایان کے ساتھ تیاریاں کر کے دوبارہ اپنے گھر روانہ ہوا کیونکہ اب شام کو اسے نویرہ کے ساتھ آنا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

--------------سونی رائٹس--------------

ساری تیاریاں مکمل تھی اسلام آباد کی سرزمین پراب شام بھی ڈھل چکی تھی جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا رایان کے نئ زندگی کا آغاز قریب ہوتا جارہا تھا۔۔

نویرہ نے اپنے گھر بھی شادی کی سادہ سی تیاری کرر کھی تھی اس کا بنگلہ خوبصورت قمقموں سے سجایا گیا تھا شام ڈھلتے ہی کچھ خاص مہمان وہاں لاؤنج میں موجود رایان کی آمد کے منتظر تھے۔۔

فیاض اپنی فیملی کے ساتھ نویرہ کے گھر پر موجود تھا اسکی فیملی میں اسکی ایک بہن اور والدہ نویرہ کے ساتھ تھے جبکہ وہ خود سفید شرٹ پر بلو بلیز

کوٹ اور اسی سے ہم رنگ پینٹ پہنے ہوئے والد کے ہمراہ لاؤنج میں مہمانوں کا استقبال کرنے اور تیاریاں دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

دوسری جانب نویرہ اپنے کمرے میں فیاض کی والدہ اور بہن کے ہمراہ موجود ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی خود کو بیوٹیشنز کے حوالے کر گئی تھی سفید لہنگا اور لائٹ میک اپ کیے اپنے بالوں کا جوڑا باندھے گلے میں سفید رنگ ہار اور اسی سے ہم رنگ کانوں میں آویزے ڈالے وہ آج بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ رایان اپنے گھر والوں کے ہمراہ نویرہ کو لینے اس کے بنگلے پر پہنچا چوڑی جسامت پر وہ آف وائٹ شلوار قمیض اور اس کے اوپر سیاہ بلیزر کوٹ پیرو میں سیاہ پشاوری جوتے پہنے ہاتھ میں گھڑی

اور سیاہ گھنے بال جیل سے سیٹ کیے خوبصورت چہرے پر تراشی گئی گہری داڑھی اور ان میں چھپے عنابی لبوں پر چھائی ہلکی مسکراہٹ وہ آج واقعی سادہ سی تیاری میں بھی روایتی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

لڑکے والوں کے استقبال کے بعد انہیں گیسٹ روم بٹھایا گیا آج تمام دوست احباب بطور مہمان موقع پر موجود تھے سوائے اس ایک شخص کے جس کے دل میں نویرہ کو اپنی دلہن بنتے دیکھنے کی چاہ تھی جو محض چاہ ہی رہ گئی وہ واحد شخص اظہر جہانگیر خان تھا جس نے نویرہ کو حاصل کرنے کے لیے سب کچھ کیا لیکن تقدیر کے آگے بے بس وہ اس لڑائی کو ہار گیا۔۔

آج اُسے اس دعوت پر مدعو نہیں کیا گیا تھا اور یہ فیاض کا فیصلہ تھا کہ اظہر کو یہاں مدعو کرنا تو دور اسے نکاح سے قبل ان معاملات کی خبر بھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہ ہونے دی جائے، کیونکہ اظہر تک اگر یہ خبر قبل از وقت پہنچی تو اسکی کیا کیفیت ہو گی فیاض اس بات سے بخوبی واقف تھا۔۔اظہر کے جزبات میں نویرہ کے لیے بے تحاشہ خلوص تھا وہ اسے ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی قدرت کا فیصلہ بدل نہ سکا اس لیے کہتے ہیں کہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔

گیسٹ روم میں رایان کچھ اہم مہمانوں کے ہمراہ موجود صوفے پر براجمان تھا اتنے میں فیاض قاضی صاحب کو لے کر گیسٹ روم میں داخل ہوا جس نے تمام لوگوں کو سلام کرتے مخاطب کیا اور رایان کے برابر میں آکر بیٹھتے فائل کھولے نکاح کی رسم شروع کر گیا۔۔

تمام معاملات طے کرنے اور رایان کے دستخط لینے کے بعد قاضی صاحب فیاض کے ہمراہ نویرہ کے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں وہ چادر اوڑھے گھنگٹ کیے ہوئے صوفے پر رایان اور فیاض کی والدہ کے ہمراہ بیٹھی تھی۔۔

قاضی فیاض اور اس کے والد کے ہمراہ داخل ہو کر دوسرے صوفے پر براجمان ہوتا فائل کھولنے لگا۔۔

"نویرہ خاور ولد وحید خاور آپ کا نکاح رایان منور ولد منور شاہ سے بحق مہر چار لاکھ روپے سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے۔۔؟" قاضی نے نویرہ سے اسکی زندگی کا اہم سوال کیا تھا جسے سن کر وہ انجانی سی کیفیت لیے آنکھیں نم کر گئی تھی اس کا دل اپنے والد کا نام سن کر غمگیں ہوا تھا

وہ اپنے خاندان کے ہوتے ہوئے بھی آج بالکل اکیلی تھی آج قاضی کے سوال پر اسے اپنی تنہائی کا شدت سے احساس ہوا۔۔

نویرہ کی خاموشی پر اس کے برابر میں بیٹھی فیاض کی والدہ نے اسکے کندھوں سے تھامے اپنے قریب کیا اور اسے جواب دینے کا اشارہ کر گئی۔۔

جی قبول ہے۔۔" وہ فیاض کی والدہ کے اشارے پر اپنے ماضی سے" نکلتی اپنی نئی زندگی کا آغاز مدھم سی آواز دو لفظوں پر کر گئی۔۔

قاضی نے اسکے مثبت جواب پر اپنا سوال مزید دو مرتبہ دہرایا جس کے بعد وہ نویرہ سے دستخط لیتا دعا و مبارکوں کے مراحل طے کرتا روانہ

ہوا۔۔رسم کی بخیر وعافیت تکمیل پر مہمانوں میں خوشی کی لہر دوڑی سب خوش تھے مگر نویرہ کے آنسو تھے کہ تھمنے کو نہ آئے تھے۔۔اسے یقین تھا کہ رایان اچھا شخص ہے مگر پھر بھی نا جانے کیوں اسے اپنے گھر والوں کی آج بہت یاد آئی اس کے آنسو خوشی کے تھے یا افسردگی کے وہ اس بات سے انجان تھی۔۔

نکاح کے بعد عشائیے کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے بعد اب تقریب اپنے آخری مراحل کی جانب بڑھی جبکہ رایان بھی اپنی نئی نویلی دلہن کو لے کر اپنے گھر کے لیے روانگی اختیار کرنے لگا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

آہستہ آہستہ اب رات کی گہری سیاہ چادر آسمان نے اوڑھنا شروع کی اور طویل سفر طے کرنے کے بعد رایان اپنی گاڑی میں نویرہ کو لے کر اپنے گھر پہنچا۔۔

گھر کے دروازے پر پہنچتے نویرہ کا استقبال کیا گیا جس کے بعد اسے رایان کے کمرے میں بیٹھایا گیا۔۔

وہ بستر پر بیٹھی سوچ میں گم اپنے ماضی اور حال پر نظر ڈالتے حیران تھی اسکی آخری منزل کچھ اور تھی لیکن وقت اور حالات نے اسے اس منزل سے ملایا تھا وہ خیالات سے نکلتے رایان کی منتظر کمرے کا بغور نظروں سے جائزہ لینے لگی تھی جہاں ہر چیز ترتیب اور نفاست سے رکھی گئی تھی وہ چھوٹا سا کمرہ نویرہ کے لیے سرخ پھولوں پتیوں سے سجایا گیا تھا ایک جانب اسٹڈی ٹیبل اور الماری تھی دوسری جانب بک شیلف جہاں

نویرہ کی نظر ٹکتے ہی تھم گئی کیونکہ بک شیلف پر مختلف کتابوں کے ساتھ اس ذہین شہزادے کے سکول اور یونیورسٹی ایام میں حسنِ کارکردگی پر دیے گئے انعامات سرٹیفیکیٹ اور چمچماتے میڈلز ترتیب سے رکھے گئے تھے۔۔

سارے اہم معمالات اور کاموں سے فراغت پاتا اب رایان اپنے کمرے کا رخ کر گیا جہاں نویرہ دو گھنٹوں سے اسکا انتظار کر رہی تھی جبکہ رات بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی چلی گئی۔۔
وہ ماتھے پر بکھرے بال اور کلائی پر اپنا بلیزر کوٹ ڈالے دستک دینے کے بعد کمرے میں داخل ہوا جسکی دستک پر نویرہ جو ٹیک لگائے تھی اٹھ بیٹھی اور دروازے کی جانب تکنے لگی جہاں سے وہ خوبرو نوجوان اپنے

عنابی لبوں پر ہلکی تبسم سجائے آہستہ سے برآمد ہوا اور دروازہ بند کیے بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

السلام و علیکم۔۔مجھے امید ہے آپ کو یہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف یا "پریشانی نہیں ہوئی ہو گی۔۔"

رایان اس حسین لڑکی کو تکتا بولا تھا جو آج سفید لہنگے میں بستر پر بیٹھی سر پر دوپٹہ ٹکائے ہلکے میک اپ کے ساتھ سرخ لبوں پر مسکراہٹ لیے اسے عجب سحر میں جکڑ رہی تھی، رایان کو آج اپنی تقدیر پر رشک آیا یہ سوچ کر کہ وہ حسن کی ملکہ آج اسکی دسترس میں اس کے نام سے منسوب تھی جسے پانے کی چاہ میں وہ ناامیدی کو گلے لگا کر تنہا زندگی گزارنے کو بھی تیار ہوا تھا۔۔

واعلیکم السلام مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور پلیز تم یہ آپ واپ کہنا"

"چھوڑ دو اب۔۔

وہ بے تکلف سا لہجہ لیے بولی جس کے انداز پر رایان حیران ہوا، بھلا آج اس لمحے تو لڑکیوں کا دل حلق میں اٹک ہوتا ہے مگر وہ تو نویرہ تھی ناں ماڈلنگ کے شعبے سے وابستہ بے باک اور ضدی لڑکی، جسے شرمانا کہاں آتا تھا۔۔

ہاہاہا اب کیا کہیں۔۔ سب کچھ ہوا ہی اتنی جلدی ہے کہ کچھ بھی سوچنے" سمجھنے اور یقین کرنے کا موقع نہیں ملا۔۔ ایسا ہوتا ہے کیا۔۔؟؟ کہ اچانک کسی مفلس کو دنیا بھر کی دولت مل جائے۔۔ کسی دکھی کو اچانک ساری دنیا خوشیاں مل جائیں۔۔ کسی تھکے ہارے انسان کو زندگی بھر کی

راحت مل جائے۔۔یا جیسے کسی صحرا میں پیاس کے مارے کو سمندر مل جائے۔۔"

رایان اسکے جملے پر حیران ہوا اپنے تقدیر پر رشک کرتا نویرہ کی تعریف میں بولا تھا۔۔

ہمم بالکل ہوتا ہے۔۔جن پر قسمت مہربان ہو جائے۔۔!!"نویرہ" لبوں پر مدھم مسکراہٹ سجائے گویا ہوئی۔۔

ہاں جن پر رب مہربان ہو جائے تو معجزات اور کرامات ہو جاتے" ہیں۔۔"وہ سر اثبات میں ہلاتے نویرہ کی بات سے متفق ہوتا بولا۔۔

ریلیجئیس پوائنٹ آف ویو کا مجھے اتنا نہیں پتا بٹ اب تمھارے ساتھ "
رہوں گی تو جان جاؤں گی اور میں چاہتی ہوں کہ میں جانوں۔۔" !!

بس جو رب العالمین کے قریب ہونے کا ارادہ کرے تو اللہ بھی اس"
کے لیے آسانیاں پیدا فرماتا ہے۔۔" وہ گویا ہوا تھا جس پر نویرہ مدھم سی
سر اثبات ہلا گئی۔۔

ان کے بیچ کچھ لمحوں تک گہری خاموشی تھی اور خود پر پڑتی مسلسل
رایان کی نگاہوں سے اب نویرہ کو عجیب سی حیا محسوس ہونے لگی۔۔

یہ میری طرف سے آپ کے آج کا تحفہ۔۔"کچھ لمحوں بعد وہ اپنے بلیزر کوٹ سے ایک باکس نکال کر نویرہ جانب بڑھا گیا جس میں خوبصورت سونے کی انگوٹھی مقید تھی۔۔

اٹس بیوٹیفل تھینک یو سوچ۔۔اب پہنا بھی دو۔۔"وہ صنفِ نازک اپنا سفید نازک ہاتھ اسکی جانب بڑھاتے اسے مخاطب کر گئی جس پر رایان بکس سے انگوٹھی نکال کر اسے پہنا گیا تھا۔۔

آپ کے ہاتھ نے اس انگوٹھی کو مزید حسین بخشا ہے۔۔"اپنے ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھامے انگوٹھی کو تکتا نویرہ کی تعریف میں گویا ہوا۔۔

"تھینک یو بٹ آپ نہیں تم۔۔"

ہاہاہاٹھیک ہے۔۔ تم۔۔!!"اپنے آخری جملوں میں وہ ماتھے پر بل" ڈالے گویا ہوئی تھی جسکے ماتھے پر بل دیکھ کر کمرے میں رایان کا قہقہ گونجا۔۔

رایان آج مجھے اپنی فیملی کی بہت یاد آئی، آج میری زندگی کا سب سے" امپورٹنٹ دن تھا بٹ کوئی فیملی ممبر میرے ساتھ نہیں تھا۔۔
جو میرے پاسٹ کا قیمتی حصہ تھے آج ان میں کوئی میرے پاس نہیں تھا، تمہیں پتا ہے میری فیملی ہوتے ہوئے بھی نہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔۔؟اسکی سب سے بڑی وجہ ہے وقت۔۔!!ہماری فیملی میں کبھی بھی کسی کے پاس وقت نہیں تھا اس لیے سب آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے بہت دور ہو گئے۔۔

مجھے آج تم سے صرف دو چیزیں چاہیے ایک تمھارا تھوڑا سا وقت اور تھوڑی سی وفاداری جس کے بدلے میں ساری زندگی تمھارے ساتھ ہنسی خوشی گزارنے کو تیار ہوں۔۔"

وہ اسکا ہاتھ سختی سے تھامے مدھم سا سرد لہجے میں بولی اپنی بات کہتے اس کے خوبصورت چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات عیاں ہوئے تھے۔۔

"میری محبت میرا سارا وقت تمھارے لیے ہے۔۔ میں تمھاری فیملی کی جگہ تو نہیں لے سکتا لیکن کوشش کر سکتا ہوں کہ تمھیں فیملی کی کمی محسوس نہ ہو۔۔" رایان اس کے دونوں ہاتھ تھامے تسلی دیتا بولا تھا اس نے محسوس کیا کہ نویرہ کے ہاتھ اس کے لہجے کی طرح سرد پڑ چکے تھے اور آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم نے ہمیشہ جو کہا ہے وہ کیا ہے، تم نے مجھے کمپلیٹ کیا ہے تم جیسا کوئی" مجھے کبھی نہیں مل سکتا تھا، تھینک یو سوچ میری زندگی میں آکر مجھے کمپلیٹ کرنے کے لیے۔۔"وہ رایان کی تسلی پر سر ہلاتے مدھم سی مسکراتی گویا ہوئی تھی۔۔

تمھارا شکریہ میرا انتخاب کرنے کے لیے اور مجھے اپنی زندگی کا حصہ " "بنانے کے لیے۔۔

رایان اس کے ہاتھ پر عقیدت سے بوسہ دیتا گویا ہوا آج واقعی نویرہ کی زندگی مکمل ہوئی، اس نے رایان کو چن کر اپنی زندگی کا بہترین فیصلہ لیا تھا رایان کے روپ میں اسے دوست، محبت، سہارا، محافظ اور خاندان سب کچھ ملا تھا لیکن شاید وہ رایان کو خود سے کبھی نہ چنتی آگر اُسے وہ

اس دن معجزاتی طور پر بچانے نہ آتا یہ سب قدرت کی جانب سے طے تھا۔۔

قدرت کی طرف سے فیصلے اور آزمائش کو ایک محدود عقل رکھنے والا اشرف المخلوق نہیں سمجھ سکتا لیکن آہستہ آہستہ جب وہ حالات کو تسلیم کر لے تو اسے قدرت کے فیصلوں کی مصلحت سمجھ آنے لگتی ہے۔۔

-------------سونی رائٹس-------------

اگلے دن کی شام ڈھلی تھی اظہر جہانگیر دورا تیں گھر سے باہر اپنے میوزک کنسرٹ کی مصروفیات میں گزارنے کے بعد اب اپنے گھر لوٹا تھا۔۔سیاہ ٹائٹ پینٹ اور سفید ٹی شرٹ پر وہ سیاہ لیڈر کی مہنگی ترین

جیکٹ پہنے بکھرے بال آنکھوں میں تھکان اور ہاتھ میں گاڑی کی چابی لیے وہ گھر کے لاؤنج میں داخل ہوا اظہر پرسوں سے اپنی دادی صالحہ بیگم کو اپنی مصروفیات کے سبب نہیں مل پایا تھا جہاں وہ اسے لاؤنج میں بیٹھی کتاب پڑھتی یوں ملی گویا وہ اظہر جہانگیر کے آمد کی منتظر ہو۔۔

"السلام وعلیکم دادی۔۔" وہ صالحہ بیگم کو دیکھ کر چابیاں جیکٹ کی جیب میں رکھتا صوفے پر اسکے قریب پہنچتے گویا ہوا۔۔

"وعلیکم السلام میری جان اب تو سلام بھی کرنے لگ گئے ہو۔۔" اظہر کی آواز سن کر وہ چونکتے سر اٹھا گئی جہاں سامنے وہ کھڑا تھا اور اسکے پاس ہی بیٹھ رہا تھا۔۔

"جی دادی کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔ سوری کانسرٹ میں بزی تھا تو
آپ سے مل نہیں پایا۔۔"
صالحہ بیگم نے کتاب بند کرتے ٹیبل پر رکھی اور اپنے ناک پر چڑھائی
عینک کو بھی اتار گئی اسی دوران اظہر اسے سے معذرت خوانہ انداز میں
گویا ہوا۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔ تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھے
کیا ہونا ہے بھلا۔۔؟ بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔"
"چلیں یہ تو اچھی بات ہے۔۔"
صالحہ بیگم نے اظہر کو تسلی دی تھی جس پر اظہر نے اپنی دادی کا ہاتھ تھاما
اور اسے بوسہ دیتے سر اثبات میں ہلاتے جواباً گویا ہوا۔۔

"ویسے آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا تھا جو کافی دنوں سے میرے دل میں تھا اگر آپ اجازت دیں تو پوچھوں۔۔؟؟" وہ کچھ لمحے خاموشی کے بعد صالحہ بیگم کو مخاطب کرتا بولا تھا۔۔

"ہاں میری جان بولو کیا پوچھنا ہے۔۔؟"

"دادی آپ نے مجھے ماہین کے بارے میں کیوں گائیڈ کیا۔۔؟ میرا مطلب ہم ایک دوسرے سے تو اچھا برتاؤ کرتے تھے اس کے باوجود بھی آپ نے کچھ نوٹس کیا تھا کیا۔۔؟" وہ اپنے ذہن کے الجھن کو زبان پر لاتا بولا تھا جسے سن کر صالحہ بیگم مسکرائی۔۔

"ہاں نوٹس کیا تھا میں نے۔۔ کچھ دن پہلے فجر سے قبل تمہارے کمرے کے پاس سے گزری تھی میں، ماہین بھی جاگ رہی تھی تو اتفاق سے

دروازہ نیم کھلا تھا شاید اسے بھی نماز کی تیاری کرنے کے لیے چھت پر جانا تھا میں نے دروازے سے اسکا تکیا جو صوفے پر پڑا تھا اسے دیکھا اور پھر تمہیں دیکھا تو تم مزے سے اکیلے بستر پر سو رہے تھے یہ منظر دیکھ کر مجھے حد سے زیادہ افسوس ہوا اپنی اولاد پہ۔۔"

او۔۔اچھا۔۔بٹ یہ اسکی اپنی مرضی تھی۔۔اور وہ اِسی میں خوش تھی۔۔!!"وہ صالحہ بیگم کی باتوں پر ہڑبڑاتے نظریں چرانے کی کوشش کرتا دلیل پیش کرنے لگا۔۔

ایسی مرضی کسی کی نہیں ہوتی اظہر میاں۔۔وہ خوش نہیں خاموش تھی۔۔کیونکہ وہ تمھارے رحم و کرم پر تھی۔۔بس اسی وجہ سے روز

محشر مرد سے اسکی عورت کے بارے میں بھی اچھی خاصی بازپرس ہو گی اور تمہیں اس معاملے میں اپنے رب سے ڈرنا چاہیے۔۔!!"

اظہر کے جواب پر صالحہ بیگم نے برہمی سے اپنا لہجہ سرد کرتے اسے مخاطب کیا کیونکہ اسے اظہر سے اس طرح کے جواب کی توقع نہ تھی۔۔

"دادی میں کوشش کررہا ہوں کہ اسے میری طرف سے کوئی شکایات نہ ہوں آپ کیوں غصہ ہو رہی ہیں۔۔" صالحہ بیگم کے سرد لہجے پر وہ اسے مناتا گویا ہوا تھا۔۔

"میرے کہنے پر خود کو مت چلاؤ بلکہ خود بھی اس کے لیے کچھ کرو۔۔ اس سے محبت کرنے کی کوشش کرو کیونکہ وہ محبت کے قابل ہے۔۔"

جی۔۔" صالحہ بیگم کی اگلی ہدایت پر وہ سر اثبات میں ہلاتے نظر جھکا گیا" تھا اسے علم تھا کہ صالحہ بیگم بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں اور اسکا دل بھی نہ چاہتے ہوئے ماہین کی جانب کشش کرتا قائل ہو رہا تھا۔۔

"چلو اب اپنے کمرے میں جاؤ تھوڑا آرام کر لو کھانے پر ملتے ہیں۔۔"
جی دادی۔۔" صالحہ بیگم کے اصرار پر وہ صوفے سے اٹھتا اس کی پیشانی" پر بوسہ دیے بھوجل قدموں زینوں کی جانب روانہ ہوتا اپنے کمرے کا رخ کر گیا۔۔

ماہین سیاہ رنگ فراک پہنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنا حجاب کھولے دوپٹہ کرسی کے پیچھے ڈالے تھی اور اپنے گھنے بالوں کو ترتیب دیتی چٹیا میں ڈھالنے کی جتن کر رہی تھی کیونکہ آج اسکی ڈھیلی

چوٹی نے اسے پریشان کر رکھا تھا شام ڈھلی تھی اور گھر کی چہل پہل مدھم ہوئی تھی۔۔

اسے امید تھی کہ فلحال کمرے میں کوئی نہیں آئے گا اور اگر آیا بھی تو دستک دیتے آئے گا اور وہ سنبھل جائے گی۔۔ مگر اسکا یہ گمان غلط ثابت کرتا اظہر جہانگیر بنا دستک دیئے کمرے میں داخل ہوا۔۔

"!! ہیلو بلی ہاؤ آر یو۔۔"

کمرے میں داخل ہونے کے بعد اظہر اسے بے دھیانی سے دیکھ کر کمرے میں محسوس کرتا دروازے کی جانب پلٹا اور اسے بند کرتا گویا ہوا جس کی آواز سن کر ماہین آنکھیں پھاڑے اپنی کرسی سے اٹھی اور بد حواسی میں دوپٹہ اٹھا گئی۔۔

آپ آگئے۔۔؟"وہ نگاہوں میں بے یقینی لیے بولی۔۔"

"!!اووو تو مجھے ناک کر کے آنا چاہیے تھا کیونکہ بلی گھبرا گئی ہے۔۔"

اظہر اس کی بدحواسی کو دیکھتا مدھم آواز میں بولا جو فاصلے پر کھڑی سن کر نظریں جھکائے دوپٹہ ٹھیک کرنے کی کوشش میں مصروف تھی مگر اب اس نے کہاں سنبھلنا تھا۔۔

نہیں ایسی بات نہیں مجھے لگا آپ جلدی نہیں آئیں گے ویسے تو آپ" ہی کا کمرہ ہے جب چاہیں آسکتے ہیں۔۔!!"وہ سر پر دوپٹہ ٹکائے لڑکھڑاتی آواز میں بولی تھی جسکا روپ اور سیاہ رنگ لباس اظہر کو اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔

صرف میرا۔۔؟؟"اظہر آئی بر واچکاتے گویا ہوتا اس کے قریب" بڑھا۔۔

جی۔۔"ماہین نے جواباً کہتے اثبات میں سر ہلایا مگر اتنی دیر میں اظہر اس تک پہنچ چکا تھا۔۔

اور میں کس کا ہوں۔۔؟"اظہر مزید قدم بڑھاتے اسے ڈریسنگ روم کی دیوار سے ملحق کر گیا جس کے جملے میں بھی عجب خماری محسوس ہوئی تھی۔۔

جی۔۔؟؟"وہ سر اٹھاتے اظہر کو تکتے تعجب کا اظہار کرنے لگی کہ ایسا جملہ نہ تو کبھی اس سامنے کھڑے شخص سے سنا تھا اور نہ ہی سننے کی توقع تھی۔۔

تمھاراہوں ناں۔۔؟ تمھاراشوہر ہوں۔۔!! جب اظہر جہانگیر تمھارا" ہے تو اسکی ہر چیز بھی تمھاری ہوئی۔۔ سمجھی۔۔۔!!" وہ اسکے قریب ہوتا اپنی ایک انگلی سے اسکی ٹھوڑی اوپر کرتا سر گوشی نما بولا جس پر ماہین نے سہمے انداز میں مدھم سے سر اثبات میں ہلایا۔۔

تواب بتاؤ یہ کس کا کمرہ ہے۔۔؟" وہ دونوں ہاتھ باندھے رعب دار" آواز میں سوالیہ گویا ہوا۔۔

جی۔۔!!" وہ سہمی ہوئی صنفِ نازک اسے جواب نہیں دینا چاہتی تھی" نگاہیں اظہر پر ٹکاتے متذبذب سی بولی۔۔

جواب دو یہ کس کا کمرہ ہوا۔۔؟" ماہین کے ردعمل سے اسکے ماتھے پر" بل پڑے تھے اور وہ اپنی بات دوبارہ دہرا گیا۔۔

ددد۔۔دو۔دونوں۔۔دونوں کا۔۔"وہ ضدی شخص کی ضد سے مجبور"
ہوتی بلا آخر لڑکھڑاتی آواز میں نظر جھکائے بولی۔۔

گڈ۔۔اب مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے یاد کر رہی تھی تم۔۔؟"اظہر اپنا چہرہ"
اسکے چہرے پر جھکاتا اپنے ہتھیلیاں دیوار پر ٹکاتے اسکے فرار کا راستہ
روکے گویا ہوا جبکہ ماہین کے سر سے دوپٹہ سر کا تھا جس سے سیاہ چمکتے
ملائم بال عیاں ہوئے جو آج کھلے تھے اور اظہر کو کسی گہرے سحر میں
گرفتار کر رہے تھے۔۔

جی۔۔آپ۔۔آپ سے بب۔بات کرنی تھی۔"
ضض۔ضروری۔۔!!"اظہر کے رویہ پر آج ماہین کی سانسیں پھر اٹکی

دھڑکنیں تیز ہوئی اور دل حلق میں آیا وہ ہمیشہ ماہین کو اسی طرح بد حواس کر دیتا تھا لیکن آج اس کی آنکھوں میں کچھ ارادے عیاں تھے جسے محسوس کرتی ماہین نے اپنی سبز آنکھوں کو پلکوں کے پردوں میں چھپا لیا وہ آنکھیں میچھے تھوک نگلتی مدھم سی آواز میں گویا ہوئی تھی اِس امید کے ساتھ کہ وہ اپنے جملے میں اظہر کا دھیان بھٹکا سکے گی۔۔

"بات کرنی تھی۔۔؟؟ مجھے لگا تم مجھے یاد کر رہی ہو گی ایک دو دن گھر سے باہر رہا تھا شاید تمھارا دل نہ لگ رہا ہو میرے بغیر۔۔!!"

وہ چہرہ ماہین سے دور کیے متعجب انداز میں گویا ہوا لیکن دھیان اب بھی نہ بھٹکا تھا جس پر ماہین خاموش ہی آنکھیں میچھے ہوئے تھی۔۔

میرے بغیر دل لگ جاتا ہے تمھارا۔۔؟" وہ اپنے دل میں ماہین کی "
طرف سے نفی میں جواب کی امید لیے سوالیہ گویا ہوا تھا جس پر ماہین
نے کچھ لمحے بعد مدھم سی نفی میں سر ہلاتے اسکی امید پوری کی تھی جبکہ
اسکی آنکھیں اب بھی میچھی ہوئی تھیں۔۔۔

سچ کہوں میں نے بھی تمھیں بہت مس کیا۔۔ چلو اب بتاؤ کیا بات "
کرنی ہے۔۔؟" ماہین کے یوں معصومانہ رد عمل پر اظہر کے عنابی لبوں پر
مسکراہٹ ظاہر ہوئی تھی مگر وہ اپنے اگلے سوال پر ماہین کو آنکھیں وا
کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

پھر کر لوں گی بعد میں۔۔ ابھی آپ خوش لگ رہے ہیں آپ۔۔ آپکا "
موڈ اچھا ہے خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔" وہ اظہر کے سوال پر یک دم

آنکھیں کھولے اسکے مسکراتے چہرے کو کچھ لمحے تکنے لگی اور انکار کر گئی وہ اس حسین مرد کی حسین مسکان غائب نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے علم تھا کہ اسکی بات پر اظہر جہانگیر طیش میں ضرور آئے گا۔۔

"ایسی بھی کیا بات ہے۔۔؟۔۔ کہو تو سہی۔۔؟؟"

وہ اسکے بالوں کے لٹ کان کے کرتے ہوئے اسکے بالوں سے کھیلتا تعجب سے گویا بولا تھا۔۔

ابھی رہنے دیں۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے بولی مگر وہ اظہر جہانگیر کے ضد سے واقف تھی اسے اندازہ تھا کہ وہ اب بات اگلوا کر ہی دم لے گا یہ سوچتے ماہین کو اب اپنے سابقہ جملے پر پچھتاوا ہوا جو وہ اظہر کا دھیان

بھٹکانے کے لیے کہہ گئی تھی۔۔بات بھی کہنا ضروری تھی لیکن موقع
اسے مناسب نہ لگا تھا۔۔

بالکل نہیں۔۔ابھی بتاؤ۔۔کیا دیگر بیویوں کی طرح تمھیں بھی چاند"
تاروں کی خواہش ہے۔۔؟کہو گی تو اظہر جہانگیر آسمان ہلا کر چاند تارے
"بھی تمھاری جھولی میں گرا دے گا۔۔
اظہر اسے کندھوں سے تھامے اپنی پیشانی اسکی پیشانی پر ٹکائے آنکھیں
موندے خمار سے چور لہجے میں بولا تھا اسے لگا گویا ماہین آج اپنا حق
جتانے کے لیے اس سے کچھ مانگنا چاہتی ہے لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ
وہ آج کچھ ایسا مانگنے والی ہے جو اظہر جہانگیر کے غصے کو دعوت دیتا
ہے۔۔۔

ممم۔۔میں چچ۔چا۔چاہتی ہوں کہ آپ۔آپ موسیقی چچچ۔چھوڑ" دیں۔۔"وہ پھر آنکھیں میچھتے لڑکھڑاتی آواز میں اپنی اصل بات کہتی بولی تھی اسے اندازہ تھا کہ وہ کتنی بڑی بات کہہ گئی ہے۔۔

کیا۔۔؟؟"ماہین کا جملہ سن کر وہ یک دم سحر کی حسین دنیا سے باہر نکلا" تھا اور طیش میں ماہین کے کندھوں کو جھٹک کر خود سے دور کرتا شدید حیرت میں گویا ہوا تھا۔۔

اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے یہ سوچ کر کہ کیا ماہین نہیں جانتی کہ موسیقی کا پیشہ اظہر کا جنون ہے کیا وہ نہیں جانتی کہ کتنے مشکلات سے اس نے اپنے اس جنون کو حاصل کیا تھا اپنے جنون کے لیے وہ اپنے

خاندان سے لڑ پڑا تھا تو کیا وہ اتنی آسانی سے اسے چھوڑ سکتا تھا یہ تو وقت ہی بہتر جانتا تھا۔۔

۔

۔

"تمھیں اندازہ بھی ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔؟؟" اظہر اسے خود سے دور کرتا ماتھے پر ڈالے تعجب سے گویا ہوا، اسے لگا جیسے اسے مقابل کی بات سننے میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔۔

"جانتی ہوں یہ بالکل بھی آسان نہیں ہے آپ کے لیے مگر ایک لمحے کو ٹھنڈے دماغ سے سوچیں تو سہی۔۔!!" وہ نم آنکھوں اور مغموم سے لہجے میں بولی تھی۔۔

ماہین۔۔!!تم اپنی حد سے بڑھ رہی ہو۔۔!!تمھارا میری زندگی میں" آنے کا کیا یہی مقصد تھا کہ مجھے میرے ہر جنون سے الگ دو؟!ابھی میوزک اور پہلے نوی۔۔!!"وہ غصے سے سرخ ہوتا گویا ہوا لیکن نویرہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی زبان دماغ کے اشارے پر لڑکھڑاتے فوراً رکی۔۔اس کی غصیلی سخت آواز پر مقابل میں کھڑی صنفِ نازک بری طرح لرزتی ہوئی سہم کر رہ گئی۔۔

اینی وے۔۔میں بہت تحمل سے تمہیں کہتا ہوں کہ مجھے اس بارے" میں بات نہیں کرنی۔۔وہ گہری سانس بھرتا ہوا سرد لہجہ اپناتے آخری جملہ بولا کیونکہ اسے اپنے سخت لہجے پر ماہین کے خوف کا اندازہ ہوا۔۔

نن۔ نہیں اظہر آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں میں آپ کو اذیت دینے کا" سوچ بھی نہیں سکتی۔۔" ماہین اظہر کے رد عمل پر اب کچھ کہنے کی حالت میں نہیں رہی تھی مگر اس نے ارادہ کیا تھا آج ہر حال میں اظہر سے بات کرنی ہے اور اسے آمادہ کرنا ہے۔۔

ماہین پلیز۔۔!!" وہ اسے چپ کرانا چاہتا تھا لیکن اپنی حدود پار نہیں" کر سکتا تھا ماہین کی جگہ اگر کوئی اور شخص اس بارے میں بحث کرتا تو یقیناً اظہر جہانگیر کے غضب کا شکار ہوتا۔۔ خود پر ضبط رکھے وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا اسکی سرخی میں مزید اضافہ کر گیا۔۔

اظہر یہ گناہ ہے، حرام ہے، اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے" مترادف ہے۔۔ میں آپ کی ایک ذرہ برابر بھی تکلیف کا نہیں سوچ

سکتی تو پھر کیسے آپ کو اتنے بڑے عذاب کے حوالے ہوتا دیکھوں گی۔۔" وہ اس کا بھاری بازوں کو ایک ہاتھ سے تھامے اسے سمجھاتے بولی تھی اسے لگا تھا کہ بات چھڑ چکی ہے تو اب اظہر کو سمجھانا ضروری ہے تاکہ وہ اس گناہ کے گڑھے سے خود کو نکالنے میں کامیاب ہو جائے۔۔

ماہین جاؤ یہاں سے۔۔" وہ اپنا بازوں چھڑاتا اس سے مخاطب ہوا اور" بیڈ کی جانب قدم بڑھائے سر جھکا کر وہیں براجمان ہو گیا۔۔

آپ میرے لیے سب کچھ ہیں آپ نے سب کچھ دیا ہے مجھے۔۔"
عزت، اپنے نام کا درجہ، میرے گھر کے حالات بدلنے کا زریعہ بنے،

میرا سہارا بنے، اس رشتے کو تسلیم کیا، میرے محافظ بنے، تو میں آپ کو "کیسے نقصان اور خسارے میں چھوڑ سکتی ہوں۔۔

ماہین اس کے قریب پہنچ کر گھٹنوں کے بل بیٹھتی اسے اسکے احسانات گنوانے لگی جسے اظہر نے بطور احسان نہیں سمجھا مگر یہ لفظ۔۔!! وہ ماہین کے لفظوں پر پگھلنے لگا تھا اسے کبھی کسی نے زمہ دار اور قابلِ تعریف نہیں سمجھا تھا اس کے گھر والے اس سے پیار کرتے تھے مگر ایسے الفاظ اس نے اپنے گھر والوں سے بھی کبھی نہ سنے تھے جو اس کے دل کی گہرائی میں اتر کر اپنی جگہ بنا گئے اس نے سر اٹھا کر ماہین کو اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھا اس خوبصورت شہزادی کا یوں بیٹھنا اسے گوارہ نہ تھا مگر وہ ناجانے کیوں خاموش تھا وہ پھر بھی ان سب عنایتوں کے بدلے اپنا جنون قربان کرنے کو تیار نہ ہوا۔۔

ایسی کئیں احادیث ہیں جن میں ہمیں موسیقی سے منع فرمایا گیا ہے، یہ دلوں کو سخت کرتا ہے، دلوں میں نفاق ڈالتا ہے، بے حیائی کا سبب ہے، گناہ جاریہ کا باعث ہے اور گناہ جاریہ کی ازیتیں نہ ختم ہونے والے عذاب کی وجہ بنتی ہیں جبکہ میں آپ کی تکلیف کا تصور بھی نہیں کر سکتی آپ پلیز میری بات کو سمجھیں۔۔"

وہ اظہر کی بھاری ہتھیلی جن سے وہ بستر کو سخت پکڑ میں بھینچے ہوئے تھا انہیں اپنے نازک ہاتھ میں سموتے گویا ہوئی تھی اس کی آنکھیں نم تھیں مگر وہ خود پر ضبط رکھے تھی وہ اسے ہر اقدام اور اس کے نتائج سے سے آگاہ کر رہی تھی لیکن کیا وہ یہ سب نہیں جانتا تھا۔؟؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ موسیقی دین میں منع ہے یقیناً جانتا تھا لیکن اسے کوئی اس انداز سے نہ سمجھا پایا تھا جس طرح آج ماہین نے اپنی فکر اس کے لیے ظاہر کی۔۔

انسان اکثر اپنے کیے گئے گناہ کی سزا سے بخوبی واقف ہوتا ہے پھر بھی وہ اپنے گناہ سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا کیونکہ اسے کوئی ٹھیک سے سمجھانے والا نہیں ہوتا لیکن انسان کا دل جو اس کے اندر ہے اس کی دسترس میں ہے وہ ہمیشہ گناہ سے پہلے اسے ایک بار ضرور روکتا ہے تو آگر کوئی انسان کسی کی ہدایت تلقین یا تاکید سے محروم ہے اسے سمجھانے والا کوئی نہیں تو اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں چھپے اس ضمیر کی سنے جو پہلی بار گناہ کرنے پر اسے ضرور ٹوکتا ہے۔۔ بلاشبہ وہ اس طرح کئی گناہوں کو کرنے سے قبل ہی باز رہے گا۔۔

ماہین کی کاوشوں سے اظہر جہانگیر کا فیصلہ واضح تھا مگر وہ پھر بھی اسے لینے سے قاصر تھا اسے نظر آ رہی تھی ماہین کی آنکھوں میں آپنے لیے

فکر وہ آج پہلی بار ماہین کے ہر عمل میں اسکی محبت کو واضح دیکھ پارہا تھا جو وہ عرصے سے اپنے دل میں چھپائے تھی۔۔

"مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو۔۔!!" وہ اپنے ہاتھ پر ماہین کے ہتھیلیوں کی تپش محسوس کرتا اپنا جھکا ہوا سر اٹھا گیا اور اسکی سبز پر اسرار نم آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مدھم سی آواز میں گویا ہوا اسی دوران وہ اپنے ہاتھ کو ماہین کے ہاتھوں سے آزاد کر گیا جبکہ ماہین اپنی نگاہوں میں اس سے بہتر فیصلے کی امید لیے سر اثبات میں ہلا کر زمین سے اٹھتی خود پر دوپٹہ ٹھیک کرتی بھوجل قدموں کمرے سے روانہ ہوئی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

رات کا وقت آن پہنچا تھا اور جہانگیر مینشن میں بھی اب رات کے کھانے کا وقت تھا۔۔ماہین اکثر کھانا اپنے کمرے میں کھاتی تھی مگر آج وجاہت جہانگیر کے گھر پر نہ ہونے کے سبب دادی نے اسے کمرے سے ڈائننگ ٹیبل پر کھانے کے لیے بلایا تھا جسے مجبوراً اب دادی کے اصرار پر آنا تھا۔۔

میز پر فرحانہ بیگم اور صالحہ بیگم اطہر ماہین کی آمد کے منتظر تھے مگر صالحہ بیگم نے ماہین کو اکیلے آتے ہوئے دیکھا جو اسی سیاہ لباس میں سر پر دوپٹہ ٹکائے افسردہ سا چہرہ لیے زینے اترتی میز کی جانب رواں تھی۔۔

السلام و علیکم۔۔" وہ میز کی جانب بڑھتے کرسی پر براجمان ہوتے بجھے" ہوئے لہجے میں گویا ہوئی جس کا جواب دونوں خواتین نے یک زبان دیا

اور ماہین کے لہجے سے واقف ہوتے انہیں تعجب اور فکر بھی ہونے لگی۔۔

بیٹا اظہر کہاں ہے۔۔؟؟"ماہین کے بیٹھتے فرحانہ بیگم نے منہ میں " نوالہ ڈالنے سے قبل اپنے صاحبزادے کے متعلق ماہین سے دریافت کیا جو خود کو کسی کے مخاطب کرنے پر چونکی گویا اسے بات سمجھ نہ آئی ہو اور اس کا دھیان کہیں اور ہو۔۔

اس نے چونکتے ہوئے نظریں فرحانہ بیگم کے چہرے پر ٹکائی جو اس کے روبرو کرسی پر بیٹھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

جی پتا نہیں امی وہ آئے تھے پھر واپس چلے گئے۔۔!!"خود پر پڑتی" فرحانہ بیگم کی سوالیہ نگاہوں پر ماہین نے اگلا لمحہ ضائع کیے بنا اسے جواب دیا جو فرحانہ بیگم کے لیے غیر تسلی بخش تھا۔۔

میں نے اسے شام کے وقت طیش میں چھت کی جانب جاتے دیکھا" تھا۔۔ماہین بیٹا مجھے بتاؤ کیا اس نے تم سے پھر کوئی بحث کی ہے۔۔؟؟" ماہین کے غیر تسلی بخش جواب کے نتیجے میں فرحانہ بیگم کے ماتھے پر بل پڑے لیکن اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتی صالحہ بیگم نے اسے اپنے شام کے وقت کا آنکھوں دیکھا حال سنا ڈالا اور اپنے اگلے جملے میں وہ ماہین سے مخاطب ہوئی جو ابھی بڑی مشکل سے ایک جواب دے پائی تھی۔۔

جی۔۔؟؟"ماہین کا دھیان اب بھی اظہر کی جانب تھا وہ نظروں سے" اوجھل ہو کر بھی ماہین کو چین نہیں لینے دے رہا تھا دادی کے سوال پر اب بھی وہ جواب دینے سے قاصر تھی کیونکہ اس نے ٹھیک سے سوال سنا ہی کہاں تھا وہ دیوانی تو اس پاگل کے لیے اپنے ہوش کھو کر بیٹھی تھی جو نہ ہوتے ہوئے بھی اس کا جینا حرام کیے ہوئے تھا۔۔

واقعی۔۔؟؟آگر وہ اوپر ہے تو ملازمین کو بھیج کر اسے چھت سے بلا لیتے ہیں۔۔!!"صالحہ بیگم کے جملے پر ماہین تو توجہ نہ دے سکی تھی مگر فرحانہ بیگم فوراً صالحہ بیگم سے مخاطب ہوتی گویا ہوئی اتنے میں ماہین بھی اپنے ذہن کو کچھ گھنٹے پہلے کے ماضی سے نکال کر حال کے لمحوں میں زبردستی کھینچ لائی۔۔

شاید نہیں آئیں گے وہ۔۔!!"ماہین بلا آخراب گفتگو میں حصہ ڈالتی" ذہن کو حال سے بھی آگے لے جاکر مستقبل کی پیشگوئی کر گئی ماہین کے مختصر جملے کو سنتے ہی والدہ اور دادی نے کھانا چھوڑ کر اسے متعجب نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا۔۔

مگر کیوں نہیں آئے گا بیٹا سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔؟؟"فرحانہ بیگم" نرم مزاجی سے گویا ہوتی ماہین سے اسکی پیشگوئی کے متعلق سوال کرنے لگی۔۔

"وہ میں نے اظہر سے کہا تھا کہ وہ موسیقی سے کنارہ کشی اختیار کر لیں" کیونکہ یہ گناہ ہے لیکن وہ میری اسی بات پر برہم ہو گئے ہیں۔۔"!!

ماہین نے نظریں جھکائے مدھم لہجے میں اظہر کی برہمی کی اصل وجہ بتائی جس پر فرحانہ بیگم نے دونوں بھنویں اٹھاتے کچھ حیرت کا اظہار کیا۔۔

"ہم تمھاری بات تو بالکل درست ہے ہم تو شروع سے ہی یہ بات کہہ کہہ کر تھک گئے اسے مگر وہ بضد ہے اس حوالے سے کسی کی نہیں سنتا۔۔"

صالحہ بیگم ماہین کے جواب میں گویا ہوئی اور ماہین کے رائے سے اتفاق کر گئی جس پر فرحانہ بیگم نے ایک بار پھر مدھم سے سر اثبات میں ہلایا ۔۔

صالحہ بیگم کی باتوں کو سن کر ماہین نے خاموشی سے سر جھکایا تھا اسے لگا کہ وہ اپنی کوشش میں ناکام ہو گئی ہے بالکل اسی طرح جس طرح اظہر کے گھر والے اسے آمادہ کرنے میں پہلے ناکام ہوئے تھے۔۔

"تم پریشان مت ہو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

میری جان تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اظہر کا غصہ جلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔۔"ماہین کے خوبصورت چہرے پر افسردگی دیکھ کر والدہ اور دادی دونوں اسے تسلی دیتے گویا ہوئے تھے۔۔

مگر دادی یہ ٹھیک نہیں ہے انہیں سمجھنا چاہیے۔۔"وہ صالحہ بیگم کی تسلی پر بے ساختہ سر اٹھاتی شکوہ کناں لہجے میں بولی تھی جس پر صالحہ بیگم بھی مسکرائی۔۔

اُسے سمجھ ہی تو نہیں آتی ناں میرا بچہ۔۔ تم کھانا کھالو پریشان مت ہونا" سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔!"دادی صالحہ بیگم مسکراہٹ ظاہر کیے ماہین

کے برابر میں بیٹھی اسکا کندھا تھپتھپاتے تسلی دے گئی اور والدہ دادی دوبارہ کھانا کھانے کرنے میں مصروف ہوئے جبکہ سب کچھ موجود ہونے کے باوجود ماہین نے کھانا نہیں کھایا بھلا اس کے حلق سے کہاں اب نوالہ اترنا تھا وہ کچھ دیر گھر والوں کے درمیان بیٹھے رہنے کے بعد پانی کا گلاس اٹھاتے دو گھونٹ بھر کر حلق تر کرتی خاموشی سے دوبارہ اپنے کمرے کی جانب روانہ ہوئی۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

--------------سونی رائٹس--------------

رات گہری ہوئی تھی اظہر جہانگیر شام کے واقعے کے بعد اسی وقت سے اب تک اپنی چھت پر موجود ایک دیوار سے ملحق ہاتھ باندھے کھڑا خاموش ماتھے پر بل ڈالے آسمان کو دیکھتا سوچ میں گم تھا وہ اس وقت

انجانی سی کش مکش میں تھا وہ اب اپنا فیصلہ کر کے اپنے پیشے کو چھوڑنا چاہتا تھا مگر یہ بات اسے بے انتہا مشکل معلوم ہو رہی تھی کیونکہ اسکا گمان تھا کہ موسیقی اس کا جنون ہے جس کے بغیر اسکی زندگی میں نہ کوئی مقصد رہے گا، نہ کوئی رنگ، نہ کوئی دلچسپی۔۔

اظہر یہ گناہ ہے، حرام ہے، اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے" مترادف ہے۔۔ میں آپ کی ایک ذرہ برابر بھی تکلیف کا نہیں سوچ سکتی تو پھر کیسے آپ کو اتنے بڑے عذاب کے حوالے ہوتا دیکھوں گی۔۔" وہ آج ماہین کی فکر بھرے جملوں کو یاد کرتا سوچنے پر مجبور تھا ایسی فکر اس کے آج تک کسی نے ظاہر نہ کی تھی نویرہ نے بھی نہیں۔۔

ایسی کئیں احادیث ہیں جن میں ہمیں موسیقی سے منع فرمایا گیا ہے یہ"
دلوں کو سخت کرتا ہے، دلوں میں نفاق ڈالتا ہے، بے حیائی کا سبب ہے،
گناہ جاریہ کا باعث ہے، اور گناہ جاریہ کی اذیتیں نہ ختم ہونے والے
عذاب کی وجہ بنتی ہیں جبکہ میں آپ کی تکلیف کا تصور بھی نہیں کر سکتی
"آپ پلیز میری بات کو سمجھیں۔۔
اظہر کے ذہن کے کسی کونے میں ایک بار پھر ماہین کی بات ابھر کر
سامنے آئی تھی جو دوبارہ اس کے سماعتوں میں پہلی بار کی طرح گونجی
تھی۔۔وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ تمام خیالات کو، باتوں
کو ذہن میں دوبارہ لانے سے روک رہا تھا مگر ناکام تھا۔۔

میں تمھیں اصلاح کا موقع دینے آیا ہوں اور یہاں بند کرنے کا مقصد"
صرف تمھیں اپنی زندگی پر سوچنے کا وقت دینا تھا۔۔"ایک اور بازگشت

اس کے ذہن کے درودیوار سے ٹکرائی تھی لیکن اس باریہ اس کے خود کے کہے گئے لفظ تھے جو اس نے پولیس اسٹیشن کے لاک اپ بند ماہین کے بڑے بھائی سے کہے تھے۔۔

"ذرا سوچو فرمان تم جس صحرا میں بھٹک رہے ہو اسکی کوئی منزل نہیں"
"بلکہ تم اپنی زندگی برباد کر رہے ہو۔۔۔
"میرے بھائی اس گندگی کے گڑھے کو چھوڑ چھاڑ اپنے گھر والوں کے"
"پاس جاؤ جو آج بھی تمھاری راہ تکتے تمھارے منتظر ہیں۔۔
اظہر نے اپنی ہی کی گئ نصیحتوں سے اپنے موجودہ حالات کا موازنہ کیا تھا اسے محسوس ہوا تھا کہ ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی آج اسے ضرورت ہے۔۔

میں تمہیں نصیحت نہیں کر رہا تمھیں اسلام اور حق نصحیت کر رہا ہے"

"!!مسلمان تو ہوناں تم۔۔

اپنی ہی کی گئی باتیں اب اس کے دماغ کے در و دیوار کو ہلا رہی تھیں اس نے آنکھیں میچھتے اپنی انگلیوں سے آنکھوں کو دبایا وہ اپنا دھیان بھٹکانا چاہتا تھا وہ پلٹ کر دیوار پر ہتھلیاں ٹکائے چھت سے نیچے کا منظر دیکھنے لگا جہاں سے اسکی نظر اپنے لان مین گیٹ اور گیٹ سے باہر سڑک پر پڑی جو ویران تھا ہر طرف خاموشی تھی جیسے اس کے علاوہ پوری دنیا سکون میں ہو۔۔ وہ خیالات سے نکل کر اب حقیقی دنیا میں آیا تھا جہاں ارد گرد کی خاموشی کو محسوس کرتا اس اپنے کلائی پر پہنی گھڑی پر نظر ڈالی جو رات کا ایک بجا رہی تھی۔۔

"اگر ہدایات دینے کا اتنا ہی شوق ہے ناں تمھیں اظہر جہانگیر خان تو موسیقی چھوڑ کر تبلیغی شروع کر دو لیکن ساتھ ہی تمھیں ایک مفت کا مشورہ دیتا چلوں کہ دوسروں کو ہدایات دینے سے پہلے خود بھی اس پر عمل کرنا ہوتا ہے۔۔"

"جہانگیر صاحب۔۔۔!! یہی تو میں بھی سمجھا رہا ہوں آپ کو کہ آپکی اپنی قبر ہو گی اور میری اپنی۔۔اس لیے مجھے بھاشن دینے کے بجائے اپنی آخرت کی فکر کیجیے۔۔!!"

اسے پھر سے پولیس اسٹیشن میں فرمان کی طنز میں کہی گئی گفتگو یاد آئی تھی جس پر اس کے اندر سے آواز آئی کہ وہ باتیں بالکل ٹھیک کہی تھیں

فرمان نے اس کا ضمیر اسے بازپرس کرنے لگا جسکا جواب دینے میں وہ ناکام تھا۔۔

اسی لمحے اسکی ذہن میں ہلچل اور کیفیت میں اضطراب بڑھنے لگی گویا اسے اس کھلی فضا میں بھی سانس نہ آ رہی ہو وہ اپنا جیکٹ اتارتے ہوئے پلٹا اور پلٹتے ہی اس کی نظر چھت کے ایک کونے پر موجود اس عبادت گاہ پر پڑی تھی جو کب سے اظہر جھانگیر کو اپنی آغوش میں لینے کی منتظر تھی۔۔

وہ یک لمحہ آنکھیں موندے گہری سانس کھینچے مسلسل ایک جگہ کھڑے ہونے کی وجہ اپنی تھکان کو محسوس کرنے لگا مگر وہ جگہ تو اس کی روح تک کی تھکان بھی دور کرنے کو تیار تھی۔۔اظہر جیکٹ کو اپنی کلائی پر

ڈالتا عبادت گاہ کی طرف قدم بڑھا گیا جس کا ارادہ اس کے ذہن نے نہیں کیا تھا مگر اسکا دل اسے کھینچ کر لے جا رہا تھا۔۔

اظہر وضو خانے کے قریب اپنے جوتے اتار کر وضو کے ذریعے طہارت کے درجے طے کرتا عبادت گاہ کی جانب بڑھا جہاں پہلا قدم رکھتے ہی کمرے میں مدھم روشنی خوبصورت خوشبو اسکے نتھنوں کو مہکا رہی تھی اسے ایک خوشگوار سا احساس ہوا اس نے سوچا کہ وہ کب سے اضطراب میں تھا اسے اس خوبصورت جگہ کا رخ پہلے کیوں نہ کیا۔۔

عبادت گاہ میں داخل ہوتے اسکی نگاہیں بک شیلف پر پڑی تھیں جہاں ماہین کا دیا گیا تحفہ اسے وہاں رکھا نظر آیا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ بک شیلف کی جانب آہستگی سے قدم بڑھاتے پہنچا اور اس خوبصورت قرآن کو تکنے لگا، حیرت انگیز طور پر اسے اپنے قرآن کے برابر میں وہ قرآن بھی پڑا ملا جو ماہین نے اپنے بھائی کے لیے اظہر کے ہاتھوں ہی بطورِ تحفہ پولیس اسٹیشن بھجوایا تھا۔۔

کہتے ہیں کہ نصیحت کے لیے ایک آیت بھی کافی ہوتی ہے لیکن تم ان "
"تین دنوں میں جتنا ہو سکے اس مبارک کتاب کو پڑھ لینا۔۔
تم خوش قسمت ہو کہ تمھیں اسے پڑھنے اور سمجھنے کے لیے وقت ملا"
"اور موت سے پہلے اصلاح کا موقع ملا۔۔

دونوں قرآن کو ایک ساتھ دیکھتے ہی فوراً اس کے ذہن میں دوبارہ مرحوم فرمان سے کہی گئی اپنی تمام باتیں امڈ آئی جو اسے ششدر کر

گئیں یہ منظر اور یہ بات اس پر کپکپاہٹ طاری کرنے لگے اسے گویا معجزات اور کرامات اپنے سامنے ہوتے محسوس ہوئے کیونکہ یہ منظر اور اسکی خود کی کہی گئی بات اس کے دل تک پیغامِ حق کی رسائی کا زریعہ بنی۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے گہری سانسیں بھرنے لگا۔۔اس نے دونوں قرآن کو ساتھ دیکھتے پھر سے اپنا اور فرمان کو کی گئی ہدایت کا موازنہ کیا اسے اندازہ ہوا کہ آج اظہر جہانگیر خان بھی ٹھیک اسی موڑ پر کھڑا ہے جہاں فرمان کھڑا تھا اس نے فرمان کے ساتھ سب کچھ ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھا اس نے دیکھا کہ موت سے ٹھیک سے تین دن قبل خدا نے فرمان کو اصلاح کا موقع دیا تھا۔۔

جس سے یہ بات ثابت ہوئی

کہ موت کبھی بھی آسکتی ہے

جس سے یہ بات ثابت ہوئی

کہ تمام گناہ جس شوق میں انسان کرتا ہے

وہ عارضی ہے۔۔سب یہی رہ جانے والا ہے۔۔

دولت کی آڑ میں تسکین کی آڑ میں کیا گیا گناہ

دھوکا خیانت خود غرضی سب عارضی۔۔

اس نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

فرمان کو ہدایات کا ملنا ٹھکرا دینا اور پھر موت۔۔

اس نے سوچا کہ فرمان کو بھی موت سے پہلے ٹھیک فیصلہ لینے کا وقت

اور اختیار دیا گیا تھا اور آج اظہر جہانگیر کو بھی قدرت نے ماہین کے

ذریعے ایک بہترین فیصلہ لینے کا وقت اور تمام اختیار دے رکھا ہے۔۔

تو پھر کیوں وہ اپنی جانب آتی ہدایت کو ٹھکرائے اور ہمیشہ کا عذاب مول لے۔۔؟؟

کیا یہ دنیا کا سب سے بڑا خسارہ نہیں۔۔؟؟

کیا اظہر بے وقوف ہے۔۔؟؟

کیا اس کے پاس دماغ نہیں؟

جو وہ اتنے بڑے خسارے کا سودا کرے گا۔۔؟؟

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ کافی دیر خود سے سوالات کرتا ان ساری سوچوں میں گم بک شیلف کے قریب کھڑا رہا یہاں تک کہ اس کے پیر لڑکھڑانے لگے آنکھیں بھیگی تھیں وہ شیلف کا سہارا لے کر خود کو سنبھالتے خیالات اور سوالات کے بھنور سے باہر نکلا۔۔خدا نے اسکا راستہ صاف کیا اسکا فیصلہ لینا اس کے لیے آسان کیا، وہ اپنے چہرے پر آنسوؤں کو ہتھیلی کی پشت سے

رگڑتے اپنے جیکٹ سے رومال نکال کر اس نے اپنے سر پر باندھتے ہوئے سر کو ڈھانپا اور اپنا قرآن بک شیلف سے نکال کر عبادت گاہ میں ایک جانب کونے میں زمین پر بیٹھا اور پاس پڑی ریل پر قرآن کو احترام سے بوسہ دیتا آہستہ سے رکھ گیا اسنے بسملہ کرتے قرآن مجید کوئی سالوں بعد کھولا تو اسکے سامنے سورۃ آل عمران کھلی تھی اور اسکی نظر جس آیت پر پڑی وہ اسکا فیصلہ مزید پختہ کر گئی۔۔

"ہر جان کو موت چکھنی ہے، اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے، جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا، اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔۔"

(آل عمران 185)

اس نے اس آیت کو اور اسکے ترجمہ کو پڑھا جس نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا
جو اسے پڑھتے مزید متاثر کر گیا جس کے بعد اس نے سورۃ آل عمران کو
شروع سے پڑھنا شروع کیا۔۔

"تو کیسی ہو گی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لئے جس میں
شک نہیں اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر (بالکل پوری) دی جائے
گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔۔"
(آل عمران:25،)

آج قرآن کو دوست بناتے ہی اُسے
ایک عجب سا سکون اسکے اندر تک اتر کر
اسکی روح کو سرشار کر گیا۔۔

ایسے کئیں آیتوں کو پڑھتا۔۔

وہ اپنے دل کا غبار آہستہ آہستہ اتارنے لگا۔۔

آہستہ آہستہ اس کے مضطرب الجھی کیفیات

اب اطمینان کی جانب گامزن ہوئی۔۔

قرآن کی ہر آیت پڑھتے اس کے زباں نے قلب

اور قلب نے روح میں خدا کی محبت کو اتارنا شروع کیا۔۔

اُسے آج اس کتابِ ہدایت کے بغور جائزے میں

رب کے پیغامات کئ صورتوں میں ملنے لگے تھے۔۔

رب العالمین کی وحدانیت۔۔

رب پر توکل اور توکل کا صلہ۔۔

رب کی محبت اس کی بے شمار نعمتیں۔۔

نافرمانی کرنے والوں کی سزا۔۔

روز محشر اور آخرت کی تفصیلات۔۔

اقامتِ کائنات اور قیامتِ کائنات کا احوال۔۔

جنت و جہنم کا تعارف۔۔

انسان کی حقیقت۔۔۔

اور اس دنیا کا عارضی دار عمل ہونا۔۔

اسے احساس ہوا کہ دنیا کا کوئی غم، کوئی آسائش، کوئی جنون، معنی نہیں رکھتا سب سے بڑی حقیقت اور غور و فکر کی چیز صرف آخرت ہے اس نے ساری رات بنا کچھ کھائے پیئے قرآن کے ترجمے کو پڑھنے میں گزاری اسکی ہر آیت سے آنکھیں نم ہوتی تھیں وہ کئی گھنٹوں ساکت بیٹھا آج قرآن سے دل لگا گیا تھا۔۔

فرمان سلیم جاتے جاتے ایک شخص کو ہدایت کے قریب کر گیا جواب مستقبل میں اس کے لیے صدقہ جاریہ کا سبب بننے والا تھا۔۔

۔

۔

اب رات کا اختتام ہونے کو تھا ظہر جہانگیر کچھ دیر قبل ہی اپنی روح کو پر سکون محسوس کرتے اب وہیں عبادت گاہ میں زمین پر ایک جانب کروٹ لیے لیٹا گہری نیند کی وادیوں میں گم ہو چکا تھا اپنا جیکٹ سرہانے رکھ کر عبادت گاہ میں وہ بڑی چین کی نیند سو رہا تھا گویا اسے زندگی میں پہلی بار سکون کی نیند آئی ہو یا پھر اس کی زندگی بھر کی تھکان آج ہی اتر گئی ہو۔۔

جبکہ ماہین جو اپنے کمرے میں بستر پر ٹیک لگائے بیٹھی پوری رات فکر اور پریشانی میں گزارنے کے بعد اب تہجّد کی غرض سے بیڈ سے اٹھتی سر پر دوپٹہ ٹھیک کیے کمرے سے روانہ ہوتی عبادت گاہ کا رخ کر گئی جہاں پہنچ کر اس نے اظہر جہانگیر کو زمین پر سوتا دیکھا تو وہ شدید حیرت میں ڈوبی لیکن منظر اسکے گمان سے کچھ مختلف تھا اسے لگا گویا اظہر برہمی میں یہاں آکر سویا ہو مگر اس کے سر سے لپٹا رومال اور ریل پر رکھا ماہین کا دیا ہوا قرآن اسے تذبذب میں مبتلا کر گیا اوپر سے اظہر کا پر اطمینان خوبصورت چہرہ اور بے سدھ سا پڑا تھا اس کا پر وجاہت وجود جو ماہین کو گہری نیند میں معلوم ہوا تھا۔۔

اظہر کو یونہی سوتا چھوڑ کر وہ اپنی تہجد ادا کرنے کے بعد اب اپنے رب سے اپنے ازدواجی زندگی میں خیر و بھلائی کی دعائیں کرنے لگی۔۔

اظہر کو نیند میں ہوتے اب کچھ گھنٹے گزر چکے تھے کہ فجر کی اذان کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکراتی اسے اب ہلکا ہلکا بیدار کرنے لگی تھی۔۔

آذان کے خوبصورت کلمات اپنے سماعتوں میں محسوس کرتے آہستہ آہستہ اس کے جسم میں حرکت ہوئی اس نے نیم آنکھیں واکی تو ایک کمرے کی ہلکی ہلکی زرد روشنی میں خود کو زمین پر لیٹا پایا جسے دیکھ وہ اپنی آنکھیں مسلتے یقین کرنے کی کوشش میں ارد گرد دیکھنے لگا کہ وہ کہاں ہے لیکن نظر اٹھاتے ہی اُسے اپنے سامنے وہ خوبصورت صنفِ نازک زمین پر اس کے قریب بیٹھی محسوس ہوئی۔۔

وہ اک لمحہ آنکھیں میچھتے منظر کو واضح کرنے لگا تو اس نے اپنے سامنے ماہین کو بیٹھا پایا جو حجاب کیے اسی سیاہ فراک میں اپنی سبز گہری نم آنکھیں لیے نگاہیں اظہر جہانگیر کے مطمیئن سے چہرے پر ٹکائے خاموش بیٹھی اسے محویت دیکھ رہی تھی۔۔

ماہین۔۔!!"اظہر نے آنکھیں کھولتے اسکا نام پکارا جسے سن کر وہ" محبت سے سرشار نگاہیں اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں ڈالتی مدھم مسکرائی۔۔

تم کب آئی۔۔؟؟"وہ اپنا سر جو جیکٹ پر رکھا تھا اٹھاتے ماہین کی گود" میں رکھے گویا ہوا۔۔

ابب۔ابھی کچھ دیر ہوئی ہے آئی ہوں۔۔سکون کی تلاش میں" ۔۔!!"ماہین مدھم سی آواز میں جواباً بولی وہ اظہر کے سر کی حرکت پر ششدر رہ گئی مگر ظاہر نہ کرنا چاہتی تھی۔۔

یہ بہترین جگہ ہے سکون کی۔۔!"اظہر سر اثبات میں ہلاتے اسکے" چہرے پر نظر ٹکائے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

اظہر مجھے معاف کر دیں کل میں نے آپ کا بہت دل دکھایا۔۔"کل" شام کی بحث اب بھی اس کے ذہن کو منتشر رکھے ہوئے تھی جس کیفیت سے اکتا کر وہ زبان پر لاتی معذرت کی طالب ہوئی۔۔

نہیں میری جان تم نے کل مجھے میرے رب سے ملوایا۔۔میں نے" کہیں سن رکھا تھا کہ قابل رشک محبت ہے وہ جس میں انسان کسی ایسے شخص کو پالے جو اس کے ایمان کو مضبوطی بخشے اور اسے نیک بنادے اور "آج دیکھ بھی لیا۔۔میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے تم ملی۔۔

وہ مسکراتے اسکا ہاتھ جو زمین پر رکھا تھا اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں لیتا احترام سے بوسہ دے گیا جس کی حرکت پر وہ آنکھیں ضرورت سے زیادہ کھولے تھوک نگلتی اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔

اور ہاں۔۔!!میں آج ہی سوشل میڈیا پر پوسٹ کر کے سنگنگ فیلڈ" کو چھوڑنے کا اعلان کر دوں گا۔۔"ماہین کی خاموشی محسوس کرتے وہ اس کی گود سے سر اٹھا کر اٹھ بیٹھا اور پر مسرت انداز میں گویا ہوا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یی۔۔یہ تو بہت خوشی کی خبر ہے۔۔آپ نے واقعی بہترین فیصلہ لیا" جس کی مجھے امید تھی۔۔"وہ ہڑبڑاتے بولی اور نظر جھکا گئی۔۔

تم نے کل جو مانگا وہ پھر بھی اپنے لیے نہیں بلکہ میرے فائدے کے " لیے مجھ سے مانگا۔۔"اظہر جہانگیر خود تو اٹھ بیٹھا تھا مگر ماہین کا ہاتھ اب بھی اسکے ہاتھوں کی گرفت میں تھا آنکھوں میں محبت سی کیفیت لیے گویا ہوا۔۔

آپ نے اپنی قول کی پاسداری کی جو میرے لیے سب سے اہم بات" ہے۔۔"جواباً ماہین مدھم سے کہتے بولی اس کی دھڑکنیں تیز تھیں اور ہاتھ ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔۔

میری جان میں کوشش کروں گا کہ تمھیں سب کچھ دوں لیکن پھر " بھی اگر تمھیں کچھ بھی چاہیے ہو تو پلیز بلا جھجک مانگ لینا۔۔"اظہر اس کے چہرے کی جانب ہاتھ بڑھا کر اسے تھماتے اسکا گال انگوٹھے سے سہلاتا مخمور لہجے میں گویا ہوا۔۔

کیا ہوا۔۔!!"ماہین جو پہلے ہی اظہر کے مسلسل اس نئے عمل پر سکتے " میں مبتلا دل تھام کر بیٹھی تھی اب اس کی ہاتھ کی حرکت پر مزید آنکھیں پھاڑے سانس روک گئی جسے دیکھ کر اظہر آئی بر واُٹھاتے سوال کیا۔۔

آپپپ۔آپ کا یی۔۔یہ روپ پپ۔پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔"وہ" اظہر کی رعب دار آواز سن کر چونکتی لڑکھڑاتے لہجے میں بولی جبکہ

آنکھیں اسی طرح حیرت بھرے انداز اظہر کے چہرے کو تکنے میں محو تھی۔۔

ہاہاہاہا میں نے بھی تمھارا کل والا روپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔!!"""
وہ قہقہہ لگاتا اپنے جملے سے سامنے بیٹھی اس لڑکی کو اسکی محبت اور فکر یاد دلاتا بے حال سا کر گیا۔۔

ف۔فجر کا وقت نکلا جا رہا ہے۔۔!" وہ اظہر کے جملے پر ہڑبڑاتے" نظریں چرائے فوراً بولی کیونکہ وہ اظہر کا دھیان بھٹکانا چاہتی تھی جس کے مقصد سے واقف ہو کر اظہر بھی اس کے چہرے پر نگاہیں ڈالتے حیا کے رنگ دیکھ کر مسکراتے سر اثبات میں ہلانے لگا۔۔

فکر مت کرو کل کے بارے میں کبھی تفصیل سے باز پرس کروں گا۔۔ویسے بھی تم تو جانتی ہی ہو کہ میں کتنا ضدی ہوں۔۔!!"اسے ٹھوڑی سے تھامے چہرہ اپنے قریب کرتا معنی خیز الفاظ ادا کرتا سرگوشی میں اس طرح بولا گویا کوئی راز بتایا جا رہا ہو۔۔

"چلو فجر ادا کریں گے ساتھ۔۔!!" مقابل کی جانب سے رد عمل کے بغیر وہ اپنی دونوں باتیں کہتا اب اٹھ کھڑا ہوا اور ماہین کے آگے ہاتھ پھیلا گیا جس کی بات اور یوں ہاتھ کو دیکھ کر وہ مزید حیران ہوئی بھلا اظہر جہانگیر ایسا تو نہ تھا۔۔کیا واقعی اس کی زندگی میں ماہین کے آنے سے اتنی تبدیلی آئی؟آج تو کہیں سے بھی وہ اظہر جہانگیر نہیں لگ رہا تھا جسے وہ جانتی تھی!تو یہ کون تھا؟کہیں وہ کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی؟انہی

سوچوں میں گم وہ اظہر کا اپنی جانب بڑھائے گئے ہاتھ پر نظریں ٹکائے تھی۔۔

اب نہیں نکلا جارہا فجر کا وقت۔۔؟؟"اظہر اپنے ہاتھ کی جانب اس کی" کھوئی نگاہیں دیکھ مسکرایا اور آئی بروا چکاتے قدرے بلند آواز میں بولا جس کی آواز ماہین کو سوچوں سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔

آپ۔۔آپ نماز پڑھیں گے۔۔؟"وہ چونک کر بے ساختہ گویا" ہوئی۔۔

بالکل۔۔آج سے زندگی کی بہترین شروعات ہو گی۔۔ تمھارے" "!!ساتھ۔۔

ماہین نے اس کا ہاتھ تھاما اور اٹھ کھڑی ہوئی اتنے میں اظہر بھی سر اثبات میں ہلاتے اس کے سوال پر گویا ہوا۔۔

اس کی زندگی کی واقعی آج ہی شروعات ہوئی اور اس نئی زندگی کی وجہ اسکی زوجہ ماہین اظہر جہانگیر ہی تھی۔۔

------------سونی رائٹس------------

Zubi Novels Zone

فجر کا وقت تھا اور اب سورج اسلام آباد کی سرزمین کو روشن کرنے کے لیے صبح کی آمد کے سفر پر گامزن ہوا، رایان منور اپنے کمرے میں مصلّٰی بچھائے حالت سجدہ میں وہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا دنیا کی سب سے بہترین حالت اور بہترین لمحوں میں جی رہا تھا۔۔

نویرہ کو پا کر رایان نے اپنی زندگی کے مکمل ہو جانے پر اپنے رب کا بے حد شکر ادا کیا، کیونکہ اسے وہ ملا تھا جس کی اسے کبھی امید نہ تھی۔۔ کہتے ہیں رب صبر کرنے والوں کو توقع سے بڑھ کر نوازتا ہے رایان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔۔

رایان رب کی عبادت میں مشغول تھا کہ دریں اثناء میں بستر پر لیٹی نویرہ نے بھی کروٹ بدلی، جسے کمرے میں مدھم روشنی محسوس ہوئی اور یہی اس کی بیداری کا سبب بنی اس نے آنکھیں میچھنے کے بعد نیم وا آنکھوں سے ارد گرد کا منظر دیکھتے اب خود کو رایان کے کمرے میں محسوس کیا جہاں وہ خود بھی ایک کونے میں نماز پڑھنے کے بعد دعا کے لیے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھا۔۔

براؤن شلوار قمیض میں ملبوس سر کو سفید ٹوپی میں ڈھانپے ہوئے اس پُر وجاہت حسین مرد کو عبادت میں مشغول دیکھ کر وہ مسکراتے بیڈ پر آٹھ بیٹھی اور اپنے بالوں کو ربڑ بینڈ میں مقید کرتی ٹیک لگا گئی جبکہ نظروں کا مرکز اب بھی رایان تھا۔۔

"گڈ مارننگ۔۔!"رایان کو چہرے پر ہاتھ پھیرتے دیکھ کر وہ گویا ہوئی جبکہ لبوں پر بھی تبسم ظاہر تھی۔۔

"گڈ مارننگ تم جلدی اُٹھ گئی۔۔؟شاید میرے کسی عمل نے تمھیں ڈسٹرب کر دیا اور تمھاری نیند خراب ہو گئی۔۔!"رایان مصلّٰی اُٹھاتے

پشیمان سے انداز میں گویا ہوا اور اپنا مصلّیٰ تہہ کرتا بک شیلف کی جانب بڑھا۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے نیو جگہ ہے اس لیے مجھے کچھ خاص نیند نہ آ سکی۔۔"" وہ اس کی پشیمانی دور کرتی بولی۔۔

ہاں شاید ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔" وہ مصلّیٰ رکھ کر سر اثبات میں ہلاتے" بستر کی جانب بڑھتا اس کے قریب بیٹھتا گویا ہوا۔۔

تم نماز پڑھ رہے تھے۔۔!"نویرہ نے مخمور لہجے میں کہا گویا اسے اُن" سابقہ گزرے لمحوں میں رایان پر بے حد پیار آیا ہو۔۔ان دنوں اس شخص کا ہر عمل اس کی ہر ادا نویرہ کو متاثر کیئے جا رہی تھی۔۔

یس۔۔!"وہ اس کی کھوئی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا۔۔"

کیا تم مجھے سیکھا سکتے ہو۔۔؟ابھی۔۔!!"وہ اپنا جملہ ادا کرتی گویا ہوئی" جسے سن کر رایان کافی حیرت زدہ تھا اس نے نویرہ سے اس جملے کو سننے کا تصور بھی نہ کیا تھا۔۔

ہاں بالکل یہ تو خوش بختی کی بات ہوگی۔۔!"نویرہ اسے سوالیہ" نظروں سے دیکھ رہی تھی کچھ لمحے خاموشی کے بعد وہ پر مسرت انداز میں بولا۔۔

تھینک یو، میں فریش ہو کر آتی ہو پھر اسٹارٹ کرتے ہیں۔۔"اپنا جملہ مکمل کرتی وہ بستر سے کھسکتے اتری اور واش روم کی جانب روانہ ہوئی جبکہ رایان اس کے جاتے اب بھی حیرت بھری مسکراہٹ ظاہر کیے ہوئے تھا۔۔

نویرہ کے نظروں سے اوجھل ہوتے وہ اگلے لمحے وال کلاک پر نظر ٹکائے وقت کا اندازہ لگا رہا تھا جہاں دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ اب بھی فجر کا وقت باقی ہے گھڑی دیکھتا وہ دوسرا مصلّٰی لینے کمرے سے باہر روانہ ہوا۔۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد وہ ہاتھ میں مصلّٰی لیے کمرے میں داخل ہوا جہاں نویرہ وضو کے بعد حجاب کیے رایان کی منتظر تھی وہ شادی سے قبل

کئی مذہبی کتب پڑھ چکی تھی اس لیے وہ وضو کے طریقے سے واقف تھی رایان کمرے میں قدم رکھتے اسکے سراپے کو پورے استحقاق سے دیکھنے میں محو ہوا جو سفید سادہ سا کرتا زیب تن کیے دوپٹے سے سر کو حجاب میں ڈھانپے میک اپ سے پاک چہرے پر عبادت کی تجسّس اور جستجو لیے بیڈ کے قریب کھڑی رایان کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

شروع کریں۔۔؟"رایان کو مخاطب کرتی وہ اسے طلسماتی سحر سے" باہر کھینچ لائی، جسے سن کر وہ چونکتے سر اثبات میں ہلا گیا اور دونوں مصلّے بچھائے وہ اسے نماز کا طریقہ سکھانے لگا۔۔

آغاز، تکبیر تحریمہ، ثناء، قیام، رکوع، سجود، سلام اور دعا وہ تمام نماز کے مراحل یک کے بعد دیگرے اسے سکھا گیا، آج نویرہ نے اپنے رب کی جانب پہلا قدم بڑھایا تھا آج اس نے اپنا رب سے کیا گیا وعدہ سچ کر

دکھایا، آج وہ اپنے قول پر پوری اتری اور آج ہی اس کی نئی بہترین زندگی کا آغاز ہوا۔۔

تھینک یو سو مچ۔۔"وہ آج اپنی پہلی نماز ادا کرنے کے بعد وہیں مصلّے پر" رایان کے برابر میں بیٹھی مشکورانہ انداز میں اس سے مخاطب ہوئی جبکہ نویرہ کے خوبصورت چہرے پر سکون اور خوشی کے تاثرات عیاں تھے۔۔

تم وہ نویرہ لگتی ہی نہیں جسے میں جانتا تھا۔۔"وہ اپنی حیرانگی ظاہر کرتا" گویا ہوا جس پر نویرہ کے گلابی لبوں پر تبسّم سجی۔۔

"اللہ نے میری التجاء سنی جو میں نے پہلی بار کی تھی اس وقت میرا یقین پختہ ہوا کہ واقعی اللہ ہے اور سنتا ہے۔۔اس حادثے کے بعد میں نے ماڈلنگ بھی اسی دن سے چھوڑ دی اور خود کو رب کے حوالے کر دیا۔۔ کیونکہ اپنی التجاء کے ساتھ میں نے اللہ سے وعدہ بھی کیا تھا۔۔اپنی زندگی اس کے نام وقف کرنے کا وعدہ۔۔!! جس کی پوری اور باقاعدہ شروعات میں نے آج سے تمھارا ساتھ کی ہے۔۔!!"

وہ اپنا قصہ اور اپنے رب پر توکل کا احوال بیان کرتی گویا ہوئی جبکہ رایان اس کے خوبصورت میک اپ سے پاک سرخی مائل چہرے کو تکنے محو تھا۔۔

تمھاری بات سن کر خوشی ہوئی مجھے۔۔ تمھیں آج اس نئی زندگی کی" شروعات مبارک ہو۔۔" وہ نویرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا مدھم سا مسرور لہجے گویا ہوا۔۔

"تھینک یو۔۔"

نویرہ اپنا آخری جملہ کہتے اب گفتگو کا اختتام کرنا چاہ رہی تھی مگر وہ اپنی جگہ سے اٹھ نہ سکی کیونکہ اسکا ہاتھ اب بھی رایان کی ہتھیلیوں میں مقید تھا جو خاموش اس کے چہرے کے نقوش کو ازبر کرنے میں مصروف تھا گویا رایان کے لیے اس سے اہم کام اس وقت کوئی نہ ہو۔۔

لگتا ہے آج لوگوں کو آفس نہیں جانا اس لیے آرام سے بیٹھے "

ہیں۔۔!" وہ اپنا ہاتھ کھینچتے آئی بر واچکاتے گویا ہوئی اور ساتھ ہی رایان

کو بھی اپنے جملے کی جانب متوجہ کر گئی۔۔

نویرہ کی آواز پر چونکتے نظروں کو اس کے چہرے سے پھیر کر نے یہاں

وہاں کرتا چرانے لگا۔۔

کہاں کھوئے ہو ٹائم دیکھا ہے آفس نہیں جانا۔۔؟" وہ خاموش تھا کہ "

نویرہ تعجب سے پھر گویا ہوتی سوال کرنے لگی۔۔

ہاں جانا ہے۔۔!" وہ مدھم سا سر اثبات میں ہلاتے بولا۔۔"

تو تیار نہیں ہونا۔۔؟اٹھو جلدی۔۔!میں نے امی کو کہتے سنا تھا کہ آج" "تم نے کسی پریزنٹیشن کے لیے جلدی جانا ہے۔۔

ارے ہاں ہاں پریزنٹیشن۔۔!!شکر ہے یاد آگیا تھینکس فار" "!!ریمائنڈنگ می۔۔

ہاہاہاہا۔۔"وہ نویرہ کی یاددہانی پر آنکھیں پھاڑے فوراً اٹھ کھڑا ہوتا" مصلّیٰ اٹھا کر اجلت میں اپنا جملہ کہتا کمرے سے فوراً روانہ ہوا۔۔جس کی اجلت دیکھ کر نویرہ کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

"سر آپ نے ایک پوسٹ کی ہے جس نے میڈیا میں تہلکہ مچا دیا ہے کیا وہ سچ ہے۔۔؟"

دن مکمل چڑھا تھا اور اب دن کے بارہ بج چکے تھے جہانگیر مینشن میں موجود اظہر جہانگیر اپنے کمرے میں ڈریسنگ مرر کے قریب کھڑا ماتھے پر بکھرے بال لیے سیاہ پینٹ پہنے اب سفید ٹی شرٹ پر مسٹر ڈرنگ جیکٹ پہننے میں مصروف تھا جبکہ کان میں ائیر پوڈز لگائے وہ مقابل کی کال بھی سن رہا تھا جہاں گفتگو کی شروعات پر ہی فلم اسسٹنٹ کی نسوانی آواز مودبانہ انداز میں اس کے سماعتوں سے جا ٹکرائی۔۔

اتنی نرمی سے سوال کیا کر رہی ہو لاؤ فون مجھے دو۔۔" آفس کی کرسی پر" براجمان فلم پروڈیوسر نے سختی سے کہا تو اسسٹنٹ نے پیچھے مڑ کر پروڈیوسر کو دیکھا اور اس کی جانب بڑھتے اسے موبائل تھما گئی۔۔

"یہ میں کیا سن رہا ہوں مسٹر اظہر۔۔؟؟آپ نے اچانک سنگنگ چھوڑنے کا فیصلہ لیا ہے۔۔؟؟"پروڈیوسر راکنگ چیئر پر بیٹھا بھنویں بھینچتے بھاری آواز میں گویا ہوا اسے لگا گویا اپنے سخت لہجے سے وہ اظہر جہانگیر کو فیصلہ پر سوچنے اور واپس لینے کے لیے مجبور کر دے گا لیکن وہ اظہر کی شخصیت کو لے کر مغالطے میں تھا۔۔

"جی بالکل ٹھیک سنا ہے آپ نے۔۔!"اظہر جیکٹ پہنے اب سامنے آئینے میں دیکھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بے فکر سا بولا۔۔

"یہ بھلا کیسا فیصلہ ہوا۔۔؟ابھی کل ہی آپ دن میں ایک میوزک کنسرٹ سے فارغ ہوئے اور آج صبح ایسا پیغام۔۔؟"

پروڈیوسر تعجب بھرے لہجے میں تمسخر کی آمیزش کرتا بولا پروڈیوسر کا اشارہ دماغی بیماری پر تھا جس میں انسان بہترین اور دیرپا فیصلہ لینے سے قاصر ہوتا ہے۔۔اس کا اشارہ سمجھ کر اظہر جو اپنے کام میں مگن تھا اسی وقت اپنے ہاتھ روکے توجہ پروڈیوسر کی بات پر کر گیا۔۔

وہ کیا ہے ناں۔۔ قسمت بدلتے۔۔ ہدایت ملتے۔۔ دیر نہیں لگتی۔۔""

اظہر بحث کے بجائے سرد لہجے میں جواباً گویا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

دیکھو اظہر صاحب آپ اس طرح کا فیصلہ یونہی نہیں لے سکتے۔۔"

آپ انٹرنیشنل سنگر ہو دنیا بھر میں آپ جانے جاتے ہیں اپنا کوئی فیصلہ محض ایک پوسٹ پر۔۔۔"

کیا چاہتے ہیں۔۔؟؟" اظہر مقابل کی بات کاٹتے رعب دار آواز میں گویا ہوا کیونکہ وہ رفتہ رفتہ اب اظہر کے صبر کا پیمانہ لبریز کر رہا تھا۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ وہ پوسٹ ڈیلیٹ کر دیں اور کہیں کہ اکاؤنٹ ہیک ہو گیا تھا۔۔" مقابل کی اتنی آسانی سے کہی گئی اتنی بڑی بات اظہر پر یک سر ناگوار گزری اور اس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

"یعنی اپنے مداحوں سے ہی نہیں بلکہ مذہب سے بھی مزاق کروں۔۔؟؟" اظہر پینٹ کی جیب میں ہاتھ گھسکھاتے رعب سے کھڑا ہوتا چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ عیاں کرتا لہجہ سخت کیے بولا جس کی آواز کی سختی پر مقابل نے بھی سہمتے ہوئے تھوک حلق میں اتارا۔۔

"میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے۔۔میں تو یہ کہہ۔۔۔"

دیکھو مسٹر انعام ماضی میں جو ہونا تھا ہو گیا لیکن مجھے میرے پروردگار" نے اسے ٹھیک کرنے کا موقع دیا ہے تو اب ضرور ٹھیک کروں گا اپنی موت سے قبل۔۔تو پوسٹ ہو یا پریس کانفرنس لوگوں کو بات سے آگاہ کرنا اہم تھا جو کر دیا ہے میں نے۔۔"مقابل کی بات ایک بار پھر کاٹتے اسے وہ نہایت سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

ٹھیک ہے یہ آپکا پرسنل معاملہ ہے مجھے آپ کو سمجھانا تھا سو سمجھا دیا" باقی آپ کی مرضی لیکن کانٹریکٹ ختم کرنے کے لیے آپ کو اسٹوڈیو یا آفس آنا پڑے گا۔۔"مقابل اپنی کوششوں کے نتیجے میں ناکام ہوتا سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

"ٹھیک ہے میں آجاؤں گا۔۔"

ابھی آفس میں ہوں۔۔ سو بہتر ہو گا آپ ابھی آجائیں پھر ٹائم نہیں ہو گا میرے پاس۔۔" پروڈیوسر نے اظہر کو احکام دیتے لہجے میں کہا تھا جسے اظہر مٹھیاں بھینچے برداشت کر گیا۔۔

"!اچھا ٹھیک ہے ابھی آتا ہوں۔۔ بائے۔۔"

"مطلب کی بات ہے ورنہ لوگوں کو اوقات دکھانے میں اور خدا بننے میں دیر نہیں لگتی۔۔" اظہر گفتگو کا اختتام کرتا کانوں سے آئرپوڈز نکالے سرد لہجے میں خود سے ہمکلام ہوا اتنے میں ماہین بھی نارنجی رنگ لباس میں حجاب کیے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

آپ کہیں جارہے ہیں۔۔؟" وہ ڈریسنگ مرر کے قریب کھڑے اس" بھاری جسامت کے حامل شخص کا خوبرو چہرہ آئینے میں دیکھ کر سوالیہ مخاطب ہوئی جو اپنا جیکٹ خود پر ٹھیک کرتا اب ڈریسنگ ٹیبل سے گھڑی اٹھا گیا۔۔

ہاں ابھی کچھ کانٹریکٹس ہیں جنھیں ختم کرنا ہے۔۔ وہیں جارہا" ہوں۔۔!" وہ کلائی پر گھڑی باندھے مصروف سے انداز میں گویا ہوا اور اسکی جانب پلٹا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔" ماہین نے اپنے جملے میں سرد لہجے کا اظہار کیا جسے" محسوس کرتے اظہر نے بھی گھڑی باندھ کر سر اٹھاتے اس کے مرجھائے چہرے کو دیکھا۔۔

"تمھاری آنکھیں دیکھ کر لگتا ہے جیسے تم نہیں چاہتی کہ میں کہیں باہر تمھیں چھوڑ کر جاؤں۔۔؟" وہ خماری لہجے میں مسکراتے بولا اور اپنی بھاری کہنیاں اس کے نازک کندھوں پر رکھ گیا۔۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں میں بس چاہ رہی تھی کہ امی کے گھر ہو آؤں۔۔!" وہ خود پڑپڑتی اظہر کی لو دیتی نگاہوں پر سر جھکائے اس کے گمان کو یک دم دور کرتے بولی جس پر اظہر نے بھنویں اٹھائی۔۔

"اوہو۔۔ایم ریلی سوری کہیں باہر لے جانا تو دور تمہیں تمھارے گھر والوں سے بھی نہیں ملایا میں نے۔۔" وہ کچھ پشیمان ہوتا بولا۔۔

کوئی بات نہیں آپ ہو آئیں اپنے کام سے۔۔ پھر چلیں گے۔۔" وہ اظہر کو تسلی دیتے بیک وقت حق بھی جتا رہی تھی۔۔

نہیں میں تمھیں اپنے ساتھ لے جاتا ہوں راستے میں گھر چھوڑ دوں گا" پھر اگر کہو گی تو شام کو آ جاؤں گا لینے۔۔" وہ ماہین سے دور ہوتا ٹیبل پر اپنا والٹ اور چابیاں لیتے گویا ہوا۔۔

ٹھیک ہے۔۔" وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔۔"

اوکے تم ریڈی ہو جاؤ میں ایک کال کر کے اب لان میں ہی جا رہا ہوں "گاڑی میں تمھارا ویٹ کروں گا۔۔

پینٹ کی جیب سے موبائل نکالتے وہ ماہین کو ہدایت دے گیا اور پھر کمرے سے لمبے لمبے ڈاگ بھرتا روانہ ہوا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

سہ پہر ہونے کو آئی تھی اظہر جہانگیر اب پروڈیوسرز اور اسٹوڈیوز میں اپنے سانگ کے ریکارڈنگ کی اور فلمز کے لیے سانگ کی ڈیلز کینسل کرواتا اب آخری آفس سے نکلنے لگا تھا اور اس نے ارادہ کیا کہ اب اسے یہاں سے فوراً سیلم ہاؤس کا رخ کرنا چاہیے جہاں ماہین موجود تھی۔۔

اظہر آفس سے نکل کر کچھ فاصلہ طے کرتا پارکنگ ایریا پہنچا اور اپنی گاڑی میں سوار ہوا اتنے میں اس کے پینٹ کی جیب میں موجود موبائل کی رنگ ٹون بجی تھی۔۔

وہ موبائل کی ٹون پر چونکتے گاڑی اسٹارٹ کرنے سے قبل جیب سے موبائل نکال کر تکنے لگا جس پر ایک معروف میڈیا ہاؤس کی جانب سے اسے کال موصول ہوئی جسے دیکھتے ہی اظہر نے بھنویں اٹھائی اسے اندازہ ہوا کہ اس کال پر اس کی پوسٹ کے حوالے سوال جواب یا انٹرویو کی پیشکش ہونے والی ہے۔۔

ہیلو۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے کال ریسیو کرتے موبائل کان سے لگا کر" رعب دار آواز میں گویا ہوا۔۔

"ہیلو سر۔۔!! ہاؤ آر یو۔۔؟ میں۔۔۔"

جانتا ہوں تمھیں۔۔!! میرا وقت برباد کرنے کے بجائے فوراً مدعے پر آؤ۔۔" اظہر نے کال پر دوسری جانب سے مقابل مرد کی آواز سنی جسکا تعارف سنے بغیر وہ بات کاٹتے رعب دار آواز میں گویا ہوا۔۔

"سر آپ نے اپنے سنگنگ کریئر کو خیر باد کہنے کے حوالے سے صبح ایک پوسٹ کی۔۔!" مقابل اب وقت ضائع کیے بنا ایک ہی جملے میں اپنی اصل بات کہہ گیا جس کی اظہر کو پہلے سے امید تھی اور جسے سن کر وہ بیزاری میں مدھم سے نفی میں سر ہلا گیا۔۔

جی ہاں یہ سچ ہے۔۔تو کیا اس بات پر آپ لوگ مجھ سے سوال جواب کریں گے۔۔؟"وہ آئی بر و اچکاتے گویا ہوا۔۔

"نہیں سر۔۔ہم مانتے ہیں کہ آپ کی پوسٹ جنگ میں آگ کی طرح پھیل گئی ہے وائرل ہو گئی لیکن ہم آپ سے جوانٹر ویو لینا چاہتے ہیں وہ مس نویرہ سے متعلق ہے۔۔!!کیونکہ آپ دونوں تو ساتھ تھے لیکن پھر انہوں نے ماڈلنگ چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور پھر ان کی شادی کے دوسرے دن آپ نے بھی یہ پوسٹ کر ڈالی۔۔؟"

مقابل سست رفتاری سے آہستہ آہستہ اپنے مدعے پر آیا جس کا آخر میں کہا گیا جملہ اظہر کے دل پر پہاڑ کی مانند ٹوٹا آنکھیں پھاڑے وہ اپنے سماعتوں پر یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ واقعی اس نے جو سنا ہے وہ ٹھیک سنا ہے۔۔

کیانویرہ کی شادی۔۔؟"وہ ماتھے پر بل ڈالے بے یقینی سا لہجہ لیے" بولا۔۔

جی سر انھوں نے خفیہ شادی کی ہے۔۔!! مگر اب خبر پھیل چکی ہے" "اور سچ ثابت ہوئی ہے۔۔!! کیا آپ کو اس بارے میں علم نہیں۔۔؟؟ مقابل کی تصدیق نے اظہر کے پیروں تلے سے زمین کھسکھائی جبکہ مقابل اپنے آخری جملے میں متذبذب سے انداز میں سوال کر گیا۔۔

۔

۔

اظہر اپنی گاڑی میں سوار نیوز چینل کے سینیئر مینیجر کے سوال پر کچھ لمحے خاموشی اختیار کئے ہوئے تھا جس سے مقابل کو اندازہ ہوا کہ اظہر واقعی نویرہ کی شادی سے بے خبر ہے۔۔

"خیر یہ ان کا پرسنل معاملہ ہے اور معروف ہونے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وہ اپنی زندگی میڈیا والوں کے مطابق جینا شروع کر دیں وہ بھی انسان ہے پرسنل زندگی رکھتی ہیں۔۔!!" اظہر نے کچھ دیر خاموشی کے بعد گہری سانس کھینچتے معقول سا جواب دیا تھا۔۔

"جی بالکل سر مگر ہم آپ سے ایک انٹرویو لینے کے خواہشمند ہیں پلیز منع مت کیجیے گا۔۔!!" مینیجر کی آواز میں پستی اور لہجہ مودبانہ تھا کیونکہ وہ اپنے مقصد کے لیے اظہر کو آمادہ کرنا چاہتا تھا۔۔

"میں معذرت خواہ ہوں لیکن مجھے کسی کی پرسنل لائف پر تبصرے کرنے کے لیے انٹرویو نہیں کرنا۔۔ جو پچھلے کچھ دنوں سے لے کر آج تک ہو چکا ہے وہ سب کو سوشل میڈیا کے ذریعے سب کو پتا ہے تو انٹرویو کی ضرورت نہیں آپ کو صرف اپنی ٹی آر پی عزیز ہے لیکن یہ بھول گئے ہیں کہ مس نویرہ نے ماڈلنگ چھوڑ دی ہے اور اب ان کی زندگی مکمل پرائیویٹ ہو چکی ہے جب وہ خود کچھ شئیر کرنے کے حق میں نہیں تو آپ بھی ان کا پیچھا چھوڑ دیں۔۔" اظہر ماتھے پر بل ڈالے اپنے رعب دار آواز میں مقابل کو جھاڑ پلاتا گویا ہوا۔۔

"!!یو آر رائٹ سر بٹ۔۔"

"!مجھے مزید بحث نہیں کرنی آئی ہوپ یو انڈرسٹینڈ۔۔"

مقابل اب بھی اپنی بات پر ڈٹا رہا گویا اظہر کی کہی باتیں اس نے سر کے اوپر سے گزر گئیں ہوں جیسے محسوس کرتے اب اظہر کا لہجہ سخت ہوا اور وہ اپنا جملہ کہتا کال کٹ کر گیا۔۔

نہیں سر۔۔ہم مانتے ہیں کہ آپ کی پوسٹ جنگ میں آگ کی طرح" پھیل گئی ہے وائرل ہو گئی لیکن ہم آپ سے جوانٹر ویو لینا چاہتے ہیں وہ مس نویرہ سے متعلق ہے۔۔!!کیونکہ آپ دونوں تو ساتھ تھے لیکن پھر انہوں نے ماڈلنگ چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور پھر ان کی شادی کے "دوسرے دن آپ نے بھی یہ پوسٹ کر ڈالی۔۔؟

جی سر انھوں نے خفیہ شادی کی ہے۔۔!! مگر اب خبر پھیل چکی ہے" "اور سچ ثابت ہوئی ہے۔۔!! کیا آپ کو اس بارے میں علم نہیں۔۔؟؟

موبائل کان سے الگ کرتے اس کے کانوں میں مینیجر کی سابقہ بازگشت سنائی دی تھی جس میں نویرہ کی شادی کا ذکر تھا۔۔اظہر کو یہ باتیں اب بھی غیر یقینی سی محسوس ہوئی تھی۔۔

صارم اظہر کا خاندان اپنی ٹپکل روایات میں جیتے ہیں انکے ساتھ رہنا" میرے لیے ویسے بھی پاسبل نہیں تھا۔۔آگر اظہر کے ساتھ شادی کر کے الگ رہ بھی لیتی تو شادی ایک بڑی زمہ داری ہے سو میں سے کوئی دو لوگ نبھا سکتے ہیں لیکن انھیں ہمیشہ اس زمہ داری کو نبھانے کے لیے اپنی خواہش اپنا کریئر ختم کرنا پڑھتا ہے اور مجھے بھی کرنا ہوتا جو میں "بالکل نہیں کرنا چاہتی کیونکہ مجھے اپنا کریئر عزیز ہے۔۔

نویرہ کے زبان سے برآمد ہوئے یہ الفاظ جو آج بھی ذہن میں آتے اظہر کے دل میں کانٹوں کی مانند چبھتے تھے وہ الفاظ جسے آج پھر یاد کرتے اظہر نے آنکھیں میچ کے گہری سانس اندر کھینچی، اسے نویرہ سے زیادہ اس کے دیئے گئے دھوکے پر تکلیف ہوئی جو آج پھر یاد آئی تھی۔۔

اسے آج پھر تکلیف ہوئی، دل کے کسی کونے میں درد محسوس ہوا، وہ آنکھیں وا کیے اب گود میں رکھا موبائل اٹھا کر ماتھے پر بل ڈالے اسکرین پر گہری نگاہیں مرکوز کیے وہ نویرہ کی شادی کے متعلق اس خبر کی صداقت کو جانچنے اب سماجی رابطے کی ویب سائٹس اور آرٹیکل ڈھونڈنے لگا۔۔تاکہ اسے حقیقت کا علم ہو اور پتا چلے کہ یہ شادی کس کے ساتھ ہوئی تھی۔۔

اس کے دل میں مینجر کی خبر پر شدید تجسس ابھرا تھا کہ کون ہے وہ شخص جسے نویرہ نے اپنے لیے منتخب کیا اس کا کچھ گمان صارم کی طرف گیا تھا مگر حقیقت اب سے کچھ ہی لمحوں میں آشکار ہونے والی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

سہ پہر کا وقت بھی ختم ہونے کو تھا ارایان اپنے گھر میں داخل ہوا ڈارک بلو شرٹ اور سیاہ پینٹ پہنے کندھے سے لیپ ٹاپ بیگ لٹکائے وہ خوبرو نوجوان لاؤنج میں پہنچا جہاں گھر والے اسے تعجب سے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ اپنے اصل وقت سے قبل گھر میں نمودار ہوا۔۔

"السلام وعلیکم امی۔۔"

السلام و علیکم بھائی۔۔"اپنے مختصر سے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی والدہ" اور بہن رایان کو مین گیٹ سے آتا دیکھ رہے تھے کہ رایان نے والدہ کو مخاطب کیا تھا اور بہن نے رایان کو۔۔

"!!وا علیکم السلام۔۔"

والدہ نے مسکراہٹ ظاہر کیے جواب دیا اور مزید کوئی سوال نہ کیا تھا اسے رایان کے جلد آمد کا علم تھا کہ وہ نویرہ کے لیے آیا ہے۔۔ جبکہ رایان نے بھی اپنی بہن کو سلام کا جواب دیا اور کمرے کی جانب روانہ ہوا۔۔

وہ کمرے میں آہستگی سے قدم رکھتے داخل ہوا جہاں اسے اسٹڈی ٹیبل کے قریب رکھی کرسی پر براجمان اسکی زوجہ ہلکا فیروزی رنگ شیفون کا سادہ سا فراک پہنے گلے میں دوپٹہ ڈالے کھلے بالوں میں میک اپ سے

پاک خوبصورت چہرے پر فکرو تجسس لیے کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔۔

اس کے زیب تن کیے گئے لباس سے ظاہر تھا کہ وہ رب کے لیے اپنا کریئر ہی نہیں بلکہ رہن سہن کا طریقہ اوڑھنا بچھونا بھی بدل گئی تھی۔۔

وہ اپنے کام میں اس قدر محو تھی کہ رایان کو کمرے میں داخل ہوتے بھی محسوس نہ کر سکی تھی۔۔

اہم اہم۔۔ کیا کر رہی ہو۔۔؟؟"رایان اسے دیکھ کر مسکراتے لیپ ٹاپ بیگ بستر پر رکھا اور مصنوعی کھانستے اسکا دھیان اپنی جانب کر گیا۔۔

نویرہ اسکی بھاری آواز سن کر یک دم چونکی جو کمرے کی گہری خاموشی کا خاتمہ کر گئی تھی۔۔

کیا بات ہے جلدی آ گئے تم تو۔۔؟" اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتی وہ" حیرت بھری انداز میں گویا ہوئی جس پر مقابل نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

پریزنٹیشن دے دی ہے۔۔ تو آج میں نے سوچا کہیں باہر لے چلو" تمہیں۔۔!!" وہ نویرہ کی جانب ایک قدم قریب آتے مدھم سا بولا تھا۔۔

ریلی۔۔؟؟" وہ آئی بروا چکاتے مسکرائی۔۔"

ہاں آج کہیں جانا چاہیے ورنہ کہیں تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ میں اپنے حق ادا نہیں کر رہا۔۔" وہ اس کے قریب بڑھتا خماری لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔

"مسٹر رایان۔۔! میں باقی لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں۔۔ میں نویرہ ہوں۔۔!! اپنا ہر حق ڈنکے کی چوٹ پر لوں گی تم سے۔۔" نویرہ اسے کالر سے پکڑے دو ٹوک انداز میں گویا ہوئی جس کی آنکھوں میں واقعی کوئی خوف کوئی لغزش نہ تھی۔۔

"مس نویرہ رایان۔۔!! تمھارے حق غضب کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا میں۔۔!" رایان اس کی دھمکی آمیز جملے پر مسکراہٹ ظاہر

کرتے مواد بانہ انداز میں گویا ہوا۔۔اسی دوران اب رایان کا موبائل بجا جسے سن کر وہ آنکھیں موندے دوبارہ گہرا مسکرایا۔۔

نویرہ بھی اب اپنی الماری کی جانب لپکی جبکہ رایان نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ گھسکھاتے موبائل نکالا جس کی اسکرین پر اظہر جہانگیر خان کا نام چمکا تھا جسے دیکھ کر رایان کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی جبکہ چہرے پر حیرت اور فکر کے تاثرات عیاں ہوئے۔۔

ہیلو رایان۔۔!!"رایان کال ریسیو کرتے موبائل کان سے لگا کر کچھ نہ کہہ پایا تھا جبکہ مقابل سے رعب دار آواز اس کی منتظر تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

السلام و علیکم بھائی۔۔!!"رایان نے کچھ لمحے خاموشی کے بعد مدھم" سے لہجے میں اظہر کو مخاطب کیا جس کے لہجے میں شرمندگی ظاہر تھی۔۔

اس نے ایک جانب تو اظہر کی پسندیدہ لڑکی سے شادی کی تھی اور اسے ہی نہیں بتایا تھا جبکہ دوسری جانب اظہر نے ماضی میں پل پل رایان پر احسانات کی بارش کر رکھی۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

و علیکم السلام کیسے ہو۔۔؟"اظہر نرم مزاجی سے گویا ہوا وہ اب بھی اپنی" گاڑی میں سوار اسی پارکنگ ایریا میں موجود تھا جس نے انٹرنیٹ پر نویرہ کی شادی کی تمام تفصیلات جان کر اب رایان کو کال ملائی تھی۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں۔۔؟"

تمھیں شادی کی مبارکباد دینا چاہتا تھا۔۔"اظہر نے رایان کے سوال کو" نظر انداز کرتے سرد لہجے اور طنزیہ انداز میں مخاطب کیا تھا جس پر اب رایان کا حلق خشک ہونے کو آیا اور پلک جھپکنا رکی تھی۔۔

بہت شکریہ۔۔ لیکن اظہر بھائی مجھے معاف کردیں آپ کو وقت پر" نہیں بتاسکا۔۔"وہ شدید شرمندگی سے بولا تھا اس قدر شرمندگی کہ زمین کھلے اور وہ اس میں سما جائے جبکہ دوسری جانب نویرہ جو الماری ٹٹولتے اپنی پسند کا لباس منتخب کرنے میں مصروف تھی رایان کے منہ سے اظہر کا نام سن کر اس کے ہاتھ بھی یک دم رکے چہرے پر تاثرات بدلے اور سارا ماضی پھر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔

اچھا ہی کیا جو تم نے مجھے نہیں بتایا۔۔بس تمہیں ہدایت دوں گا کہ اس" کا خیال رکھنا ہمیشہ۔۔!!"اظہر سیٹ پر بیٹھے ٹیک لگائے ماتھے پر بل ڈالے اپنی ایک مٹھی بھینچے جبکہ دوسرے ہاتھ میں موبائل پر پکڑ سخت کیے اپنی کیفیات کو ضبط تلے کچلنے کی کوشش کرتا گویا ہوا۔۔

جی بھائی ضرور رکھوں گا۔۔!!"رایان نے سر اثبات میں ہلاتے دل و" جان سے کہتا بولا تھا وہ بخوبی واقف تھا کہ نویرہ اس کے لیے کیا اہمیت رکھتی ہے۔۔جبکہ نویرہ اپنا کام چھوڑ کر دوبارہ رایان کے پاس پہنچی اور اس کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اظہر ہے۔۔؟میری بات کروا سکتے ہو۔۔"نویرہ نے مدھم آواز میں" رایان سے اجازت طلب کی تھی آواز مدھم ہونے کے باعث دوسری جانب کال پر موجود اظہر تک نہ پہنچ سکی۔۔

ہاں یہ لو میں ہاتھ منہ دھو کر آتا ہوں۔۔"رایان نے سر اثبات میں ہلا" کر نویرہ کو فون پکڑتے کہا اور واش روم کی جانب روانہ ہوا رایان کے ذہن نے نویرہ کے گفتگو کی اجازت کو لے کر خدشات کا مظاہرہ کیا مگر دل نے نویرہ پر اعتبار ظاہر کیا۔۔

ہیی۔ہیلو۔۔اظہر۔۔!!کیسے ہو۔۔؟"نویرہ موبائل کان سے لگاتے" لڑکھڑاتی آواز میں گویا ہوئی اس کی سانسیں مدھم ہونے لگی ہاتھ ٹھنڈے پڑ گئے اور دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔۔دوسری جانب اظہر کا

کیا حال تھا سماعتوں سے آواز ٹکراتے ہی اس کے ماتھے پر پڑی سلوٹیں یک دم غائب ہوئیں آنکھیں ضرورت سے زیادہ کھل گئیں اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا اس کی خود پر ضبط کی گرفت ڈھیلی پڑ چکی تھی نویرہ کی آواز سن کر دل میں جھٹکا سا لگتا محسوس ہوا اور وہ ماضی؟ وہ سارا ماضی بھی آنکھوں کے سامنے آیا تھا جن میں وہ دونوں کبھی ساتھ تھے جنھوں نے کبھی الگ ہونے کا تصور نہ کیا تھا یا شاید صرف اظہر جہانگیر نے نہ کیا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

شادی مبارک ہو تمھیں۔۔!!" وہ نویرہ سے اپنے پہلے جملے میں گویا" ہوا جس میں سرد لہجہ، شکوہ کناں، طنز، سوال، شکایت، سب کچھ تھا اس ایک جملے میں اظہر کی ہر کیفیت تھی ہر جزبہ پوشیدہ تھا۔۔

تھینک یو۔۔ تم کیسے ہو۔۔؟" وہ پشیمانی سی بات بدلنے کے بہانے اپنا" جملہ دہرا گئی تھی۔۔

"!!میری چھوڑوں میں بہترین حال میں ہوں اور۔۔"

"!!مجھے معاف کر دو اظہر۔۔"

نویرہ کے دوبارہ سوال پر وہ گاڑی کا اسٹیرنگ مضبوطی سے پکڑے جبڑا بھینچتے سخت لہجے میں بولا تھا جسکی کفیت اور سخت لہجہ جان کر وہ اس کی بات کاٹتے اپنا مدعا بیان کرنا شروع کر گئی وہ مدعا جس کے لیے نویرہ نے رایان سے گفتگو کی اجازت طلب کی تھی۔۔

میں نے تم سے معافی مانگنے کی بہت کوشش کی لیکن تم نے مجھ پر" سارے در بند کر دیئے تھے۔۔ میں دو تین ہفتے پہلے کئی بار تمھارے گھر

بھی آئی تھی لیکن کبھی پتا لگتا تھا کہ تم اپنی بیوی کے گھر گئے ہو کبھی کانسرٹ کے لیے آؤٹ آف سٹی گئے ہو۔۔میں چاہ کر بھی نہ مل پائی تم سے۔۔!!"اظہر کی خاموشی پر وہ اپنی بات مکمل کرتے آنکھیں نم کر گئی تھی۔۔

"!نویرہ میں۔۔"

نہیں اظہر مجھے آج کہہ لینے دو۔۔پلیز آج مجھے بولنے کا موقع دے " دو۔۔شاید پھر مجھے تم سے دوبارہ کبھی ہمکلام ہونے کا موقع نہ ملے۔۔"

اظہر اسکی بات پر ماتھے پہ شکن لاتے جواب دینے ہی لگا تھا کہ نویرہ ایک بار پھر التجائی انداز میں گویا ہوتی اسکی بات کاٹ گئی۔۔

"میں اپنی زندگی میں سب سے زیادہ تمہیں ہرٹ کیا ہے تمہارے مخلص جزبات کی قدر نہ کر سکی میں ۔۔میں سب کچھ بھول کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں لیکن تمہارے ساتھ کی گئی ناانصاف مجھے ہمیشہ گلٹ میں رکھتی ہے یہ گلٹ میرے دل پر پہاڑ کی طرح ہے جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گے مجھے کبھی سکون نہیں ملے گا۔۔"

اظہر کی خاموشی پر وہ روتی ہوئی گویا ہوئی وہ اپنی دلی کیفیت اظہر کے سامنے رکھتے معافی کی طالب ہوئی جسے رایان نے بھی واشروم میں بند سنا، جو اپنے چہرے پر پانی کی چھینٹیں مارتا خود پر ضبط رکھنے کی کوشش کر رہا تھا بھلا وہ نویرہ کو روتا کیسے چھوڑ سکتا تھا یہ لمحہ اس کے لیے کس قدر امتحاں بنا تھا اس وقت بس وہی جانتا تھا۔۔

نویرہ تمھیں جو ٹھیک لگا وہ تم نے کیا اور مجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہ" کیا۔۔تو مجھے نہیں لگتا کہ معافی تلافی کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے لیکن اگر تمھاری دلی تسلی اس جملے میں چھپی ہے تو لو وہ بھی کہ دیتا ہوں۔۔کہ نویرہ خاور میں نے تمھیں دل سے معاف کیا۔۔!!اب پلیز خود کو سنبھالو اور رونا بند کرو۔۔"اظہر نے سرد و نہایت سنجیدہ لہجے میں اسے کو مخاطب کرتے کہا اور اس نے خود کو بھی پر سکون کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ نویرہ سے مزید گفتگو کرنے کی سکت نہیں رکھتا تھا۔۔

سچ کہو تو تم نے شادی کا بہترین فیصلہ لیا ہے اب اپنی زندگی میں خوش" اور مطمئن رہو۔۔رایان ایک بہت اچھا انسان ہے مجھے پوری امید ہے "!!کہ وہ تمھیں خوش رکھے گا۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔

وہ اپنے چند آخری جملے ادا کرتا کال کٹ کر گیا تھا اور موبائل سائیڈ سیٹ پر رکھتا چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو پر سکون کرنے لگا۔۔

اظہر جانتا تھا کہ وہ نویرہ سے گفتگو کرے گا تو اس کا دل پھر اداس ہو گا اسکے دل پھر سے ماضی اور نویرہ کے دھوکے پر اٹک کر دکھی ہو گا وہ اپنی ماہین کا سوچ کر نویرہ سے گفتگو کا اختتام کر گیا تھا وہ اپنی بیوی کی ساری کی گئی کاوشیں برباد نہیں کرنا چاہتا تھا نہ ہی وہ بیوفائی جیسے برائی کا تصور کر سکتا تھا ہمیشہ نویرہ کے جنون میں غرق اس انسان کے ذہن پر نویرہ کی موجودگی میں بھی آج پہلی بار ماہین کا خیال غالب آیا شاید یہ محبت کی جھلک ہی تھی جو اسے آج شدت سے محسوس ہوئی تھی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

اظہر نویرہ سے گفتگو کے اختتام کے بعد گاڑی پارکنگ ایریا میں نکالتا اب سلیم خان ہاؤس کی جانب رخ کر گیا تھا راستہ طویل تھا اور اس کے ذہن میں کل شام سے آج تک کے واقعات گردش کر رہے تھے کل شام سے اب تک اس کے اس کی زندگی میں پہلی بار اتنا سب کچھ ایک ساتھ اور اتنے اہم واقعات ہوئے تھے جو اب اسے سوچنے پر مجبور کیے جا رہے تھے وہ سامنے کی جانب نظریں ٹکائے اسٹیرنگ پر اپنی پکڑ مضبوط رکھے سلو سپیڈ پر گاڑی چلا رہا تھا کہ اس دوران اسکا موبائل ایک بار پھر بجنا شروع ہوا جو اس کی جیکٹ میں تھا۔۔

اظہر نے گاڑی سڑک کے کنارے مناسب جگہ پر اپنی گاڑی کھڑی کی اور موبائل جیکٹ سے نکال کر تکنے لگا جس پر آج اتنے عرصے بعد

فیاض کا نام چمچمایا تھا۔۔وہ آپس میں بھنویں بھینچتے نفی میں سر ہلاتے کال ریسیو کرتا موبائل کان سے لگا گیا۔۔

جی مسٹر فیاض کیسے ہیں آپ۔۔"وہ سرد لہجے میں طنزیہ مسکراہٹ" ظاہر کیے گویا ہوا۔۔

اتنا پر تکلف۔۔؟؟ یہ ٹھیک نہیں ہے بھائی۔۔!"مقابل جو آفس کے" کیبن میں کرسی پر براجمان تھا برہمی سے بولا۔۔

خیریت ہے۔۔؟آج کیوں فون کیا۔۔؟"اظہر نے اس کی برہمی کو" نظرانداز کیا کیونکہ وہ خود فیاض سے نالاں تھا۔۔

مجھے کچھ دیر پہلے رایان کی کال آئی تھی اس نے مجھے سب کچھ بتادیا۔۔"

میں جانتا ہوں کہ تم ناراض ہو۔۔ مگر یار سچ کہوں میں تمھیں بتانا چاہتا

تھا مگر پھر سوچا کہ تم۔۔!"

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ اسکی شادی کہاں ہوئی کیونکہ میں اب رب کی"

"رضامیں راضی ہو گیا ہوں سمجھ گیا ہوں کہ ایسا کیوں ہوا تھا۔۔

فیاض نے اظہر کی برہمی پر اسے وضاحت دینا چاہی تھی جس کی بات

اظہر نے کاٹتے اسے جواب دیا جس پر فیاض نے خاموشی اختیار کی۔۔

میں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا نویرہ کو اپنانے کے لیے لیکن جب جب"

بھی اس کی جانب شادی کے غرض سے قدم بڑھاتا تھا تب تب مجھے

ناکامی ہی ہوتی تھی کیونکہ قدرت کا فیصلہ کچھ اور تھا۔۔ کیونکہ ماہین کو

میری اور رایان کو نویرہ کی زندگی میں آنا تھا کیونکہ تقدیریں رب لکھتا ہے۔۔ کیونکہ جوڑے آسمانوں پہ بنتے ہیں۔۔"

وہ یک ساعت میں اپنی وضاحت دیتا گویا ہوا ماتھے پر بل تھے اور چہرے پر سرخی جو فیاض کے اس جملے پر آئی تھی جو وہ کہنے والا تھا اس نے فیاض کے جملے پر خود سے جنگ لڑی کہ جب نویرہ نے اپنے لیے مخلص انسان کا انتخاب کر لیا تو وہ کیوں خود کو اذیت دے اس کے پاس تو نویرہ سے بڑھ کر موجود ہے جو اسکی دسترس میں ہے اور فرمابردار ہے۔۔

شکر ہے کہ تمھیں یہ بات سمجھ آگئی۔۔!"فیاض مدھم آواز میں لہجہ سرد کیے گویا ہوا اسے اظہر کے جواب پر تسلی ملی تھی ورنہ وہ اظہر کو سمجھانے کی غرض سے کال کیے تھا۔۔فیاض کے جملے پر اظہر نے بھی گہری سانس بھری اور خود کو پر سکون کیا۔۔

ویسے دیکھا جائے تو یہ بہت بہتر ہوا اگر میں اور نویرہ ایک ہوئے" ہوتے تو کبھی مذہب کی جانب راغب نہ ہوتے نہ وہ اور نہ میں۔۔!!" اظہر نے فیاض کو مخاطب کرتے کہا تھا۔۔

"!!ہاں شاید یہی مصلحت تھی۔۔"

یہ مصلحت بہت بہتر تھی مجھے میرے رب نے میری توقع سے بڑھ کر" بہترین سے نوازا ہے۔۔!" وہ ماہین کا تصور ذہن میں لاتے گویا ہوا جسکا تصور اس کے لیے سکون اور خوش گوار جزبات کا باعث بنا۔۔

یعنی تم ماہین کے ساتھ خوش ہو۔۔"اظہر کی بات پر فیاض کے لبوں پہ بھی مسکراہٹ سجی وہ اظہر کی بات سمجھتے ہوئے جواباً گویا ہوا۔۔

"مجھے تو ماہین سے محبت سی ہو گئی ہے اب نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے دور ہو۔۔اگر اللہ نے میرے دل میں ماہین کی محبت نہ ڈالی ہوتی تو یقیناً مجھے نویرہ کی شادی پر بہت دکھ ہوتا۔۔"

اظہر جہانگیر بلا آخر اقرار کر گیا وہ لفظ جس کی ماہین منتظر تو تھی مگر اسے کبھی اظہر کے منہ سے ان الفاظ کو سننے کی امید نہ تھی یہ بات واقعی ماہین کے لیے حیرت انگیز ثابت ہونے والی تھی ایک آخری خواہش جو اس نے اپنے رب سے کی تھی پوری ہونے والی تھی۔۔

بالکل ایسا ہی ہے یہی ڈر مجھے بھی تھا اور اسی ڈر کی وجہ سے میں نے" تمھیں حقیقت کے بارے میں نہیں بتایا۔۔"فیاض نے وضاحت دی تھی۔۔

چل کوئی نہیں۔۔معاف کیا۔۔"اظہر نے مسکراتے کہا وہ اپنی گفتگو کا" اختتام کرتے ماہین کے پاس پہنچنے کے لیے بے تاب سا ہونے لگا تھا۔۔

ابھی کہاں ہو۔۔؟"فیاض اظہر کو مخاطب کرتے سوالیہ گویا ہوا۔۔"

ابھی راستے میں ہوں سیلم آنکل کے گھر جا رہا ہوں۔۔"اظہر نے اسے" حقیقت بتاتے گویا ہوا اور گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کرنے لگا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آ گر وقت ہے اور مناسب لگے تو ابھی میرے آفس آ جاؤ کچھ باتیں" کرنی ہیں پھر یہیں سے چلے جانا۔۔"فیاض نے اسے دعوت دی تھی جس پر مسکراہٹ ظاہر کیے اظہر نے نفی میں سر ہلایا اسکا ماہین سے ملنا ایک بار پھر ٹلتا معلوم ہوا۔۔

ٹھیک ہے آتا ہوں۔۔"اظہر نے فیاض کی دعوت رد نہ کی اور جواباً گویا" ہوا جس پر فیاض اسے ٹھیک ہے کہہ کر کال کٹ کر گیا اور اظہر موبائل دوبارہ رکھتا گاڑی فیاض کے آفس کی جانب موڑ گیا جو کچھ ہی فاصلے پر تھا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

ماہین اپنے گھر سیلم ہاؤس میں موجود اب صحن میں چارپائی پر بیٹھی کتاب پڑھنے میں مصروف اظہر جہانگیر کی منتظر تھی جو اسے شام سے پہلے آنے کا کہہ گیا تھا۔۔

اسکی نظر باورچی خانے میں والدہ پر پڑی تھی جو کچھ دیر قبل کمرے میں رابعہ کے ساتھ تھی اب یہاں کام میں مصروف معلوم ہوئی۔۔وہ اظہر کی آمد پر رات کے لیے کھانے کا بندوست کرنے لگی ماہین والدہ کو دیکھتے ہی چارپائی سے اتر کر کچن کی جانب لپکی۔۔

امی چھوڑیں اسے میں کر دوں گی اور زیادہ اہتمام کی ضرورت نہیں" ہے۔۔"ماہین والدہ کو ہاتھوں سے تھامے باورچی خانے سے نکالنی کی کوشش کرتے تنبیہ کر گئی۔۔

"آرے میری جان اتنے دنوں بعد آئی ہو یہ کوئی اتنا خاص اہتمام تھوڑی ہے۔۔" والدہ نفی میں سر ہلاتے بولی اور ماہین کو باورچی خانے سے رخصت کرنے لگی اتنے میں رابعہ بھی جو سادہ سا کاٹن کا لباس اور سر پر دوپٹہ ٹکائے ہوئے تھی پڑھائی میں مصروف تھی ان کی آوازیں سنتے پڑھائی چھوڑ کر کمرے سے باہر نکلی۔۔

"امی میں کر لوں گی آپ آرام کریں آج اور یہ رابعہ مجھے بتائیں یہ آپ کے ساتھ ہاتھ بٹاتی ہے یا نہیں تا کہ خبر لوں اس کی۔۔" ماہین نے والدہ کے ہاتھوں سے چمچہ لیتے بھیجا تو اتنے میں اسے رابعہ نمودار ہوتی نظر آئی جس کی جانب آخری جملہ میں اشارہ کرتی والدہ سے گویا ہوئی۔۔

"ارے بھئی میری کیوں خبر لینا۔۔؟پوچھیں امی سے آپ کے جانے کے بعد میں نے کافی کام سیکھ لیے ہیں اور کرتی بھی ہوں۔۔" ماہین کے آخری جملے پر رابعہ ماتھے پر شکن لائے اپنی صفائی میں دلیل دیتی باورچی خانے کی جانب قدم بڑھا گئی جسے سن کر ماہین نے طنز سے بھنویں اٹھائی والدہ ہاجرہ بیگم بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی۔۔

"بالکل رابعہ میرا ہاتھ بھی بٹاتی ہے اور ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کرتی ہے۔۔" ہاجرہ بیگم اپنی چھوٹی بیٹی کے حق میں گویا ہوئی۔۔

"ہممم یعنی ہماری رابعہ بڑی ہو گئی ہے..!!" ماہین نے ہاتھ باندھتے آئی بروا چکاتے رابعہ کی جانب دیکھ کر کہا جو باورچی خانے کے دروازے کے قریب کھڑی اسی کو فخریہ انداز سے دیکھ رہی تھی۔۔

ہاں بالکل ماشاءاللہ۔۔!!" والدہ نے مسکراتے رابعہ کو دیکھ کر کہا۔۔"

شکریہ امی۔۔اب میں جا رہی ہوں پڑھائی کرنے میری پیٹھ پیچھے"

تعریفیں کیجیے گا اس سے آپ کو ثواب ملے گا۔۔" وہ طنزیہ انداز میں

ماہین سے گویا ہوئی اور دوبارہ کمرے کا رخ کر گئی جس کے جملے پر ماہین

نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔۔

"بیٹا مجھے بتاؤ تم اظہر کے ساتھ خوش تو ہو ناں۔۔اسکا رویہ کچھ بہتر ہوا

تمھارے ساتھ۔۔؟" رابعہ کے جاتے ہاجرہ بیگم نے فکریہ لہجے میں

ماہین کو مخاطب کیا۔۔

"امی مجھے یقین نہیں آتا کہ اظہر کا رویہ کیسے بدل گیا۔۔آج صبح انہوں نے پہلی بار میرے ساتھ فجر پڑھی اور میری ہدایت پر انہوں نے موسیقی چھوڑنے کا فیصلہ بھی کر لیا۔۔!!"

ماہین والدہ کے ہاتھوں تھامے بے ساختہ پر مسرت انداز میں گویا ہوئی اظہر کے ذکر پر اس کے چہرے کو عجب ساکھلا گیا کیفیات جھوم اٹھے اور آنکھیں مسکرائیں۔۔

"یہ تو خوشی کی بات ہے کہ ناممکن بھی ممکن ہونے لگا ورنہ اظہر کو دیکھ کر مجھے تمھاری فکر ہوتی تھی۔۔!"

والدہ نے ماہین کے چہرے پر تاثرات دیکھتے صدیوں بعد کا سکون اور اطمینان اب جا کر خود میں سمویا تھا اسے ہمیشہ اپنی لاڈلی اور فرض شناس

بیٹی کے ازدواجی زندگی کے مستقبل کی فکرستاتی تھی جو آج دور ہوئی تھی۔۔

"امی میں موازنہ نہیں کر رہی مگر جس طرح اللہ نے حضرت یوسف کو کنویں سے نکال کر تخت پر بیٹھایا تھا اسی طرح اللہ ہر نہ ممکن کو ممکن کر دیتا ہے میرے رب نے مجھے مسائل سے نکال کر پر آسائش محل میں بھیجا جس کی مجھے کبھی تمنا نہیں تھی مجھے وہ دیا جس کی مجھے توقع نہیں تھی۔۔ میں اپنے رب کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔۔"

ماہین اپنی والدہ سے رب کی نعمتوں پر مشکورانہ انداز میں گویا ہوئی جبکہ اس دوران اسکی آنکھیں بھی نم ہوئی، اسے آج یقین ہوا کہ اللہ نے اس کے لیے جسکو منتخب فرمایا تھا وہ اس کے حق میں کس قدر بہتر تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بے شک رب العالمین آزماتا ہے اور پھر نوازتا ہے۔۔!!اور مجھے خوشی ہے کہ تم اس آزمائش پر پوری اتری۔۔میں ہمیشہ تمھارے لیے دعائیں کرتی ہوں اور آج تمھیں ہدایت دوں گی کہ وقت جیسا بھی ہو تم نے صبر و توکل کو نہیں چھوڑنا یہ دو ہی چیزیں ہیں جو تمھاری ڈھارس بنا کر رکھیں گے اور تمھارے مسائل کو حل کرنے میں تمھاری مدد کریں گے۔۔"

والدہ سنجیدہ لہجے میں اسے ہدایت دیتی گویا ہوئی۔۔

✦

۔

۔

اسلام آباد کی سرزمین پر اب شام مکمل ڈھل چکی تھی اور آسمان نے گہری سیاہ چادر اوڑھ لی تھی جہانگیر مینشن میں یہ اب رات کھانے کا

وقت تھا جہاں کھانے کی میز پر فرحانہ اور صالحہ بیگم موجود تھے جبکہ آج اظہر کے ساتھ ساتھ ماہین بھی موجود نہ تھی جسے ناپا کر اب فرحانہ بیگم کے ذہن میں بھی تشویش کی لہر دوڑی کیونکہ وہ کل شام اظہر ماہین کی بحث سے آگاہ تھی۔۔

وجاہت جہانگیر کھانے کی میز پر اپنی زوجہ اور والدہ کو اپنا منتظر پا کر چہرے پر ہلکی تبسم لیے حاضر ہوا اور سرداری کرسی پر آ بیٹھا۔۔اسی دوران اس نے اپنی زوجہ کے چہرے پر فکر کو محسوس کیا جبکہ اپنے فرزند کی غیر موجودگی کا بھی اسے علم ہوا۔۔

کیا بات ہے آج اظہر نہیں آیا۔۔؟"وجاہت جہانگیر دونوں خواتین" کو مخاطب کرتا گویا ہوا۔۔وجاہت کا جملہ سن کر فرحانہ بھی چونکتے اپنی توجہ ان کے سوال پر مرکوز کر گئی مگر جواب سے خود بھی لاعلم تھیں۔۔

وہ ماہین کے ساتھ اس کے گھر گیا ہے آج اس کا یہاں ہونا ممکن نہیں" ۔۔!!"صالحہ بیگم وجاہت کو مخاطب کرتے گویا ہوئی جس کے جملے نے فرحانہ بیگم کے ماتھے نے سلوٹوں کو دعوت دی۔۔

وہ ماہین کو گھر لے گیا ہے؟ کسی کو بتایا بھی نہیں، کہیں کل رات کی" "!بحث۔۔

نہیں نہیں فرحانہ پر سکون ہو جاؤ وہ ماہین کے کہنے پر ہی اسے گھر والوں" "سے ملوانے لے گیا ہے ماہین نے خود بتایا تھا مجھے۔۔

فرحانہ بیگم تشویش ظاہر کرتے گویا ہوئی تھی کہ صالحہ بیگم وضاحت دے کر مطمئن کرنے کی کوشش میں اسے مخاطب کر گئی۔۔ جبکہ ان کی یہ گفتگو وجاہت جھانگیر نگاہوں میں تعجب لیے سن رہا تھا۔۔

بھلا کیسی بحث؟ کل رات کچھ ہوا تھا کیا۔۔؟"بلاآخر وجاہت بھی" دونوں خواتین کی گفتگو پر بھاری رعب دار آواز میں سوالیہ گویا ہوتا دونوں کی توجہ پھر سے اپنی جانب کر گیا۔۔

کل رات ماہین نے اظہر سے موسیقی چھوڑنے کا مشورہ دیا تھا جس پر" "اظہر نے شدید برہمی ظاہر کی۔۔
صالحہ بیگم وجاہت کو مخاطب کرتی جواباً گویا ہوئی جس پر وجاہت نے حیرت سے بھنویں اٹھائیں۔۔

ہاں بھئی یہ بات تو اظہر کے لیے جلتی پر تیل کا کام کرتی ہے پھر اسے برہم تو ہونا ہی تھا۔۔" وجاہت نے کھانا اپنے پلیٹ میں ڈالتے مسکراہٹ ظاہر کئے تمسخرانہ انداز میں کہا جس پر صالحہ بیگم بھی اثبات میں سر ہلا کر مسکرائی۔۔

مجھے تو اس لڑکے کی سمجھ نہیں آتی پہلے اچانک شادی کرتا ہے پھر اسی بیوی سے برا رویہ رکھتا ہے۔۔پہلے بحث کر کے بیوی سے برہم رہتا ہے "پھر اسی کے ساتھ گھر چلا جاتا ہے۔۔

فرحانہ بیگم اپنے صاحب زادے کے مزاج سے پریشان ہوتی شکوہ کناں لہجے میں بولی جس کی بات ایک بار پھر وجاہت اور صالحہ بیگم کی مسکراہٹ کا سبب بنی۔۔

"آرے تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔ تمھیں تو اس کا پتا ہے وہ تو ایسا ہی
ہے۔۔!!"

"امی ہماری تو خیر ہے مگر وہ بچاری ماہین۔۔!! وہ کیسے رہ رہی ہو گی اس
انسان کے ساتھ۔۔" صالحہ بیگم کی تسلی پر فرحانہ نے ماہین کے ساتھ
ہمدردی ظاہر کرتے فکریہ لہجے میں کہا۔۔

"فکر مت کرو وہ اُسے بہت اچھے سے ڈیل کر رہی ہے اور اسے سدھار
بھی دے گی۔۔"

اب وجاہت جھانگیر نے اپنی زوجہ کو تسلی دی اور کھانا کھانے کی جانب
اشارہ کیا جس پر فرحانہ بیگم نے مدھم سا اثبات میں سر ہلایا مگر اپنے
فرزند کو لے کر اس کے دل میں اطمینان اب بھی نہ اترا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

--------------سونی رائٹس--------------

"کہاں رہ گئے ہیں یہ اظہر۔۔؟"ماہین نے عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد کمرے کا بکھرا سامان اور رابعہ کی کتابیں سمیٹتی خود سے ہمکلام ہوئی۔۔ جس نے شام سے قبل آنے کا کہا تھا مگر رات ہو چکی تھی اور اس شخص کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔۔

اظہر کا ذکر ماہین کے لبوں سے بر آمد ہوتے ہی گھر کے دروازے پر دستک ہوئی جسے ماہین نے سنا مگر کمرے سے باہر نہ نکلی کیونکہ دروازے کی دستک کے جواب میں دروازے پر اکثر شام کے ڈھلتے ہی سلیم خان جایا کرتے تھے اور دن کے وقت ہاجرہ بیگم۔۔

سیلم خان نے دروازہ کھولتے ہی اپنے سامنے اظہر کو لبوں پر خوش مزاجی سے بھری مسکراہٹ اور ہاتھ میں کچھ شاپنگ بیگز لیے کھڑا پایا جسے سلیم نے استقبالیہ الفاظ میں مخاطب کرتے گھر کے اندر داخل کروا گیا اور اپنے ساتھ اس کمرے میں لے گیا جہاں رابعہ اور ہاجرہ بیگم اظہر کے منتظر تھے۔۔

ہیلو السلام و علیکم ریلی سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔!!" وہ پر مسرت" لہجے میں گویا ہوتا کمرے میں داخل ہوا اور رابعہ کو شاپنگ بیگز تھما گیا۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو۔۔!" ہاجرہ بیگم نے اظہر کو مخاطب کیا تھا جبکہ " اس دوران سیلم بھی کمرے میں پہنچا۔۔

"بالکل ٹھیک۔۔آپ سب کیسے ہیں۔۔؟"

"بھائی یہ کیا ہے۔۔؟"

اظہر نے گھر والوں کو مخاطب کیا ہی تھا کہ رابعہ کچھ لمحوں تک متجسس انداز میں بیگز کو نظروں سے ٹٹولنے کے بعد اب بلا آخر سوال کر گئی۔۔

یہ گفٹس ہیں سب کے لیے اور ماہین کہاں ہے۔۔؟"اظہر نے رابعہ کو" جواب دیتے اب کمرے اپنی زوجہ کی کمی آس پاس محسوس کرتا بے ساختہ ذکر کر گیا۔۔

وہ دوسرے کمرے میں شاید نماز پڑھ رہی تھی میں بلا کر لاتی"

"ہوں۔۔

ماہین سے میں بات کرلیتا ہوں۔۔؟؟"وہ رابعہ کو جاتے روک کر" سوالیہ نگاہوں سے ماہین کے والدین کو دیکھتے گویا ہوا جس پر سلیم خان نے سر اثبات میں ہلا کر اظہر کو جانے کی اجازت دی۔۔

ہاں تم بات کرلو وہ برابر کے کمرے میں ہی ہے۔۔!"ہاجرہ بیگم اظہر" کے سوال پر فوراً گویا ہوئی جس پر اظہر اب پلٹ کر کمرے سے روانہ ہوتا ماہین کے کمرے کا رخ کر گیا جبکہ ہاجرہ بیگم نے اظہر کے گھر آتے اب رات کا کھانا لگانے کی تیاری شروع کی۔۔

اظہر کمرے میں داخل ہوا کہ دروازے کی چوکھٹ پہ پہنچتے ہی وہ ماہین سے ٹکرانے میں بال بال بچا کیونکہ ماہین اپنے سامنے اس دیو نما بھاری جسامت کے حامل شخص کو دیکھ کر اپنے قدم فوراً روک گئی۔۔

"کہاں رہ گئے تھے آپ پتا ہے کتنی فکر ہو رہی تھی شام کا کہہ کر گئے تھے اور رات کو آرہے ہیں۔۔!" ماہین اظہر کو پاتے ہی شکوہ کناں لہجے میں اس پر برس پڑی۔۔

"ہاں فیاض کے پاس چلا گیا تھا پھر واپسی پر ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہو گیا۔۔" وہ اپنی وضاحت دیتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور سامنے پڑی چارپائی پر براجمان ہو کر سکون کا سانس اندر کھینچ گیا۔۔

ماہین اُسے اندر جاتے دیکھ کر خود پانی کا گلاس بھرتے اب پلٹ کر کمرے میں داخل ہوئی اور گلاس اظہر کو پکڑا گئی۔۔

لیکن اگر تمھیں غصّہ آیا ہے تو اپنا غصّہ مجھ پر اتار سکتی ہو۔۔" وہ گلاس تھامتے اپنے سامنے کھڑی اس صنفِ نازک کا سر سے پیر تک جائزہ لیتے مسکرا کر گویا ہوا جو اُسی لباس میں سر پر دوپٹہ ٹکائے ہوئے نگاہوں میں برہمی لیے اظہر کو ہی دیکھ رہی تھی جبکہ اظہر اپنا جملہ کہتا گلاس لبوں سے لگا کر حلق تر کر گیا۔۔

مجھے کوئی غصّہ نہیں آیا کیونکہ آپ نے وضاحت دے دی ہے۔۔" وہ کچھ لمحے خاموش رہ کر اظہر سے دوبارہ گلاس لیتے سرد لہجے میں بولی۔۔

یعنی تم اب وضاحتوں پر چلو گی۔۔؟ کیا لگتا تھا کسی دوشیزہ کے ساتھ" مصروف تھا میں؟ جو نہیں آ پایا وقت پر۔۔؟" وہ آئی برو اچکاتے اس

کے سرد لہجے کے جواب میں اپنا لہجہ سرد کرنے کا ڈھونگ کرتا گویا ہوا۔۔

"آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں میرا ہر گز یہ مطلب نہیں تھا۔۔مجھے بس آپ کی فکر ہو رہی تھی۔۔"ماہین نے ماتھے پر بل ڈالتے فوراً وضاحت پیش کی جس پر اظہر مسکرایا۔۔

"جانتا ہوں جانتا ہوں میں بس مزاق کر رہا تھا یہاں بیٹھو تم سے ایک سوال پوچھنا ہے۔۔"وہ ماہین کی کلائی تھماتے اپنے قریب چارپائی پر بیٹھا گیا۔۔

"مجھے بتاؤ کہ تم آج یہاں رہنا چاہتی ہو یا جانا چاہتی ہو میرے ساتھ۔۔؟"وہ ماہین کا ہاتھ تھامے مدھم سی آواز میں سوالیہ گویا ہوا۔۔

آپ بتائیں رکنے کا کہیں گے تو رک جاؤں گی۔۔!!" وہ بے تاثر سا چہرہ لیے اظہر کو تکتی گویا ہوئی۔۔

اور اگر نہ رکنے دوں تو۔۔؟؟" وہ آئی برو اچکاتے سوال کر گیا جس کے ذریعے اس نے ڈھکے چھپے انداز میں اپنا فیصلہ ظاہر کیا جو اپنے دل میں وہ لے چکا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

تو مجھے آج آپ کے ساتھ واپس جانا پڑے گا۔۔" وہ سرد لہجے میں نظر جھکائے گویا ہوئی کیونکہ اسکا فیصلہ اظہر کے فیصلے کے برعکس تھا۔۔

اپنی زوجہ کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا ہوں کچھ باتیں کرنی ہیں۔۔" کل اتنے دن بعد کانسرٹ سے واپس آیا لیکن تم سے کوئی خاص گفتگو نہ "ہو پائی بلکہ شادی سے اب تک تو ٹھیک سے وقت ہی نہ ملا گفتگو کا۔۔

وہ ماہین کے سرد لہجے سے اس کا فیصلہ سمجھ چکا تھا جس پر اب وہ اپنی وضاحت دیتا اسے مطمئن کرتا گویا ہوا۔۔ماہین اس کی وضاحت پر خاموش محض اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

تم فکر مت کرو دوبارہ جب آئیں گے تب جتنے دن گزارنے کا دل" کرے گزار لینا۔۔"ماہین کی خاموشی اب بھی اس کی برہمی کا پتا دے رہی تھی جس پر اظہر گہری سانس کھینچتے اسے تسلی دے گیا اس امید پر کہ شاید وہ اس کی بات پر رضامند ہو جائے۔۔

آپ گزارنے دیں گے۔۔؟"وہ اظہر کے جملے پر سر جھکائے مدھم" آواز میں پہلی بار معنی خیز الفاظ استعمال کرتی ہلکی مسکرائی تھی۔۔

ہاہاہاہاں کوشش کریں گے۔۔"اظہر اس کے جملے پر حیرت سے" قہقہہ لگاتے خماری لہجے میں جواب دے گیا جس کے لہجے سے اس کے ارادوں کا اندازہ لگاتے ماہین چارپائی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

چلیں کھانا لگاتی ہوں۔۔آپ بھی آئیں۔۔"وہ اپنا آخری جملہ کہتے" گویا ہوئی جس کے جواب میں اظہر نے سر اثبات میں ہلایا اور ماہین کمرے سے روانہ ہوئی۔۔

کچھ دیر گزری تھی اظہر بھی دوبارہ دوسرے کمرے میں پہنچا جہاں میز بانوں نے زمین پر دستر خوان بچھایا اور تمام برتنوں کو ترتیب سے رکھا جن میں عام سا کھانا موجود تھا یہ پورا منظر نہایت سادگی پسند اور نفاست کی عکاسی کر رہا تھا، کمرے میں کھڑا اظہر یہ سارا ماجرہ حیرانگی سے دیکھ رہا تھا اس نے کبھی یوں زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانے کا تصور نہ کیا تھا مگر آج اسے ماہین کی محبت میں سب کچھ قبول تھا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ میز بانوں کو دیکھ کر خود بھی ان کے ساتھ ماہین کے پہلو میں تشریف فرما ہوا اور ہاتھ سے کھانا کھانے لگا اس کے انداز سے عیاں تھا کہ اسے تمام عمل کو سر انجام دینے میں بالکل قباحت محسوس نہ ہوئی جسے دیکھ کر ماہین مدھم مسکرائی، آج ایک بار پھر اظہر اس کی امیدوں پر پورا اترا تھا۔۔

"اظہر میاں سنا ہے تم نے بہترین فیصلہ لے کر زندگی کی راہ کو اپنے لیے ہموار کر دیا ہے۔۔!!" سلیم خان نے اظہر کو مخاطب کرتے اس سے ڈھکے چھپے الفاظ موسیقی چھوڑنے کے فیصلے کی تصدیق میں سوال کیا۔۔

"جی بس ہدایت اور ہدایت کو تھامنے کا نصیب ملا ہے بہت خوش ہوں۔۔ ابھی تو شروعات ہے لیکن آہستہ آہستہ رب کی قربت کی جانب سفر طے کروں گا۔۔" اظہر خوش مزاجی سے تصدیق کرتا بولا اس کے الفاظ کے ساتھ اس کے لہجے میں بھی اس کا عزم عیاں تھا۔۔

"ان شاءاللہ سن کر خوشی ہوئی تم نے بہترین فیصلہ لیا ہے۔۔" سیلم خان نے اظہر کی تصدیق پر اس کے فیصلے کی حوصلہ افزائی کی۔۔

تمام لوگ گفتگو میں کچھ دیر مشغول رہے حتیٰ کہ اب کھانے کا اختتام ہوا اظہر بھی کھانے کے لیے تعریفی کلمات ادا کرتا کمرے سے نکل کر صحن میں کونے پر موجود نل کو دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھا اور اسے کھول کر ہاتھ دھوتے جیکٹ کی جیب سے رومال نکال کر ہاتھ سکھاتا واپس صحن میں موجود چارپائی پر براجمان ہوا جواب ماہین کے ہمراہ روانگی کے لیے اس کا منتظر تھا۔۔

رات کے دس بج چکے تھے اب مزید رکنا اظہر کو مناسب نہ لگا اسے صحن میں بیٹھا دیکھ کر ماہین نے بھی برتن سمیٹتے کمرے میں عبایا پہنا جسے ہاجرہ بھی کمرے میں داخل ہو کر تکنے لگی۔۔

تم جا رہی ہو۔۔؟ کیا کہا اظہر نے۔۔؟" ہاجرہ بیگم ماہین کو روانگی کی تیاری کرتی دیکھ کر گویا ہوئی۔۔

"جی امی انہوں نے چلنے کا کہا ہے تو آج جانا پڑے گا۔۔اگلی بار زیادہ وقت گزارنے آجاؤں گی۔۔" وہ والدہ کو مخاطب کرتی سرد لہجے میں جواباً بولی۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا تم بلاوجہ برہم کیوں ہو رہی ہو وہ شوہر ہے تمھارا اس کا ہر جائز احکام ماننا اسکی خواہشات کا خیال رکھنا فرض ہے تم پر۔۔" والدہ ماہین کے سرد لہجے سے واقف ہوتی اسے سمجھاتے ہوئے ہدایت دے گئی۔۔

جی امی میں جانتی ہوں اور برہم نہیں ہوں میں۔۔"ماہین نے مروتاً"
مسکراہٹ ظاہر کیے کہا مگر وہ واقعی اظہر کے فیصلے سے برہم نہیں
تھی۔۔

ماہین گھر والوں سے مل کر رخصت لیتی اظہر کے ہمراہ اب جہانگیر
مینشن کے لیے روانہ ہوئی۔۔

-------------سونی رائٹس-------------

رات کا ہی وقت تھا آسمان پر ہر سوں گہری سیاہی پھیلی ہوئی تھی جو چمکتے
تاروں کے حسن کو مزید نمایاں کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہی تھی
دوسری جانب سرد ہواؤں کا رقص بھی جوبن پر تھا۔۔

آج سلیم ہاؤس سے رخصت لیتے وہ دونوں اظہر کی گاڑی میں سوار اپنی منزل کی جانب رواں دواں اب کچھ رستہ طے کر چکے تھے شہری علاقے کی سڑک ہونے کے باوجود وہ خاموش اور سنسان معلوم ہو رہی تھی ارد گرد اکا دکا گاڑیاں بھی خاموشی اور مدھم رفتار سے اپنے سفر کی جانب گامزن تھیں اور یہی وجہ ماحول میں خاموشی کا سبب بنی تھی۔۔

باہر کے ماحول کے اثرات کی لپیٹ میں گاڑی کا اندرونی ماحول بھی آیا تھا جہاں دگنی گہری خاموشی کا راج تھا۔۔ماہین فرنٹ سیٹ پر اظہر کے ہمراہ بیٹھی کھڑکی کی جانب منہ کیے ہر گزرتے منظر کو اپنی گہری سبز آنکھوں میں چھپاتی ماحول کے سکون کو محسوس کر رہی تھی گویا یہ عجب سکون آج اس کے دل میں بھی اترا گیا ہو۔۔

سکون اور خوشی ہو بھی کیوں نہ۔۔آج اظہر نے اس کی اتنی اہم بات مانی تھی موسیقی کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا جو ناقابل یقین تھا لیکن اسے اب کچھ مزید سرپرائزز ملنے والے تھے جس سے وہ بالکل انجان تھی۔۔

اظہر ہر اک لمحے بعد اپنے پہلوں میں بیٹھی اس خوبصورت صنف نازک کی جانب متوجہ ہوتا جاتا تھا جو پور پور عبایا میں ڈھکی خاموش خیالات میں کھوئی ہوئی ہر منظر کو نظروں سے گزار رہی تھی۔۔

ویسے شادی کے بعد یوں پہلی بار ہم رات میں سفر کر رہے ہیں اس" سے پہلے میں ہمیشہ تمھیں دن کے وقت لینے آتا تھا۔۔!!"اظہر بلا آخر گاڑی کی گہری خاموشی کا اختتام کرتا گویا ہوا اور ماہین کو اپنی جانب متوجہ کر گیا۔۔

جی۔۔!"ماہین چونک کر اس کی جانب منہ موڑتے ہوئے سر اثبات میں ہلاتی محض ایک لفظ ادا کر گئی۔۔

بہت حسین لمحات ہیں یہ۔۔تم،میں،رات کا وقت،خوشنما موسم اور" سڑک پر دوڑتی ہماری یہ گاڑی۔۔پچھتا رہا ہوں کہ اس سے پہلے تمھارے ساتھ کبھی اس طرح لانگ ڈرائیو کا پلان کیوں نہ بنایا میں نے۔۔؟"وہ پہلے جملے پر مسرور اور آخر میں افسوس میں سر ہلاتے گویا ہوا۔۔

کوئی بات نہیں آپ تو ویسے بھی جانتے ہیں مجھ ان سب میں دلچسپی" نہیں ہے۔۔"ماہین اس کی پشیمانی دور کرتی مدھم سی گویا ہوئی۔۔

لیکن مجھے تو ہے ناں۔۔!! یا یوں کہہ لو کہ ابھی یہ دلچسپی ظاہر " ہوئی ہے تو غلط نہ ہو گا اور اسی لیے میں نے گھر کی جانب کا طویل راستہ "اختیار کر لیا ہے۔۔

وہ گردن اسکی جانب کیے بولا جسکا آخری جملہ ماہین کو قدرے پریشان کر گیا یہی سوچ کر کہ رات کے وقت اظہر کو طویل راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا سوچ میں تفکر تھا مگر زبان نے حرکت نہ کی وہ اظہر کے جملے پر کچھ نہ بولی۔۔

ان کی گاڑی رواں تھی کہ اب دور سے اظہر کی نگاہیں ایک کیفے پر پڑی جو رات کے وقت کی سیاہی میں اپنی تمام تر رونقیں اور رعنائیاں ارد

گرد پھیلا کر توجہ کا مرکز بنا بڑا نمایاں معلوم ہو رہا تھا جسے دیکھتے ہی اظہر نے یک دم سڑک کنارے اس کیفے کے قریب گاڑی روکی۔۔

آرے گاڑی کیوں روک دی۔۔؟" ماہین نے اظہر کی اس اچانک" حرکت پر حیرت سے آنکھیں نکالے سوالیہ گویا ہوئی۔۔

چائے پیو گی؟ لینے جا رہا ہوں۔۔" اظہر اپنی سیٹ بیلٹ کھولے اپنا" جملہ ادا کر گیا اور فوراً اگلے ہی لمحے گاڑی سے نکل کر روانہ ہوا۔۔

آرے کہاں جا رہے ہیں رکیں۔۔ ہمیں گھر کے لیے دیر ہو رہی" ہے۔۔" ماہین نے اپنا جملہ کہا ہی تھا کہ اظہر گاڑی سے بنا سنے نکل گیا جس کے نتیجے میں اب ماہین کو مجبوراً گاڑی میں بیٹھ کر اس کی واپسی کا انتظار کرنا پڑا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کچھ دیر گزری تھی کہ اظہر دو چائے کی پیالیاں بھاری ہتھیلی کی گرفت میں لیے گاڑی کی جانب لاتا اس کے قریب پہنچا۔۔

یہ لو۔۔"اس نے ماہین کی جانب کھڑکی سے ایک کپ بڑھاتے کہا اور" خود بھی دوبارہ اپنی جگہ پر آکر دروازہ کھولتے اپنی سیٹ پر براجمان ہوا۔۔

پہلے پوچھتے ہیں پھر خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں۔۔؟؟"ماہین نے اظہر" کے بیٹھتے ہی تعجب سے سوال کیا۔۔

ہاں کیونکہ مجھے امید ہوتی ہے کہ تم میری بات نہیں ٹالو گی۔۔"یہ" کہتے وہ مسکرایا۔۔

"اچھا تو پھر پوچھا کیوں۔۔؟" ماہین اگلے سوال میں اظہر کو الجھا گئی۔۔" کیونکہ شروع میں بھی تم نے ہی سوال کیا تھا پھر اسی کا جواب دیا میں نے لیکن ذرا مختلف انداز میں۔۔" اظہر وضاحت دیتا چائے کا گھونٹ بھر کر حلق میں اتار گیا جبکہ ماہین نے خاموشی سے نفی میں مدھم سا سر ہلایا۔۔

"ویسے تمھارے ساتھ صرف دو مرتبہ یوں سفر کیا ہے اور ان میں پہلی بار کا سفر میرا فیورٹ ہے جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا اور پھر تمھیں گھر ڈراپ کرنے تمھارے ساتھ آیا تھا۔۔" اظہر ماضی کو یاد کرتا اپنی اور ماہین کی پہلی ملاقات کا تذکرہ کر گیا جِسے اظہر کی جانب چہرہ

موڑے نیم نقاب اٹھا کر چائے نوش فرماتی ماہین غور سے سن کر اثبات میں سر ہلا گئی۔۔

تمھیں پتا ہے پہلی بار سے ہی تمھیں دیکھ کر مجھے تمھاری شخصیت میں سب سے زیادہ کس چیز نے متاثر کیا۔۔؟"

کس چیز نے۔۔؟" اظہر کے سوالیہ جملہ ماہین نے بھی تعجب سے دہرایا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

تمھارے پردہ کرنے کی عادت نے۔۔!! تمہیں دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ یہ کس قدر اہم ہے کہ تم اسے اپنی ورکنگ روٹین اور ڈیلی لائف میں اپنائے ہوئے ہو۔۔!" وہ متجسس لہجے میں گویا ہوا۔۔

جی یہ بالکل اہم ہے۔۔بلکہ بہت اہم! کیونکہ یہ میرے پروردگار کا حکم" ہے۔۔!! اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۹ میں حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ " دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکالیا کریں، یہ (بات اس کے) زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لے جائیں اور انہیں ایذانہ پہنچائی جائے، اور اللہ "بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

چادر پردے کی علامت ہے اسے خود پر لٹکانے سے مراد مکمل پردہ" اختیار کرنا۔۔جو فرض ہے۔۔"ماہین نے اظہر کے جملے پر مدھم مسکراہٹ ظاہر کرتے گویا ہوئی اور اپنے کیے گئے عمل کے پیچھے کے وجوہات کو اظہر کے سامنے بیان کر گئی۔۔

"بے شک آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔ تمھاری مذہب سے قربت کی بدولت ہی میں نے کل ہم دونوں کے سعودی عرب عمرہ ویزے کے لیے اپلائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔"اس نے اپنی زوجہ پر فخر کرتے اسے ایک بہترین خوش خبری سنائی۔۔

"واقعی۔۔؟"وہ آنکھیں ضرورت سے زیادہ کھولے بے یقینی اور حیرت سے سوالیہ بولی۔۔

"یس ان شاءاللہ ہم دونوں بہت جلد اس مبارک سفر پر روانہ ہوں گے۔۔دادی نے بتایا کہ وہاں جانا تمھاری خواہش ہے اور اسی سبب مجھ

میں بھی وہاں جانے کی جستجو پیدا ہوئی ہے۔۔"اس کا ہاتھ تھامے اپنے سابقہ جملے کی تصدیق میں مستقبل کے لیے پر عزم ہوتا بولا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کا کیسے شکریہ ادا کروں۔۔"وہ اظہر کی تصدیق" پر نم آنکھیں لیے گویا ہوئی۔۔

نہیں میری جان ہر گز شکریہ نہ کہنا تم نے کبھی مجھ سے کچھ نہیں مانگا تو" اب آگر میں تمھارے لیے کچھ کر سکوں یہ میرے بہت خوشی کی بات ہو گی تمھاری جو بھی خواہشات ہوں مجھ پر بلا جھجھک ظاہر کر لیا کرو۔۔"

وہ محبت سے سرشار لہجے میں عقیدت سے اپنے لب اس کی ہتھیلی کی پشت پر رکھتا گویا ہوا جس کے جواب میں ماہین خاموش اب بھی آنکھیں نم لیے ہوئی تھی۔۔

اچھابس اتنا ایموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس سے پہلے کہ تم "
مزید رونے لگو ہم گھر کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔۔" وہ اس کا دھیان
بھٹکاتے گویا ہوا اور اسٹیرنگ کی جانب وجود کھسکھاتا گاڑی اسٹارٹ
کرنے لگا۔۔

آج گاڑی میں گزرے ان مختصر لمحات کو اظہر جہانگیر اپنی دی گئی خوش
خبری سے ماہین کی زندگی میں ہمیشہ کے لیے ناقابل فراموش اور یادگار
بنادیا تھا۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

رات کے بارہ بجے تھے شہر کے ماحول میں ہر سو اب خاموشی بکھری تھی جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ لوگ اپنی دن بھر کی تھکان کا خاتمہ کرنے کے لیے اب نیند کی وادیوں میں گم ہو چکے ہیں جبکہ اظہر اور ماہین بھی اپنا طویل سفر طے کرنے کے بعد اب جہانگیر مینشن پہنچے جہاں خاندان کے افراد اکثر وقت پر سو جانے والے آج لاؤنج کے صوفے پر براجمان دیوار میں نصب ایل سی ڈی میں لگے نیوز چینل پر پوری توجہ سے نظریں مرکوز رکھے ہوئے تھے۔۔

اظہر گاڑی پارک کرتا اب ماہین کے ہمراہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی گھر والوں کو دیکھ کر وہ کچھ تعجب میں مبتلا ہوا۔۔

آپ لوگ اب تک سوئے نہیں۔۔؟" وہ صوفے کی جانب قدم لیتا" گھر میں موجود تمام افراد کی توجہ اپنی جانب مبذول کراتے گویا ہوا۔۔

نیند اڑا کر کہتے ہو سوئے نہیں؟ تم نے نیوز دیکھی ہے۔۔؟؟" اظہر کی" آواز پر تمام افراد چونکتے اس کی جانب نظریں کر گئے اور وجاہت جہانگیر اپنی جگہ سے اٹھ کر اظہر کی جانب قدم لیتا سرد لہجے میں بولا۔۔

ایسا کیا ہے نیوز میں۔۔؟" وہ چہرے پر انجان سے تاثرات لیے والد کو" مخاطب کرتے بولا جس کے عقب میں عبایا پہنے کھڑی ماہین بھی متعجب نظروں سے سارا ماجرہ دیکھ کر حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

موسیقی ترک کر دی ہے تم نے۔۔؟؟ایسا کہہ رہے ہیں نیوز " والے۔۔نیوز والوں کو خبر ہو گئی لیکن ہمیں علم تک نہیں اس بات کا۔۔؟" وجاہت جہانگیر اظہر کے تعجب کو دور کرتا اسپاٹ لہجے میں وضاحت دے گیا۔۔

جی بالکل یہ سچ ہے۔۔سوری بابا آپ کو وقت پر نہ بتا سکا ایکچولی آج " مصروف ہی اتنا تھا۔۔" اظہر پر اعتماد انداز میں والد کے جملے کی تصدیق کرتا گویا ہوا جس پر صالحہ بیگم صوفے پر بیٹھی خوشی سے مسکرائی جبکہ فرحانہ بیگم چونک کر حیرانگی سے کھڑی ہوئی۔۔

بیٹا اظہر یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے نہ ہی کوئی چھوٹا فیصلہ ہے۔۔ " " تمھیں پھر اپنے اس فیصلے پر تا حیات قائم رہنا ہو گا۔۔

فرحانہ بیگم اظہر کو مخاطب اسے ہدایت دیتی گویا ہوئی کیونکہ وہ اظہر کے فطرت سے آگاہ تھی کہ اظہر جذبات میں اکثر غلط فیصلہ کرتا ہے اور مستقل مزاج بھی نہیں ہے مگر فرحانہ بیگم اس بات سے واقف نہیں تھی کہ ماہین کی محنت کے بدولت اب اظہر پہلے جیسا نہیں رہا۔۔

"جی امی جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کو میرا یہ فیصلہ اچانک کا فیصلہ معلوم ہو رہا ہوگا مگر ایسا کچھ نہیں ہے یہ فیصلہ میں نے رات بھر بہت سوچ سمجھ کر لیا ہے اور اب کبھی بھی اس فیلڈ کی جانب مڑ کر نہیں دیکھوں گا۔۔"

وہ پر عزم ہو کر گھر والوں کو مطمئین کرتا بولا، اس کے تاثرات میں پر اعتمادی عیاں تھی۔۔

اگر ایسا ہے تو یہ بہترین فیصلہ لیا ہے تم نے۔۔مجھے بہت خوشی ہوئی" بس اس پر قائم رہنا۔۔"اظہر کی تسلی پر وجاہت جہانگیر کے تاثرات خوش مزاجی میں بدلے اور وہ آگے بڑھ کر اظہر کو گلے لگاتا اس کے فیصلے کی حوصلہ افزائی میں اس کی پیٹھ تھپتھپاتا گویا ہوا۔۔

جی بالکل بابا اب آپ کا بزنس جوائن کرنا چاہتا ہوں آپ کے ساتھ" کام کرنے کی خواہش ہے۔۔"اظہر اپنے والد سے اب الگ ہوتا نے اپنے آئندہ کے لائحہ عمل اور ارادے سے والد کو آگاہ کرتے اعتماد میں لیا۔۔

یور آر موسٹ ویلکم۔۔"والد نے سر اثبات میں ہلاتے پر مسرت لہجے کا اظہار کیا۔۔

تھینکس چلیں آپ لوگ پریشان مت ہوں میں اپنے کمرے میں جا" رہا ہوں صبح ہم کاروباری اور دیگر تمام باتیں تفصیل سے کریں گے۔۔!!" وہ اب گھر والوں سے اجازت لیتا گویا ہوا کیونکہ اس کی آنکھوں میں نینداور تھکن واضح تھی۔۔

"ٹھیک ہے شب بخیر۔۔"

اظہر کے جملے پر گھر والوں نے سر ہلا کر جواب دیتے اجازت دے گئے تب اظہر ماہین کو نگاہوں سے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے زینے چڑھتا کمرے کی جانب روانہ ہوا۔۔

-

-

اظہراور ماہین کو کمرے میں آئے کچھ دیر گزری تھی اظہر نے شاور لینے کے بعد رات کے لیے سادہ سی زرد رنگ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنا تھا ماتھے پر گیلے بکھرائے ہوئے بالیے کمرے میں داخل ہوا اور آتے ہی اس نے ماہین کو دیکھا جواب رات کے لیے سفید رنگ کا سادہ سا لباس پہنے سر پر دوپٹہ ٹکائے اپنا صوفے پر رکھا اپنا سامان سمیٹ کر ریسنگ روم کی جانب روانہ ہوئی۔۔

اظہر اسے جاتا دیکھ کر فوراً اب بستر کی جانب قدم لیتا بستر پر پڑا جیکٹ اٹھا کر جیبوں کو ٹٹولتے انگوٹھی بکس نکال کر ٹراؤزر میں ڈال گیا اور خود بھی ڈریسنگ روم کی جانب پہنچ کر وہی کھڑا ہوتا ماہین کا انتظار کرنے لگا۔۔

ماہین تمام سامان رکھتی اب کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ اپنے سامنے پھر اس دیو قامت سخت جان مجسمے کو ساکت کھڑا دیکھ کر آنکھیں باہر نکالتے وہ کچھ ہڑبڑائی۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ کچھ چاہیے کیا آپ کو۔۔؟" وہ اظہر کو ڈریسنگ روم کے قریب کھڑا دیکھ کر متعجب انداز میں سوالیہ بولی۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔!!" وہ مخمور و محو سا سامنے موجود اس صنف نازک " کو تکتے بولا، گویا اسے دیکھنے سے زیادہ اہم کام اس وقت کچھ نہ ہو۔۔

ہمم ویسے آپ نے واقعی اچھا فیصلہ لیا مجھے بے حد خوشی ہوئی۔۔" وہ دوبارہ گویا ہوتی اظہر کو نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے جملے کی جانب متوجہ کرتے اس کی محویت میں خلل واقع کر گئی۔۔

" جانتا ہوں۔۔اور اب تمھیں وہ بات بتانا چاہتا ہوں جس کے لیے میں تمھیں وہاں سے گھر لے آیا کیونکہ اب مزید یہ بات دل میں نہیں رکھی جا رہی۔۔" وہ اپنی بات کی آغاز کرتا سنجیدگی سے بولا۔۔

" جی بتائیں کیا بات کہنی ہے۔۔سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔" اس کے جملے ماہین کو ایک بار پھر پریشان کر گئے تھے۔۔

ہاں ہاں سب کچھ ٹھیک ہے ٹینشن مت لو۔۔یہ تمھارے لیے۔۔"وہ" ماہین کو تسلی دیتے گویا ہوا اس دوران ٹراؤزر سے بکس نکالتے اس کے آگے بڑھا گیا۔۔

وہ بکس کھولتے ہوئے اسے تکنے لگی جس کے اندر سے خوبصورت ڈائمنڈ کی انگوٹھی برآمد ہوئی یہ ماہین کو اظہر کی جانب سے دیا گیا پہلا تحفہ تھا جو اس کے لیے ہر لحاظ سے قیمتی تھا۔۔

ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے۔۔"وہ مسکراتی انگوٹھی پر نگاہیں ٹکائے" اس کی تعریف میں بولی تھی۔۔

تم سے زیادہ نہیں۔۔!!"اظہر اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات پڑھتا محویت سے فوراً بولا جسے سن کر وہ نظریں جھکائے مسکرا گئی۔۔

"ماہین تم نے رفتہ رفتہ مجھے بھی اپنی محبت کی گرفت میں لے لیا ہے۔۔ اور آج میں تم سے اسی کا اقرار کرتا ہوں کہ مسز ماہین اظہر۔۔!! ہاں میں بھی تم سے بے انتہا محبت کرنے لگا ہوں جس پر مجھے فخر ہے کیونکہ یہ واقعی انوکھی محبت ہے جو مجھے تم سے ہوتے ہوئے میرے رب تک لے گئی۔۔"

وہ ماہین کا چہرہ ہاتھوں میں لیتا بلا آخر اس کے لیے اپنے دل میں موجود پوشیدہ جزبات کا اظہار کر گیا۔۔

وہ اظہر کا اقرار سنتے نگاہوں میں بے یقینی لیے ساکت سی اس کی گہری سیاہ خاموش آنکھوں کو دیکھتے میں محو ہوئی اسے لگا گویا اپنے اس ایک جملے سے اظہر نے ماہین کی ساری خواہشات پوری کردی ہوں۔۔ ساری دنیا کی خوشیاں اس کی قدموں میں رکھ دی ہوں۔۔ گویا اس نے اپنا دعویٰ سچ کر دکھاتے واقعی ماہین کی جھولی میں آسمان کے انمول و قیمتی چاند تارے گرا دیے ہوں۔۔

"آپ کے منہ سے یہ الفاظ سننا میرا خواب تھے جنھیں آج آپ نے تعبیر بخشی ہے میں خوش نصیب ہوں کہ آپ اور آپ کی محبت میرے حصہ میں آئی اور مجھے سب سے زیادہ خوشی آپ کے رب سے تعلق جڑنے پر ہوئی ہے۔۔" وہ کچھ دیر محویت کے بعد سبز اشکبار آنکھیں

لیے اظہر کو مخاطب کرتی بولی اور اپنا سر اس کے دل کے مقام پر رکھ گئی۔۔

بالکل میں اچھی طرح واقف ہوں تمھاری خوشی سے۔۔بٹ پلیز رونا" مت مجھے تمھارے آنسوؤں سے تکلیف ہوتی ہے اس کے بدلے میں ہر وقت تمھاری محبت کا اظہار کرنے کو تیار ہوں۔۔"
اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا ڈال کر تسلی دیتا بولا جس کے کہنے پر ماہین نے اپنے مزید آنسوؤں کو آنکھوں کی نذر ہونے سے روک دیا۔۔

ایک بات کہوں آپ سے۔۔!!"وہ لاڈ سے بولی۔۔"

ہاں کہو۔۔؟"اظہر اس کے سر پر ٹھوڑی ٹکائے جواباً گویا ہوا۔۔"

آپ کو اللہ نے بہت خوبصورت آواز دی ہے آپ اس کا استعمال کرنا" مت چھوڑیں بلکہ یوں استعمال کریں جو آپ کے لیے صدقہ جاریہ اور ثواب کا باعث ہو۔۔"ماہین اسے موسیقی کے بدلے دوسرا پیشہ اور پہچان اختیار کرنے مشورہ دے گئ۔۔

ریلی۔۔؟بٹ ہاؤ از دیٹ پاسبل؟؟میں گاوں بھی اور ثواب بھی" ملے۔۔"وہ متعجب انداز میں بولا اسے ماہین کے مشورے پر حیرت ہوئی۔۔

گاوں نہیں پڑھوں۔۔!!آپ رب العالمین کی حمد وثنا اور نعت خوانی" کو اپنائیں اپنی آواز کو رب کی راہ میں وقف کریں اگر اللہ نے چاہا تو اس میں آپ کو موسیقی سے زیادہ شہرت حاصل ہو گی۔۔!!"وہ اظہر سے

الگ ہوتی اپنے مشورے کی وضاحت کر گئی تھی اس دوران حرکت سے اس کے سر پر ٹکا دوپٹہ بھی سر کا تھا۔۔

"واؤ یہ تو بہت زبردست آئیڈیا ہے اسے ضرور اپناؤں گا۔۔ تم نے مجھے اتنا کمال مشورہ دیا اور میری آواز کی پہلی بار تعریف کی اب اس پر شکریہ تو بنتا ہے۔۔" وہ خماری لہجے میں اس کی ٹھوڑی اوپر کرتا بولا جس کے آخری ذو معنی جملے پر ماہین کے چہرے پر حیا کے سارے رنگ واضح ہوئے۔۔

"جی نہیں شکریہ ادا کر کے آپ مجھے شرمندہ نہ کریں اور سو جائیں رات بہت ہو گئی ہے، ہم ویسے بھی دیر سے گھر پہنچے تھے تو آپ بھی تھک

چکے ہوں گے۔۔" ماہین اس کی بات پر دوٹوک جواب دیتی بستر کی جانب پلٹی جس پر اظہر مسکراتے نفی میں سر ہلا گیا۔۔

وہ آج پہلی بار ماہین کے چہرے پر خوشی اور اطمینان سے خود بھی سکون محسوس کرنے لگا تھا جبکہ آنکھوں میں نیند اور تھکان ماہین کو اظہر کے شکریہ سے بچانے کے لیے اس کے حق میں بہتر ثابت ہوئی۔۔

-------------سونی رائٹس-------------

رات گہری ہوئی تھی منور ہاؤس میں بھی رایان اور نویرہ دن بھر تفریح کے بعد اب گھر پہنچے ان کی آج کی تفریح انہیں سہ پہر اظہر کی گفتگو کا

خیال بھلانے اور ان دونوں کا دھیان بھٹکانے میں اہم اور موثر ثابت ہوئی۔۔

رایان رات کے لیے آرام دہ سرخ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے اپنے کمرے میں صوفے پر براجمان بالکونی کی جانب نگاہیں ٹکائے ہوئے تھا جہاں سے ہلکی ہلکی چاند کی روشنی کمرے میں داخل ہو رہی تھی باہر کا منظر انتہائی سنسان اور خاموش تھا کیونکہ رات کا دوسرا پہر کا بھی اختتام کی جانب گامزن تھا۔۔

نویرہ فریش ہو کر رات کا سادہ سا اسکن رنگ لباس پہنے واش روم سے نکلتے کمرے میں داخل ہوئی اب اس نے رایان کے ہمراہ تہجّد پڑھنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ نماز کو ایک بار پھر بہترین طریقے سے دہرا کر سیکھ لے وہ

اپنے گیلے بالوں کو دوپٹہ کا حجاب بناتے چھپا گئی جبکہ رایان اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسٹڈی ٹیبل کی جانب قدم بڑھا گیا۔۔

وہ ٹیبل پر پڑا ایک شاپنگ بیگ اٹھا کر اسے احترام سے دونوں ہاتھوں میں لیتا نویرہ کی جانب دوبارہ پہنچا جو اسے حیرت سے بھنویں اٹھائی دیکھ رہی تھی۔۔

"یہ میں تمھارے لیے آج آفس سے آتے ہوئے لایا تھا مگر اُس وقت دینا بھول گیا۔۔!!" وہ اسے دونوں ہاتھوں سے احترام کے ساتھ بیگ تھماتا گویا ہوا۔۔

کیا ہے اس میں۔۔؟"نویرہ نے متعجب نظروں سے بیگ کو دیکھتے پھر نگاہیں اٹھائے رایان کو دیکھ کر سوال کیا۔۔

ایک بہترین تحفہ۔۔!! تمھاری آج صبح کی خواہش کو دیکھتے ہوئے لایا ہوں۔۔"وہ جواب دیتے زیر لب مسکرایا اسی دوران نویرہ نے بیگ میں احتیاط سے جھانکا جس میں مقدس سامان دیکھ کر اس نے یک کے بعد دیگرے نکالنا شروع کیا جن میں ایک مصلیٰ، تسبیح اور خوبصورت قرآن مجید بمعہ ترجمہ موجود تھا۔۔

واؤاٹس ریلی بیوٹیفل۔۔"وہ حیرت سے بے ساختہ گویا ہوئی اور اس دوران سامان کو عقدت سے بوسہ دینے لگی۔۔

یس ماشاءاللہ۔۔!!"رایان اس کے دیے گئے تحفے پر نویرہ کے"
چہرے کے تاثرات کو ذہن میں ازبر کرنے میں مصروف ہوتا مسکرا کر
جواباً گویا ہوا۔۔

ماشاءاللہ تھینک یو سوچ پتا ہے آج مجھے زندگی میں اصل خوشی اور"
مکمل سکون ملا ہے۔۔میں نے اللہ کی طرف اپنا راستہ تو چن لیا تھا مگر
اظہر کے ساتھ میں نے زندگی میں جو سب سے زیادہ برا کیا تھا اسی کا
گلٹ مجھے اندر ہی اندر سے کھائے جا رہا تھا لیکن شکر ہے آج اللہ نے مجھے
"اس پریشانی سے بھی آزاد فرمایا۔۔
وہ سامان ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے انہیں سینے سے لگائے رایان کو
اپنی موجودہ دل میں پوشیدہ کیفیات بیان کرتی گویا ہوئی۔۔

جانتا ہوں اور تمھیں پر سکون دیکھ مجھے خوشی ہوئی۔۔"وہ جواباً سر اثبات میں ہلاتا بولا۔۔

"تھینک یو سوچ رایان مجھ پر بھروسہ کرنے کے لیے۔۔"نویرہ کا اظہر کے بارے میں ذکر کرنے کے باوجود بھی رایان کے ماتھے پر شکن تک نہ پڑی تھی یہ اہم بات اور خود پر رایان کا مضبوط اعتماد محسوس کرتے نویرہ کی آنکھیں نم ہوئی اور وہ مشکورانہ انداز میں بولی۔۔

"نہیں نویرہ یوں بھروسے کے عیوض شکریہ کہہ کر تم کبھی میرے جزبات کی توہین نہ کرنا کیونکہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور میرے نزدیک محبت کے تین جزہیں جن پر محبت کا قیام ہوتا ہے وہ تین ہیں۔۔احساس بھروسہ اور احترام۔۔!!آگر انسان کے جذبات میں

ان تین میں سے کسی ایک کی بھی کمی ہو تو تو سمجھو وہ محبت کے اصل معنی

سے نا آشنا ہے۔۔!!"

وہ نویرہ کے دونوں بازوؤں کو تھامتے گویا ہوتا مطمئین کرنے لگا جس

کے نظریات کو سن کر نویرہ کے چہرے پر مسکراہٹ سجی۔۔

تم نے تو محبت کی ڈیفینیشن سیٹ کر دی۔۔!!" وہ مسکراتے بولی۔۔"

بالکل یہی میرا نظریہ ہے آگر محبت حاصل نہ ہو تب بھی اور آگر"

حاصل ہو جائے تو اس میں بھروسے کا اضافہ ہو جاتا ہے۔۔" رایان

سنجیدگی سے سر اثبات میں ہلاتا ہاتھ باندھے پراعتمادی سے جواب دے

گیا۔۔

ہمم تو مسٹر رایان تمھاری اس ڈیفینیشن کے اکارڈنگ مجھے بھی تم" سے ایسی ہی محبت ہے۔۔ کریئر ٹرسٹ اینڈ ریسپیکٹ سے بھرپور۔۔" وہ رایان کے کندھے پر سر ٹکائے اظہار محبت کر گئی تھی اور واقف تھی کہ اس کے یہ الفاظ مقابل کے لیے کس قدر انمول ہیں۔۔

تمھارا اقرار مجھے سکون اور خوشی دیتا ہے اور تمھارے یہ الفاظ سن کر" مجھے اپنے تقدیر پر رشک ہونے لگتا ہے، وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ تمھارا ساتھ نبھاؤں گا اور یونہی تم پر بھروسہ کرتا رہوں گا۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے اس کے سر کی جانب سر جھکائے نویرہ سے عہد کر گیا نویرہ کی زندگی اب مکمل سہل ہوئی اور آج اسے رایان کے اعتماد نے

مزید مضبوط بنایا جس کے باعث اس کے دل میں رایان کے لیے محبت بھی گہری ہوئی۔۔

--------------سونی رائٹس--------------

دو ماہ بعد۔۔

سعودی عرب کی سرزمین پر وہ دونوں زندگی میں پہلی بار اب دنیا کے مقدس ترین سفر پر روانہ ہوئے، جہاں جانا ہر مومن مسلمان کی دلی خواہش دلی تمنا ہوا کرتی ہے، جہاں ہر مسلمان اپنا دل و جان نچھاور کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے۔۔

وہ دونوں لبوں پر ذکر الٰہی اور قلوب میں خانۂ خدا کے دیدار کی بے چینی لیے اپنے منزل کی جانب پیدل رواں تھے ماہین آج بھی پور پور سیاہ عبایا میں ڈھکی ہوئی تھی جبکہ اظہر احرام باندھے اس کا ہاتھ تھامے رواں تھا۔۔

وہ دونوں پہلی بار اس سفر کے لیے روانہ ہوئے تھے اس سے قبل ماہین کے دل میں خانۂ خدا کے دیدار کی تڑپ تھی مگر وسائل نہ تھے جبکہ اظہر کے پاس وسائل تو بیش بہا تھے مگر دل میں یہاں آنے کی جستجو کوئی خاص نہ تھی اس لیے کہتے ہیں کہ اس مقدس مقام کی زیارت دولت سے نہیں نصیب سے ممکن ہوتی ہے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

منزل کی جانب ایک ایک قدم بڑھاتے ان کے دل رب کی عظمت و جلالت سے لرز رہے تھے، دھڑکنیں اپنی رفتار سے زیادہ تیز تھیں، سانسیں بے ترتیب تھیں جبکہ کیفیات میں بے چینی تھی جسے اب خانۂ خدا کے دیدار سے ہی سکون میسر آنا تھا۔۔

وہ دونوں سفر طے کرتے اب مسجد حرام کے احاطے میں داخل ہوئے اور ان کی نگاہیں بلا آخر طویل انتظار کے بعد اب خانۂ کعبہ کو اپنے سامنے پا گئیں تھیں جسے دیکھتے ہی ان کی آنکھیں پلک جھپکنا فراموش کر گئیں تھیں ان کی بےچین کیفیت اب ایک عجب سے سکون میں تبدیل ہوتی ان کے وجود میں اتر کر روح تک کو سرشار کر گئی۔۔

اظہر ماہین اس وقت بہترین دور میں جی رہے تھے اپنے سامنے یہ مقدس اور دنیا کا حسین ترین منظر کو ذہنوں میں از بر کرتے مسلسل اس کی جانب بڑھائے ہوئے قدموں کو اب ٹھہرا گئے۔۔

وہ دونوں آج خانۂ خدا کے سامنے کھڑے ہو کر ہر قسم کی برائی، حرص و ہوس، لالچ، حسد، بغض و عداوت سے ہمیشہ کے لیے اپنے قلوب سے پاک کرتے اسے رب کی محبت سے منور کر گئے۔۔

یااللہ تو نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا مجھ پر کرم کیا اور مجھے میرے توقعات" سے بڑھ کر نوازا میں یہاں تیرے ان گنت نعمتوں کا شکر بجالانے آئی ہوں میری آج بس تیری بارگاہ میں یہی دعا ہے کہ تُو ہمیشہ مجھ سے

راضی رہے، میرے والدین کا سایا مجھ پر سلامت رکھنا اور میرے محرم "میرے اظہر کے دل میں ہمیشہ محبت قائم رکھنا آمین۔۔

ماہین خانۂ خدا کے روبرو کھڑی سبز گہری اشکبار آنکھیں لیے اپنے دل میں اپنے رب سے ہمکلام ہوئی۔۔

رب العالمین۔۔!! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمام تعریفیں آپ ہی" کے لیے ہیں اور بے شک آپ بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں جسکا مجھے اب احساس ہوا ہے میرے حق میں کیے گئے آپ کے فیصلوں پر آپ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کہ آپ نے ماہین کو میری زندگی میں لا کر مجھے سکون بخشا اور مجھے ہدایت کے قابل سمجھ کر سیدھی راہ دکھائی بس مجھے "اب اس راہ پر ہمیشہ قائم رکھنا آمین۔۔

وہ سرخ گہری آنکھیں کیے دل میں رب سے مشکورانہ انداز میں گویا ہوا تھا۔۔

آج اظہر جہانگیر کو رب کے فیصلے کے پیچھے پوشیدہ سبب اور مصلحت کو سمجھنے میں آسانی ہوئی تھی اسے انداز ہوا کہ ماہین سے پہلی ملاقات اور نکاح کا فیصلہ اس کے لیے کس قدر بہتر تھا اسے آج معلوم ہوا کہ وہ کہاں تھا کس قدر دنیا کی چکاچوند میں محو سب کچھ بھلائے ہوئے تھا جبکہ اسے اس کا رب کہاں کس طرح اور کس کے ذریعے ہدایت سے آشنا کرا گیا۔۔

اسی لیے کہتے ہیں کہ ہدایت کسی کی ذاتی میراث نہیں ہوتی یہ جِسے رب العالمین چاہے عطا فرماتا ہے اور اس وقت یہ ہدایت فرمان کے بجائے اظہر کو ملی تھی جس طرح قرآن مجید میں رب العالمین کا ارشاد ہے کہ اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا" "!!ہے۔۔

(سورۃالنور46)

💖✨ختم شدہ۔۔

زندگی کی تخلیق حقیقتوں کی طرح ناول میں موجود کرداروں کے بھی حقیقت زندگی پر مبنی کچھ خواہشات ادھوری رہ گئی جن میں نویرہ کی زندگی سر فہرست ہے اسے رایان جیسا شخص تو ملا تھا اور رایان کا خاندان

اسے میسر آیا تھا مگر اس کے خود گھر کے افراد نے کبھی بھول کر بھی نویرہ سے رابطے نہ کیا تھا۔۔اسی طرح اظہر جہانگیر نے اپنی زندگی میں جو خواہشات اور جنون پال رکھے تھے ہمیشہ کے لیے ان تمام کو خیر باد کہنا پڑا جبکہ ماہین جسکی زندگی بالکل مکمل اور حسین ہوئی تھی لیکن اپنے بچپن کے ساتھی اپنے بھائی فرمان کو بغیر اصلاح کے دنیا سے رخصت ہوتا دیکھ اس کا یہ ارمان سدا کے لیے اس کے دل میں ادھورا رہ گیا۔۔

بس اس بات سے ثابت ہوا کہ فرد کی تمام خواہشات کبھی پوری نہیں ہوتی زندگی کبھی مکمل نہیں ہوتی انسان کو اپنی بے شمار خواہشات اور ارمان کو فراموش کرتے دل کے کسی کونے میں ہمیشہ کے لیے دفن کرنا پڑتا ہے اور ایسے اکثر معاملات میں سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں۔۔

THE END

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM ZNZ.LIFE

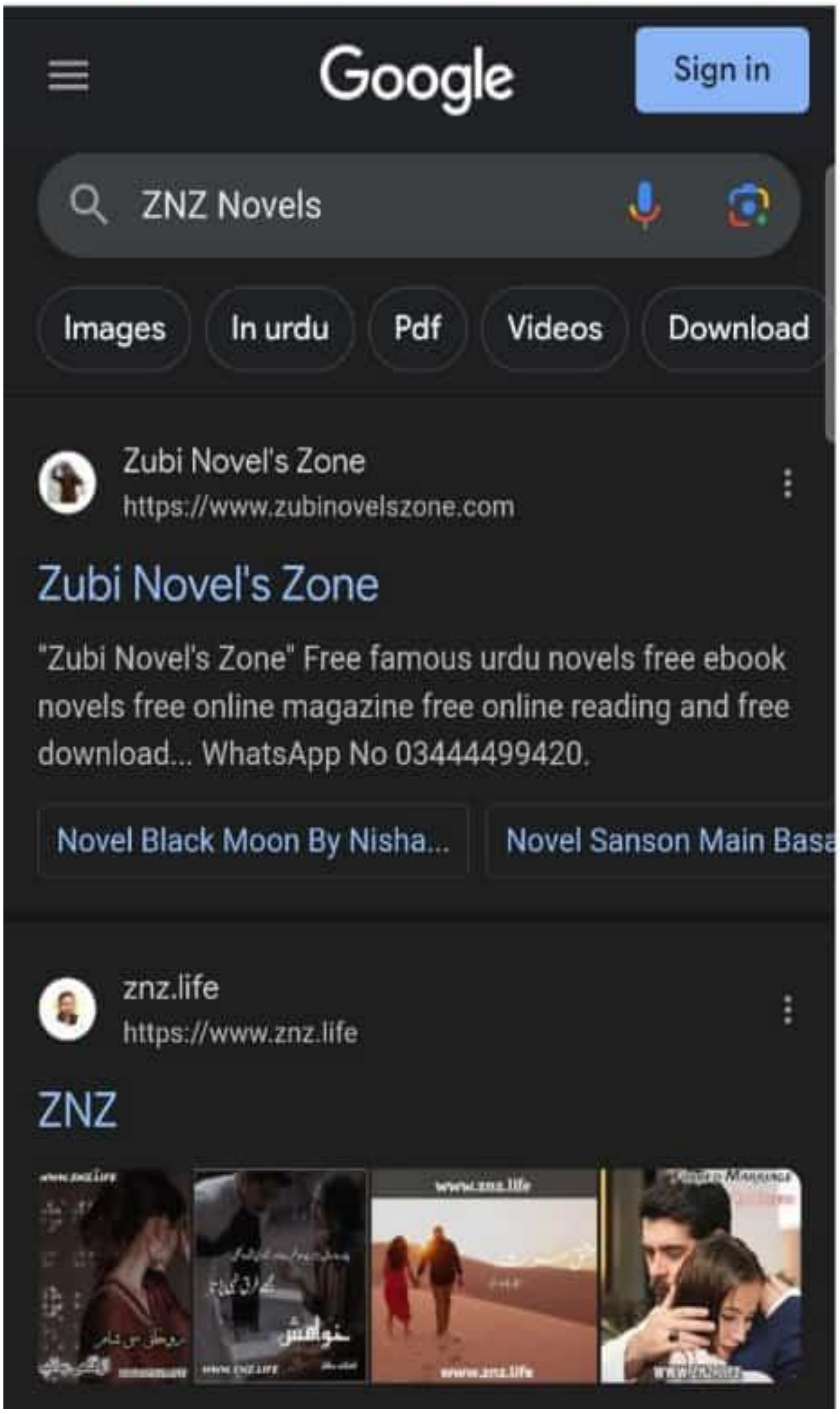

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں
ZNZ NOVELS
ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now